بسم اللہ

اللہ نزل احسن الحدیث کتٰبا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الیٰ ذکر اللہ

(ترجمہ) اللہ نے عمدہ ترین بات یعنی کتاب اتاری جس کی آیتیں (خوبیوں، مضامین اور اثر کی رو سے) ملتی جلتی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں، جس کو ان لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور انکے دل نرم پڑ جاتے ہیں اور اللہ کی یاد کی طرف جھک جاتے ہیں

تکمیل الاجر

فی

القراءات العشر

مؤلفہ

احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی مقیم مدرسہ خیر المدارس ملتان شریف

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں دسوں قراءات کے اصول فروش اختصار و جامعیت کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اور آخر میں ایک ضمیمہ بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا اجراء کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو نافع اور ذخیرہ آخرت بنائیں۔

آمین یا رب العلمین

ملنے کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات درجہ قراءات مسجد اجال

حسین آگاہی ملتان

قیمت   روپیہ

حسبی اللہ

سن الحدیث کتبًا متشابہًا مثانی تقشعر منہ جلود

شون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ ط

ترین بات یعنی کتاب (نازل کی) جو ایسی ہے جس کی آیتیں (خوبیوں، مضامین اور اثر کی رو

جو بار بار پڑھی جاتی ہیں، جس سے اُن لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے

ہیں پھر انکی کھالیں اور انکے دل نرم پڑ جاتے ہیں اور اللہ کی یاد کی طرف جھک جاتے ہیں

تکمیل الاجر

فی

القراءات العشر

مؤلفہ

بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی مقیم مدرسہ خیر المدارس ملتان شہر

کتاب ہے جس میں دسوں قراءات کے اصول فروش اختصار و جامعیت کے

اور آخر میں ایک ضمیمہ بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ

کیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو نافع اور ذخیرۂ آخرت بنائیں!

آمین یا رب العلمین

ملنے کا پتہ

ناعت اسلامیات درجہ قراءات مسجد جامع

حسین آگاہی ملتان



مقدمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا۔ اما بعد! احقر کئی سال سے فن قراءۃ کے رسائل کی تدوین میں لگا ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ چند سالوں میں مندرجہ ذیل کتب اس فن میں تالیف بھی کی گئی ہیں ۱؎ تنویر شرح تیسیر سبعہ میں۔ ۲؎ دسوں قراءتیں الگ الگ رسائل کی صورت میں جو تعداد میں نو ہیں ۳؎ تکثیر النفع سبعہ میں اور اس کے آخر میں سبعہ کے اجراء کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا استعمال ۴؎ وضوح الفجر سات کے بعد والی تین قراآت میں از محبی و عزیزی قاری محمد طاہر صاحب سلمہ۔ یہ سب بحمدہ تعالیٰ و فضلہ و کرمہ شائع ہو چکی ہیں اور شائقین کی طلب پر متعدد شہروں اور ملکوں میں پہنچ بھی چکی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ۔ جہاں تک احقر کو علم ہے قراآتِ عشرہ میں اب تک کوئی مجموعہ ہماری اردو زبان میں منصۂ شہود پر نہیں آیا اسی باعث عام طلبہ کو ان کا یاد کرنا دشوار ہے۔ کیونکہ تنویر یا تکثیر سے سبعہ اور وضوح الفجر سے ثلثہ کو الگ الگ یاد کرنا اور پھر ہر اختلافی کلمہ میں سب ناموں کو جمع کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اس لیے جی چاہا کہ

تنویر ہی کے طرز پر اختصار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عشرہ کو بھی یک جا جمع کر دیا جائے تو ان شاء اللہ بہت سہولت ہو جائے گی۔ چنانچہ توکلاً علی اللہ زیرِ نظر رسالہ گذشتہ سال شروع کیا تھا جو بحمد اللہ تعالیٰ چند یوم میں پایۂ تکمیل کو پہونچ گیا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔ اس میں سہولت کے پیشِ نظر ہی کسی قدر اختصار سے بھی کام لیا گیا ہے اور اسی باعث اکثر جگہ حفصؒ کے متفقین حضرات کے اسمائے گرامی کی تفصیل نہیں کی گئی ہے بلکہ شروع میں حفصؒ کی روایۃ کے مطابق اختلافی کلمہ لکھ کر آگے بتا دیا ہے کہ فلاں فلاں کے لیے اس کے خلاف اس طرح ہے۔ اس سے طلبہ خود ہی سمجھ لیں گے کہ جن کے نام یہاں مذکور نہیں ہیں وہ سب حفصؒ کی طرح پڑھتے ہیں جیسے تَمَسُّوهُنَّ میں تینوں جگہ شفا کے لیے تُمٰسُّوهُنَّ ہے۔ پس معلوم ہو گیا کہ حمزہؒ کسائیؒ اور امام خلفؒ کے سوا باقی سب کے لیے حفصؒ کی طرح تَمَسُّوهُنَّ ہے۔ اور بعض جگہ حفصؒ کی قراءۃ کو بھی ذکر کیا ہے کہ اسی میں بیان کی آسانی معلوم ہوتی تھی۔ پس ایسے مواقع میں حفصؒ کے ساتھ صرف وہی امام ہیں جن کا ذکر حفصؒ کے ساتھ اس نمبر میں ہے اور باقین کے لیے اس طرح ہے جس طرح ان کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

جیسے وَلَا نُكَذِّبَ۔ وَنَكُونَ میں (۱) حفصؒ۔ حمزہؒ اور یعقوبؒ کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُونَ۔ (۳)

باقین کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَ نَكُوْنُ ہے

۲۔ اکثر جگہ نام وہی استعمال کیے ہیں جو دانی تیسیر میں لائے ہیں اسی لیے جن موقعوں میں موصوف نے حفصؒ اور ان کے متفقین کی قراءۃ بیان کر کے یہ فرمایا ہے کہ باقین کے لیے اس طرح ہے وہاں احقر نے وہی نام ذکر کرنے کے بعد۔ لکھ دیا ہے کہ ان کے ماسوا کے لیے اس طرح ہے جیسے غُرْفَةً میں موصوفؒ نے لکھا ہے کہ ابن عامرؒ اور کوفیینؒ کے لیے غین کا ضمہ اور باقین کے لیے فتحہ ہے۔ اور احقر نے اس طرح لکھا ہے کہ غُرْفَةً میں کنز و یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے غَرْفَةً ہے۔

۳۔ چونکہ نام اکثر موقعوں میں کئی کئی حتیٰ کہ بعض جگہ ۹ اور ۱۰ تک بھی ہو جاتے ہیں جن کا یاد رکھنا اس زمانے میں ازحد مشکل ہے اس لیے ان کے بجائے رموز بھی استعمال کی گئی ہیں۔ چنانچہ پہلی مثال میں تین ناموں (حمزہؒ۔ کسائیؒ۔ امام خلفؒ) کے بجائے صرف ایک لفظ "شفا" اور دوسری مثال میں پانچ (شامیؒ۔ عاصمؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ۔ امام خلفؒ) کے بجائے صرف "کنز" لایا گیا ہے اور اس سے جہاں اختصار مقصود ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ حفظ کی سہولت بھی ملحوظ ہے۔

۴۔ اس کتاب کے مضامین تیسیر، شاطبی اور دُرّہ سے لیے گئے ہیں احقر نے ان کی نقل میں بحمدہ تعالیٰ پوری احتیاط سے کام لیا ہے لیکن

پھر بھی انسان کو بھول لازم ہے۔ پس اہلِ فن اگر اس میں کوئی غلطی پائیں تو اس کو درست فرما کر ماجور ہوں اور احقر کو اس کی اطلاع دے کر شکریہ کا موقع بہم پہونچائیں۔

اب اپنے حقیقی مولیٰ کے رُوبرو نہایت ہی ملتجیانہ عاجزانہ درخواست ہے کہ اوعزاسمہٗ اس حقیر درحقیر خدمت کو اپنے فضل و کرم سے قبول بھی فرمائیں اور طلبہ کرام کے لیے نافع بھی بنائیں۔ آمین، یارب العٰلمین

اس معروض کے بعد ذیل کے نقشہ میں وہ سب اسماء اور رموز درج کی جاتی ہیں جو اس مختصر میں استعمال کی گئی ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ ان کو خوب ذہن نشین کریں تاکہ مطالب کے سمجھنے میں دقت پیش نہ آئے۔ وباللہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق۔

رموز حرفیہ	رواۃ منفرد	اسماء	رموز کلمیہ	اسماء
ابج	ا	نافعؒ مدنی سنہ ۱۶۹ھ	مدنی یا مدنی یا مدنیان	نافع - ابوجعفر یزید
	ب	قالونؒ سنہ ۲۲۰ھ	حبر	مکی - ابوعمرو مازنی
	ج	ورشؒ سنہ ۱۹۷ھ	حمی	مازنی - یعقوب حضرمی
دهز	د	ابن کثیر مکیؒ سنہ ۱۲۰ھ	بصریان یا بصری	" "
	ہ	بزیؒ سنہ ۲۵۰ھ	حق	مکی - مازنی - حضرمی
	ز	قنبلؒ سنہ ۲۸۰ھ	حرمی	نافع - مکی - یزید
حطی	ح	ابوعمرو بصریؒ سنہ ۱۵۴ھ یا سنہ ۱۵۵ھ	نفر	مکی - مازنی - شامی
	ط	دوریؒ سنہ ۲۴۶ھ	عم	نافع - شامی - یزید
	ی	سوسیؒ سنہ ۲۶۱ھ	ابنان	مکی - شامی
کلم	ک	ابن عامر شامیؒ سنہ ۱۱۸ھ	اخوین یا رضی	حمزہ - کسائی
	ل	ہشامؒ سنہ ۲۴۵ یا سنہ ۲۳۶ھ	سما	نافع - مکی - مازنی - یزید - حضرمی
	م	ابن ذکوانؒ سنہ ۲۴۲ھ	کوفی یا کفی	عاصم - حمزہ - کسائی - امام خلف
نصع	ن	عاصم کوفیؒ سنہ ۱۲۷ یا سنہ ۱۲۸ھ	شفا	حمزہ - کسائی - امام خلف
	ص	ابوبکرؒ یا شعبہ سنہ ۱۹۳ھ	صحب	حفص - حمزہ - کسائی - امام خلف
	ع	حفصؒ سنہ ۱۸۰ھ	صحبہ	ابوبکر - حمزہ - کسائی - امام خلف
فض	ف	حمزہ کوفیؒ سنہ ۱۵۶ھ	صفا	شعبہ - امام خلف
	ض	خلفؒ سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ھ	فتی	حمزہ - امام خلف

رموز حرفیہ	منفرد	اسماء	رموز کلمیہ	اسماء
ق	ق	خلادؒ سنہ ۲۲۰ھ	روٰے	کسائی۔ امام خلف
رست	ر	کسائی کوفیؒ سنہ ۱۸۹ھ	ثوٰے	یزید۔ حضرمی
	س	ابوالحارثؒ سنہ ۲۴۰ھ	کنز	شامی اور چاروں کوفی
	ت	کسائی کے دوریؒ سنہ ۲۴۶ھ	سبعہ	پہلے سات امام جو نافع سے کسائی تک ہیں
ثخذ	ث	ابوجعفر یزید مدنیؒ سنہ ۱۳۰ھ	ثلاثہ	آخری تین امام یعنی یزید یعقوب و خلف
	خ	ابن وردانؒ سنہ ۱۶۰ھ	امام خلف	دسویں امام
	ذ	ابن جمازؒ سنہ ۱۷۰ھ		
ظغش	ظ	یعقوب حضرمیؒ سنہ ۲۰۵ھ		
	غ	رویسؒ سنہ ۲۳۸ھ		
	ش	روحؒ سنہ ۲۳۴ یا ۲۳۵ھ		
ع	و	امام خلف کوفیؒ سنہ ۲۲۸ یا ۲۲۹ھ		
		اسحاقؒ سنہ ۲۸۶ھ		
		ادریسؒ سنہ ۲۹۲ھ		
		ان دونوں راویوں نے روٰ کے طریق سے کسی جگہ بھی خلاف نہیں کیا اس لیے ان کے لیے رمزیں بھی نہیں ہیں۔		

مقدمۃ العلم

۱۔ علم قراءۃ، اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلماتِ قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُن لینے کی بنا پر ہے، اپنی رائے کی بناء پر نہیں۔

۲۔ اس کا موضوع قرآن مجید کے کلمات ہیں۔ کیوں کہ اس علم میں ان کلمات ہی کے تلفظ کے حالات سے بحث ہوتی ہے۔

۳۔ اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ اس سے قرآن مجید تبدیلی اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور ائمہ کی سب قراتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

۴۔ اس کے واضع قراءت کے ائمہ ہیں۔ کیونکہ اس کو انہی حضرات نے مُرتّب کیا ہے۔ اور بعض کے قول پر ابو عمر حفص بن عمر دوری ہیں۔

۵۔ اس کا ماخذ اور سہارا ائمہ کی اُن صحیح اور متواتر نقلوں پر ہے جو اُن کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچی ہیں۔ پس یہ کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے۔

۶۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا واجب علی الکفایۃ ہے۔ پس اگر ایک بھی نہیں سیکھے گا تو سب کے سب گنہ گار ہوں گے۔

۷۔ اختلاف کی نسبت اگر پورے امام کی طرف ہو تو قراءت کہتے

اور اگر راوی کی طرف ہو تو روایت ہے اور اگر راوی کے شاگرد کی طرف ہو تو طریق۔ پس راوی کے شاگرد کو طریق کہتے ہیں۔ برابر ہے کہ یہ خود راوی کا شاگرد ہو یا اس کے شاگرد کا شاگرد ہو۔ غرض اس کے سلسلے میں داخل ہو۔ جیسے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا ابن کثیرؒ کی قراءت ہے۔ اور قالونؒ کی روایت ہے نافعؒ سے۔ اور ابو عدی کا طریق ہے ابن سیف سے۔ جس کو انہوں نے ازرق کے ذریعہ ورشؒ سے نقل کیا ہے۔

۵ (الف) جو اختلاف اماموں اور راویوں اور شاگردوں سے اس طرح منقول ہو کہ اس میں اختیار نہ دیا ہو کہ اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں اور دوسری طرح بھی، اس کو اختلافِ واجب کہتے ہیں۔

(ب) اور جس میں ناقلین نے اختیار دیا ہو وہ اختلافِ جائز ہے۔ اول کی مثال وہی بسم اللہ بھی ہو سکتی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ کیوں کہ مذکورین نے اس کے پڑھنے میں اختیار نہیں دیا، بلکہ صرف پڑھنے کو ضروری سمجھا ہے۔ جمع الجمع میں اس قسم کے تمام اختلافات کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور ثانی کی مثال الرحیم۔ العٰلمین وغیرہ کی وقفی وجوہ ہیں (شرح)

اس مختصر کے تین حصے ہیں ۱ میں اصول ۲ میں فرش ۳ میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں اجراء۔ وباللہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُصُول

بسم اللہ کا بیان

(۱) قالونؒ۔ مکیؒ۔ عاصمؒ۔ کسائیؒ اور یزیدؒ کے لیے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے (عام ہے کہ درمیان میں سانس لیا جائے یا نہ لیا جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری سورت ترتیبِ قرآنی کے لحاظ سے پہلی کے بعد والی ہو) لیکن انفال و براءۃ کے درمیان نہ پڑھنی چاہیے (۲) ورشؒ کے لیے سکتہ، وصل، بسم اللہ (۳) بصریانؒ و شامیؒ کے لیے سکتہ۔ وصل (۴) فتیؒ کے لیے صرف وصل ہے۔

مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ضمیرِ غائب کی ہا

(۱) حمزہؒ کے لیے وقف و وصل (دونوں حالتوں) میں صرف عَلَیۡهُمۡ۔ اِلَیۡهُمۡ۔ لَدَیۡهُمۡ میں ہا کا ضمہ ہے۔ (۲) حضرمیؒ کے لیے مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ایک ضمیر کی ہا میں ضمہ ہے۔ جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد ہو۔ جیسے عَلَیۡهُمَا۔ فِیۡهُمَا۔ عَلَیۡهُمۡ۔ لَدَیۡهُمۡ۔ اِلَیۡهُمۡ۔ اَیۡدِیۡهُمۡ۔ مُتۡرَفِیۡهُمۡ۔ صَیَاصِیۡهُمۡ۔ تَرۡمِیۡهُمۡ۔ فِیۡهُنَّ۔ عَلَیۡهُنَّ۔ اَیۡدِیۡهُنَّ وغیرہ (۳) اگر ھِمۡ سے پہلے یاء ساکنہ

تو ہو لیکن وہ یا جزم کی بناء پر باقی نہ رہی ہو (جیسے اَقِمۡ۔ یُخۡزِہِمۡ یَاۡتِہِمۡ وغیرہ) تو اس میں ہر جگہ صرف رویسؒ کے لیے ہا کا ضمہ ہے۔ لیکن اس قسم میں سے وَمَنۡ یُّوَلِّہِمۡ (انفال) میں اوروں کی طرح ان کے لیے بھی ہا کا کسرہ ہے کیونکہ دو کسروں کے بعد ضمہ کا ادا کرنا دشوار ہے۔ کذا قالہ المحقق۔

میمِ جمع (الف) ہِمۡ۔ تُمۡ۔ کُمۡ کے بعد حرکت والا حرف ہو تو (۲) قالونؒ کے لیے صلہ (ہِمُوۡ) اور عدم صلہ (ہِمۡ) (۳) مکیؒ و یزیدؒ کے لیے صرف صلہ ہے (۴) اور اس میم کے بعد ہمزۂ قطعی ہو تو ورشؒ کے لیے بھی صلہ ہے جیسے تَہُمۡ اٰمِنُوۡا وغیرہ (ب) اگر ہِمۡ کے بعد سکون یا تشدید والا حرف ہو اور ہا سے پہلے متصل کسرہ یا یا ساکنہ ہو جیسے بِہِمُ الۡاَسۡبَابُ۔ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ وغیرہ تو اس صورت میں وصلاً (۲) ابو عمروؒ کے لیے ہا اور میم دونوں کا کسرہ (بِہِمِ الۡاَسۡبَابُ۔ عَلَیۡہِمِ الذِّلَّۃُ) (۳) شفاؔ کے لیے دونوں کا ضمہ (یعنی بِہُمُ الۡاَسۡبَابُ۔ عَلَیۡہُمُ الذِّلَّۃُ) (۴) اور حضرمیؒ کے لیے ہا سے پہلے کسرہ ہو تو ہا اور میم دونوں کا کسرہ اور یا ساکنہ ہو تو دونوں کا ضمہ ہے یعنی بِہِمِ الۡاَسۡبَابُ اور عَلَیۡہُمُ الذِّلَّۃُ وغیرہ۔ اور یُلۡہِہِمُ الۡاَمَلُ (حجر) اور یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ (نور) اور وَقِہِمُ السَّیِّاٰتِ (مومن) ان تینوں میں چونکہ ہا اس یا کے بعد ہے جو جزم یا

بنا کے سبب حذف ہو گئی ہے۔ اس لیے ان میں رویسؒ کے لیے تو ہا اور میم دونوں کا ضمہ اور روحؒ کے لیے کسرہ ہے۔

اور حالتِ وقف میں میم کا تو سب کے لیے سکون ہی ہے۔ اور ہا کی حرکت میں چار قراتیں ہیں (۱) حرمیؒ۔ ابوعمروؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ۔ روحؒ (آٹھوں) کے لیے ہا کا کسرہ ہے (۲) حمزہؒ کے لیے عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ میں ہا کا ضمہ اور باقی سب کلمات میں کسرہ ہے اور لَدَيْهِمْ کے بعد سکون ذات یدوالا حرف قرآن مجید میں نہیں ہے (۳) رویسؒ کے لیے کسرہ کے بعد وَيُلْهِهِمُ۔ يُغْنِهِمُ۔ وَقِهِمُ میں ہا کا ضمہ اور باقی سب کلمات میں کسرہ ہے اور یا رساکنہ کے بعد کسی استثناء کے بغیر سب جگہ ضمہ ہی ہے (۴) روحؒ کے لیے کسرہ کے بعد ہا کا کسرہ اور یا رساکنہ کے بعد ضمہ ہی ——

مسئلہ ذیل کی تین صورتوں میں وصلاً سب کے لیے ہا اور میم دونوں کا ضمہ ہے۔ (۱) ہا سے پہلے کسرہ نہ ہو جیسے لَهُمُ الرَّسُوْلُ (۲) ہا سے پہلے کسرہ تو ہو لیکن یا کے علاوہ کسی اور حرف کے فاصلہ سے ہو جیسے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ (۳) یہ کسرہ دوسرے کلمہ کا ہو جیسے فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ۔

(۱) دو ہم شکل حرفوں سے دوسرے حرف جیسا ایک مشدد

ادغامِ کبیر حرف بنا کر ادا کرنے کو ادغام کہتے ہیں (۲) اگر

پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کو ساکن کرکے ادغام کیا جائے تو اُس کو ادغام کبیر کہتے ہیں (۳) جن دو حرفوں کا ادغام ہو رہا ہو ان میں سے پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں (۴) اگر وہ دونوں ایک ہی ہوں تو مثلین ورنہ متجانسین اور متقاربین کہلاتے ہیں (۵) یہ ادغام ایک کلمہ کے دو حرفوں میں بھی ہوتا ہے اور ۲ دو کلموں کے ۲ دو حرفوں میں بھی۔

(۶) جن کلمات میں ادغام ہوتا ہے وہ ۲ دو طرح کے ہیں نمبر ۱ وہ جو ابو عمرو کے ساتھ مخصوص ہیں، ان کو پہلی فصل میں بیان کیا جائے گا نمبر ۲ وہ جو ان کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ ان کو دوسری فصل میں ذکر کیا جائیگا۔

پہلی فصل اُن ادغامات میں جو ابو عمرو کے ساتھ مخصوص ہیں (الف) ایک کلمہ کے مثلین میں سے صرف ۲ دو جگہ کاف کا کاف میں ادغام کرتے ہیں یعنی مَّنَاسِكَكُمْ (بقرہ ع ۲۵) اور مَا سَلَكَكُمْ (مدثر ع ۲) میں (ب) اور ایک کلمہ کے متقاربین میں سے صرف قاف کا کاف میں دو شرطوں سے ادغام کرتے ہیں (۱) قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو (۲) کاف کے بعد میم ہو جیسے خَلَقَكُمْ۔ رَزَقَكُمْ وغیرہ اور طَلَّقَكُنَّ میں دونوں وجوہ ہیں (ج) دو کلموں کے مثلین اور متقاربین کا ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ۔ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ۔ خَلَقَ كُلَّ وغیرہ۔ لیکن ان صورتوں میں نہیں کرتے (۱) پہلے حرف

تشدید ہو جیسے فَتَمَّ مِیقَاتُ اور الْحَقُّ كَمَنْ (۲) پہلے حرف پر تنوین ہو جیسے بِعَذَابٍ بَئِیسٍ اور وَلَا نَصِیرٍ لَّقَدْ (۳) پہلا حرف متکلم کی تا ہو جیسے كُنتُ تُرٰبًا (اور متکلم کی تا کے بعد متقاربین میں سے کوئی حرف نہیں آیا ہے) (۴) خطاب کی تا ہو جیسے أَفَأَنتَ تُكْرِهُ اور خَلَقْتَ طِینًا (۵) لکھائی میں دونوں کے درمیان کوئی حرف ہو اور اس بنا پر دونوں متصل نہ ہوں جیسے أَنَا نَذِیرٌ۔ أَنَا أَكْثَرُ۔ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ (۶) پہلے حرف کے بعد سے الف محذوف ہو جو صرف وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً میں ہے (۷) پہلے حرف کے بعد واو، یا، نون میں سے کوئی محذوف ہو جیسے يَخْلُ لَكُمْ۔ يَبْتَغِ غَيْرَ۔ يَكُ كَاذِبًا اور وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ، فَآتِ ذَا۔ وَآتِ ذَا۔ لیکن ان آخری چھے کلمات میں اور خطاب کی تا والے کلمات میں سے جِئْتِ شَيْئًا (مریم) میں ادغام بھی جائز ہے۔ پس ان سات کلمات میں اظہار و ادغام دونوں اور باقی چھوں قسموں میں صرف اظہار ہے۔

تفصیل (الف) دو کلموں کے مثلین میں ہر جگہ ادغام ہے اور قرآن میں صرف سترہ حروف ایسے ہیں جو اپنے مثل سے پہلے آتے ہیں اور وہ سب بب، تت، ثث، حح، ررسس، عع۔ فف، ککلل من۔ وہی میں جمع ہیں جیسے لَذَهَبَ

بَسْمِهِمْ۔ الشَّوْكَةَ تَكُوْنُ وغیرہ۔ لیکن فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ میں صرف اظہار ہے۔ اور وَالّٰٓئِیْ يَئِسْنَ (طلاق) میں حرز و تیسیر کی رُو سے اظہار اور نشر کی رُو سے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ (ف۔ وَالّٰٓئِیْ يَئِسْنَ کے اظہار و ادغام میں بزی بھی ان کے ساتھ ہیں)

(ب) دو کلموں کے متقاربین میں سے صرف سولہ حرفوں کا ادغام کرتے ہیں جو بَتَ ثَجْحَ۔ دَذْ۔ رَسَشَ۔ ضَقُ كَلْمُنَ میں جمع ہیں۔ بَا کا يُعَذِّبُ مَنْ کی میم میں۔ تَا کا ثَجْ ذَرَسَ۔ شَضَ طَظ کے دس حرفوں میں جیسے وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ۔ الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ۔ الْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ۔ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا۔ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا۔ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ۔ ف: تا کا تا بیں ۱۳ جگہ اور باقی دس حرفوں میں

اور الزَّكٰوةَ ثُمَّ (بقرہ ع) التَّوْرٰىةَ ثُمَّ (جمعہ ع) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (اسرا ع) اور فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (روم ع) اور جِئْتِ شَيْئًا (مریم ع) اور وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ (نساء ع) چھوں میں ادغام و اظہار دونوں ہیں۔ ثا کا تَذْ سَشَضَ کے پانچ حرفوں میں جیسے حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ (حجر ع) وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ (آل عمران ع) حَيْثُ سَكَنْتُمْ (طلاق) حَيْثُ شِئْتُمَا۔ حَدِيْثُ ضَيْفِ۔ جیم کا شین اور تا میں صرف

ف: ثا کا ان پانچ حرفوں میں ۱۳ جگہ ادغام ہے۔

اپنے اپنے رسم پر

اَخْرَجَ شَطْأَہٗ (فتح ع) اور الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ میں۔ حا کا عین پر صرف زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (آل عمران ع۱۹) میں ادغام ہے اور اس کے سوا سب جگہ حا کا عین سے پہلے اظہار ہے جیسے لَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ اور وَقَاذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ۔ دال، اس کی تین حالتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ دال سے پہلے حرف پر حرکت ہو۔ اس صورت میں دال کا تثذ سشصض کے پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں جیسے فِی الْمَسٰجِدِ تِلْكَ (بقرہ ع۲۳) وَ الْقَلَاۗىِٕدَ ذٰلِكَ (مائدہ ع۱۳) عَدَدَ سِنِیْنَ (مومنون ع۶) وَشَهِدَ شَاهِدٌ (یوسف ع۳، احقاف ع۱) نَفْقِدُ صُوَاعَ (یوسف ع۹) دوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال کا کسرہ یا ضمہ ہو۔ اس صورت میں تثجذزسشصضظ کے نو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں۔ جیسے الصَّیْدُ تَنَالُہٗ (مائدہ ع۱۳) یُرِیْدُ ثَوَابَ (نساء ع۱۹) دَاوٗدُ جَالُوْتَ (بقرہ ع۳۳) الْمَرْفُوْدُ ذٰلِكَ۔ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ فِی الْاَصْفَادِ سَرَابِیْلُهُمْ۔ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا۔ مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ۔ سوم یہ کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال پر فتحہ ہو۔ اس صورت میں صرف بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا (نحل ع۱۳) اور كَادَ تَزِیْغُ (توبہ ع۱۴) میں ادغام کرتے ہیں۔ ذال کا سین اور صاد میں صرف فَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ۔ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ۔ مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً

را کا لام میں ہر جگہ جب کہ را سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے سَخَّرَ لَنَا وغیرہ۔ اور اگر را سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے کہ را پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اَلْفُجَّارَ لَفِیْ۔ اَلْمَصِیْرُ لَا۔ اور اگر را سے پہلا حرف ساکن ہو اور را پر فتحہ ہو تو کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے جیسے وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا۔

سین کا زا اور شین میں صرف النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر) — اور الرَّاْسُ شَیْبًا (مریم ع ۱) میں۔ اور اس اخیر والے میں اظہار بھی ہے۔ شین کا صرف الْعَرْشِ سَبِیْلًا (اسراء ع ۵) میں — ضاد کا صرف لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ (نور ع ۹) میں — قاف کا کاف میں اور کاف کا قاف میں ہر جگہ جب کہ ان سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے خَلَقَ کُلَّ اور لَکَ قَالَ وغیرہ۔

تنبیہ۔ ادغام کبیر میں قاف کا اثر بالکل نہیں رہتا اور صغیر میں جو صرف اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ (مرسلٰت) میں ہے قاف کی صفت استعلا کا باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں اور نہ رکھنا اولیٰ ہے۔

لام کا را میں ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ وغیرہ۔ اور اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے کہ لام پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ۔ یَقُوْلُ رَبَّنَا

---

۸۴ صاحب نشر نے چوراسی مواقع بتائے ہیں اور ہمارے شمار میں ۸۵ آئے ہیں اور یہی صحیح ہے جو یہاں درج ہے ۱۲

وغیرہ۔ پس اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر فتحہ ہو تو پھر کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے۔ جیسے فَیَقُوْلَ رَبِّ وغیرہ۔ البتہ قَالَ کے لام کا رَبُّ اور رَجُلٌ، رَجُلَیْنِ کی را میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے قَالَ رَّجُلٌ۔ قَالَ رَّجُلٰنِ، قَالَ رَّبِّ وغیرہ۔ اور تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ قَالَ کے بعد انہی دو کلمات میں را آئی ہے۔

میم[۱۵] سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کے بعد با ہو تو اس میم کو ہر جگہ ساکن کرکے غنہ اور اخفا شفوی سے پڑھتے ہیں، جیسے بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ وغیرہ ــــ اور اگر میم سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر کسی جگہ بھی اخفا نہیں کرتے جیسے اِبْرٰھِمُ بَنِیْهِ وغیرہ۔

نون[۱۶] کا لام[۱۷] اور را میں جب کہ نون سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے زُیِّنَ لِلنَّاسِ، تَاَذَّنَ رَبُّكَ وغیرہ۔ اور اگر نون سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس صورت میں ادغام نہیں کرتے۔ لیکن نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے وَنَحْنُ لَهٗ وغیرہ۔

فائدہ۔ جن حروف کا ادغام ہوتا ہے اگر ان پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام و روم بھی جائز ہیں۔ چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لیے وقف کے احکام اس میں بھی جاری ہوں گے۔ اور روم میں اشارہ کامل ہوتا ہے اور اشمام میں

ناقص لیکن اشمام میں ادغام کامل باقی رہے گا۔ کیونکہ اشمام ہونٹوں کے ملانے سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تشدید کا باقی رہنا ظاہر ہے اور رَوم میں چونکہ کسرہ یا ضمہ کا کچھ کچھ حصہ ادا ہوتا ہے اس لیے ادغام باقی نہیں رہتا۔

تنبیہ (الف) ضمہ میں تو اشمام و روم دونوں ہوتے ہیں۔ پس اس میں تین وجوہ ہوگئیں (۱) اشارہ کے بغیر کامل ادغام (۲) اشمام کے ساتھ ادغام (۳) روم جیسے یَغۡفِرُ لَّنَا وغیرہ ۔ اور کسرہ میں فقط روم ہوتا ہے۔ پس اس میں دو وجوہ ہوگئیں کامل ادغام و روم جیسے مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ ۔ اور فتحہ میں دونوں نہیں ہوتے صرف کامل ادغام ہوتا ہے اشمام کے بغیر (وَشَهِدَ شَاهِدٌ) ۔ اور اشمام تمام حروف میں ہوتا ہے لیکن بآ اور مِیم میں اس وقت نہیں ہوتا جب کہ ان کے بعد بھی بآ اور مِیم ہی آرہی ہوں۔ گو شاطبیؒ نے روم کو بھی ان صورتوں میں منع بتایا ہے۔ لیکن محققین اس کے قائل نہیں ہیں۔ (ب) دانیؒ و شاطبیؒ نے ادغام کبیر چونکہ پورے ابوعمرو کے لیے بیان کیا ہے اس لیے ان کی پیروی میں اس مختصر میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ اور شاطبیؒ کا عمل یہ تھا کہ وہ صرف سوسیؒ کے لیے پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور بعد کے لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔ اور اب بھی عمل اسی پر ہے۔

دوسری فصل

ان کلمات میں جن میں دوسرے بعض حضرات نے بھی ادغام کبیر کیا ہے۔ (الف) ایک کلمہ کے مثلین میں سے۔

۱۔ أَتُحَاجُّونِّي (انعام) میں۔ (۱) مدنیانؒ اور ابن ذکوانؒ کے لیے ایک نون کا حذف أَتُحَاجُّونِي (۲) ہشامؒ کے لیے ادغام اور نون کا حذف دونوں۔ (۳) حقؒ اور کوفیؒ کے لیے صرف ادغام ہے۔

۲۔ لَا تَأْمَنَّا میں صرف یزیدؒ کے لیے خالص ادغام ہے۔

۳۔ مَكَّنِّي میں صرف مکیؒ کے لیے مَكَّنَنِي ہے۔

۴۔ (۱) أَتُمِدُّونَنِ (نمل) میں (۲) حمزہؒ و یعقوبؒ ہی کیلیے أَتُمِدُّونِّي میں ادغام ہے۔

۵۔ (۱) تَأْمُرُونِّي میں (۲) مدنیانؒ کے لیے تَأْمُرُونِي (۳) شامیؒ کے لیے تَأْمُرُونَنِي ہے

۶۔ (۱) أَتَعِدَانِنِي (احقاف) میں (۲) صرف ہشامؒ کے لیے أَتَعِدَانِّي سے ادغام ہے۔

۷۔ (۱) رَبِّكَ تَتَمَارَى (نجم) میں (۲) صرف حضرمیؒ کے لیے رَبِّكَ تَّمَارَى ہے۔

۸۔ (۱) لَنُحَرِّقَنَّهُ (۲) ... میں (۲) صرف رویسؒ کے لیے

ثُمَّ تَتَّفَكَّرُوْا ہے (اور ابتداءً یا اعادہ دونوں کلموں میں دو تاؤں کے ساتھ ہوگا)

۹ بزیؒ ان اکتیس[۳۱] موقعوں میں وصل کی حالت میں اس تا کو تشدید سے پڑھتے ہیں جو مضارع کے صیغوں میں آرہی ہے۔ (۱) وَلَا تَّيَمَّمُوا (بقرہ ع[۳۷]) (۲) وَلَا تَّفَرَّقُوْا (آل عمران ع[۱۱]) (۳) اِنَّ الَّذِيْنَ تَّوَفّٰهُمُ (نساء ع[۱۴]) (۴) وَلَا تَّعَاوَنُوْا (مائدہ ع[۱]) (۵) فَتَّفَرَّقَ (انعام ع[۱۹]) (۶ و ۷) هِيَ تَّلْقَفُ (اعراف ع[۱۴] و شعراء ع[۳]) (۸) بِيَمِيْنِكَ تَّلْقَفْ (طٰہٰ ع[۳]) (۹) وَلَا تَّوَلَّوْا (انفال ع[۳]) (۱۰) وَلَا تَّنَازَعُوْا (ر ع[۶]) (۱۱) هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ (توبہ ع[۷]) لام کے اظہار اور تا کی تشدید سے۔ (۱۲) وَاِنْ تَّوَلَّوْا (ہود ع[۱]) (۱۳) فَاِنْ تَّوَلَّوْا (ر ع[۵]) نون کے اخفا کو باقی رکھتے ہوئے (۱۴) لَا تَّكَلَّمُ (ر ع[۹]) (۱۵) مَا تَّنَزَّلُ (حجر ع[۱]) (۱۶) اِذْ تَّلَقَّوْنَهٗ (نور ع[۲]) ذال کے اظہار اور تا کی تشدید سے (۱۷) فَاِنْ تَّوَلَّوْا (ع[۶]) (۱۸ و ۱۹) مَنْ تَّنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَّنَزَّلُ (شعراء ع[۱۱]) (۲۰) وَلَا تَّبَرَّجْنَ (۲۱) وَلَا اَنْ تَّبَدَّلَ (احزاب ع[۴] و ع[۶]) (۲۲) لَا تَّنَاصَرُوْنَ — (صٰفّٰت ع[۲]) (۲۳) وَلَا تَّنَابَزُوْا (۲۴) وَلَا تَّجَسَّسُوْا (۲۵) — لِتَّعَارَفُوْا (حجرات ع[۲]) (۲۶) اَنْ تَّوَلَّوْهُمْ (ممتحنہ ع[۲]) (۲۷) تَكَادُ تَّمَيَّزُ (ملک ع[۱]) (۲۸) لَمَا تَّخَيَّرُوْنَ (قلم ع[۱]) (۲۹) عَنْهُ تَّلَهّٰى

(عبس)، (۳۰) نَارًا تَلَظّٰی (لیل)، (۳۱) شَهْرٍ تَّنَزَّلُ (قدر) ۔ اور اگر ان تا آت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی۔

گو تیسیر میں كُنْتُمْ تَّمَنَّوْنَ (آل عمران) اور فَظَلْتُمْ تَّفَكَّهُوْنَ (واقعہ) یہ دو بھی درج ہیں لیکن حق یہ ہے کہ ان میں تشدید نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے نہ نشر کے طرق سے۔ کیونکہ زینبیؒ ان کے طرق میں نہیں ہیں۔ اور لَا تَّنَاصَرُوْنَ (صٰفّٰت ع۲) میں یزیدؒ اور نَارًا تَّلَظّٰی (لیل) میں رویسؒ بھی بزیؒ کے ساتھ شریک ہیں۔ تنبیہ ۱ جن کلماتِ تا میں تا مشدّدہ سے قبل حرفِ مدہے اُن میں لازمی سکون کے سبب تین یا پانچ الفی مد بھی کیا جائے گا۔ ۲ جن کلماتِ تا میں تا سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے بعد تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا مشق کی ازحد ضرورت ہے۔ ۳ ان میں سے جن کلماتِ تا میں تا مشدّدہ سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہے ان میں دونوں نونوں کا اخفا بھی ادا کیا جائے گا۔ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ۔

(ب) دو کلموں کے مثلین یہ ہیں۔ ۱ یعقوبؒ کے لیے وَالصَّاحِبِ بِّالْجَنْۢبِ (نساء) ہیں۔ ۲ رویسؒ کے لیے ذیل کے چار کلمات میں صرف ادغام ہے۔ (۱ تا ۳) نُسَبِّحَكَ كَّثِيْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَّثِيْرًا ۙ اِنَّكَ كُّنْتَ (طٰہٰ) (۴) اَنْسَابَ بَّيْنَهُمْ (مؤمنون) ۳ رویسؒ ہی کے لیے

ذیل کے ۱۶ سولہ کلمات میں اظہار و ادغام دونوں ہیں (۱) لَذَهَبَ بِّسَمْعِهِمْ (بقرہ ع ۲) (۲) اَلْكِتٰبَ بِاٰيٰتِهِمْ (۲ ع) (۳) اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (۲ ع) (۴ تا ۱۱) جَعَلَ لَّكُمْ کے وہ تمام کلمات جو نحل ع ۱۰ و ع ۱۱ میں ہیں (۱۲ تا ۱۵) وَاَنَّهٗ هُوَ کے وہ چاروں کلمات جو نجم ع ۳ میں ہیں (۱۶) لَاقِبَلَ لَّهُمْ (نمل) ف ان میں سے (۲ و ۳) اور نجم کے پہلے دُو۔ ان چار میں دونوں وجوہ مساوی اور باقی بارہ میں ادغام راجح ہے۔

(ج) متجانسین و متقاربین میں سے (۱) حمزہؒ کے لیے ۱ تا ۳ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۴ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۵ بَيَّتَ طَّآئِفَةٌ (نساء) میں دونوں راویوں کے لیے صرف ادغام اور ۶ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا (مرسلت) اور ۷ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا (عادیات) میں خلفؒ کے لیے صرف اظہار اور خلادؒ کے لیے ادغام واظہار دونوں ہیں۔ اور ادغام اولیٰ ہے۔ اور ان چھیوں کلمات میں حمزہؒ اور ان کے راویوں کے لیے مدغم کے اصلی کسرہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے روم بھی نہیں ہے (اور ابو عمروؒ کے لیے ان تمام کلمات میں بھی ادغام اظہار دونوں ~~ہیں اور~~ روم بھی جائز ہے ۔ اور چونکہ بَيَّتَ میں فتحہ ہے اس لیے اسمیں ناجائز ہے)

مفرد کی ضمیر کی ہا

واحد مذکر غائب کی ضمیر سے پہلا اور بعد الا دونوں حرف متحرک ہوں تو سب قراء اور پہلا ساکن

اور بعد والا متحرک ہو تو صرف مکی صلہ کرتے ہیں۔ جیسے وَخَلَقَهُ إِلَّا اور
فِيهِ هُدًى وغیرہ۔ لیکن سترہ ضمیریں ہیں جو ۲۶ جگہ آئی ہیں بعض نے
اپنے قاعدہ کے خلاف ہا کا ضمہ یا کسرہ یا سکون یا عدم صلہ پڑھا ہے
اور وہ یہ ہیں :—

۱ (۱ و ۲) يُؤَدِّهِ (دونوں) (۳ تا ۵) نُؤْتِهِ (تینوں) (۶) نُوَلِّهِ
(۷) وَنُصْلِهِ۔ ان ساتوں میں ۱ قالونؒ، ہشامؒ اور یعقوبؒ کے لیے
عدم صلہ (اور ۲ ہشامؒ کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)۔
۳ ابوعمروؒ۔ شعبہؒ۔ حمزہؒ۔ یزیدؒ کے لیے سکون (يُؤَدِّهْ۔ نُؤْتِهْ وغیرہ)
۴ باقین کے لیے صلہ ہے۔

۲ (۸) اقْتَدِهْ (انعام ع) ۱ ابن ذکوانؒ کے لیے صلہ (اقْتَدِهِي)
۲ ہشامؒ کے لیے عدم صلہ (اقْتَدِهِ) ۳ شفا اور یعقوبؒ کے لیے
اقْتَدِ قُلْ وصلاً اور اقْتَدِهْ وقفاً ۴ باقین کے لیے حالین میں اقْتَدِهْ
ہے۔

۳ (۹ و ۱۰) أَرْجِهْ (دونوں) ۱ قالونؒ اور ابن وردانؒ کے لیے
أَرْجِهِ ۲ ورشؒ۔ دوریؒ اور ابن جمازؒ کے لیے أَرْجِهِي ۳ عاصمؒ اور
حمزہؒ کے لیے أَرْجِهْ ۴ مکیؒ و ہشامؒ کے لیے أَرْجِئْهُو ۵ بصریانؒ
کے لیے أَرْجِئْهُ ۶ ابن ذکوانؒ کے لیے أَرْجِئْهِ ہے۔

لہ اور شاطبی میں ان کے لیے عدم صلہ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف بلکہ ضعیف ہے ۱۲ منہ

ے ۴ (۱۱و ۱۲) لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا (دونوں) میں (۲) صرف حمزہؒ کے لیے لِاَهۡلِهُ امۡكُثُوۡا ہے۔

ے ۵ (۱۳) يَاۡتِهٖ (طٰہٰ) میں ۱ رویسؒ کے لیے عدم صلہ ۲ سوسیؒ کے لیے سکون (يَاۡتِهۡ) ۳ باقین کے لیے صلہ ہے (اور قالونؒ کے لیے عدم صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)

ے ۶ (۱۴) وَيَتَّقۡهِ (نور) ۱ قالونؒ ہشامؒ ابن جمازؒ اور یعقوبؒ کے لیے عدم صلہ ہے یعنی وَيَتَّقۡهِ اور ۲ (ہشامؒ) ابن جمازؒ کے لیے صلہ بھی ہے (جو ہشامؒ کے لیے طریق کے خلاف ہے) ۳ ابو عمروؒ۔ شعبہؒ۔ خلادؒ اور ابن وردانؒ کے لیے سکون ہے یعنی وَيَتَّقۡهۡ اور ۴ خلادؒ کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۵ حفصؒ کے لیے وَيَتَّقۡهِ ۶ ورشؒ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ خلفؒ اور رویؒ کے لیے وَ يَتَّقۡهٖ ہے۔

ے ۷ (۱۵) فَاَلۡقِهۡ ۱ قالونؒ ہشامؒ و یعقوبؒ کے لیے عدم صلہ ہے (اور ۲ ہشامؒ کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۳ ابو عمروؒ۔ عاصمؒ حمزہؒ اور یزیدؒ کے لیے سکون ہے ۴ ورشؒ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور رویؒ کے لیے صلہ (فَاَلۡقِهٖ) ہے۔

ے ۸ (۱۶) يَرۡضَهُ ۱ نافعؒ۔ ہشامؒ۔ عاصمؒ۔ حمزہؒ اور یعقوبؒ

کے لیے عدم صلہ (یرضہ) (۲ ہشامؒ کے لیے سکون (یرضہ) بھی ہے جو طریق
کے خلاف ہے) سے سوسیؒ۔ ابن جمازؒ کے لیے صرف سکون اور ۴ مکیؒ
دوریؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ رویسؒ۔ اور ابن وردانؒ کے لیے صلہ ہے (۵ اور
دوریؒ کے لیے سکون بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)

۹ (۱۷ تا ۲۰) یتّقہ میں چار جگہ صرف رویسؒ کے لیے۔ اور
۱۰ (۲۱) ترزقنہ (یوسف) میں صرف ابن وردانؒ کے لیے عدم
صلہ ہے۔

۱۱ (۲۲) أنسنیہ (کہف) اور
۱۲ (۲۳) علیہُ اللہ (فتح) میں حفصؒ کے لیے ہا کا ضمہ اور باقین کے
لیے کسرہ ہے (اور مکیؒ کے لیے ان کے قاعدہ کے مطابق أنسنیہ میں صلہ
بھی ہے)

۱۳ (۲۴) فیہ مہانا (فرقان) میں مکیؒ اور حفصؒ کے لیے صلہ اور باقین کے
لیے عدم صلہ ہے۔

۱۴ (۲۵ و ۲۶) یرہ (دونوں) زلزال میں صرف ہشامؒ کے لیے حالین
میں سکون اور باقین کے لیے صلہ ہے۔

تنبیہ۔ اگر اس ضمیر کے بعد والا حرف ساکن ہو تو کسی کے لیے بھی صلہ
نہیں ہے۔ البتہ عنہ تلھی میں بزیؒ کے لیے صلہ ہے (کیونکہ تا کی تشدید

عارضی ہے)

مدّ و قصر | متصل میں سب حضرات مد کرتے ہیں اور منفصل میں (۱) مکیؒ۔ سوسیؒ۔ ثوریؒ کے لیے صرف قصر (۲) قالونؒ اور دوریؒ کے لیے قصر و مد دونوں (۳) ورشؒ۔ شامیؒ۔ کوفیؒ کے لیے صرف مد ہے۔

اور دونوں قسموں (متصل و منفصل) میں (۱) سب سے زیادہ مد ورشؒ و حمزہؒ کے لیے ہے۔ یعنی پانچ الفی (۲) اور عاصمؒ کے لیے ان سے کم یعنی چار الفی (۳) اور ان سے کم شامیؒ اور راویؒ کے لیے یعنی تین الفی (۴) اور ان سے کم قالونؒ اور دوریؒ مکیؒ، سوسیؒ اور ثوریؒ کیلیے ہے یعنی قالونؒ اور دوریؒ کیلیے متصل میں دو الفی اور منفصل میں دو وجوہ ہیں (الف) قصر (ایک الفی) (ب) مد (دو الفی) — اور مکیؒ۔ سوسیؒ اور ثوریؒ کے لیے متصل میں دو الفی اور منفصل میں صرف قصر ہے

بدل | اگر ہمزہ حرفِ مد سے پہلے آرہا ہو عام ہے کہ وہ ہمزہ تحقیق سے پڑھا جاتا ہو جیسے اٰدَمُ یا اس کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دے دی گئی ہو اور وہ حذف ہوگیا ہو جیسے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا یا اس کا ابدال ہوگیا ہو جیسے هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً یا اس کی تسہیل ہورہی ہو جیسے ءَاٰلِهَتُنَا وغیرہ۔ تو ورشؒ کے لیے ازرقؒ کے طریق سے اس حرفِ مد میں طول۔ توسط اور قصر تین وجوہ ہیں لیکن ذیل کی چھ قسموں میں مد نہ کرنے پر اجماع ہے

(۱) إِسْرَآءِيْلَ کی یا میں (۲) مَسْـُٔوْلًا میں اور الْقُرْاٰنُ اور قُرْاٰنٌ قُرْاٰنَهٗ میں ہر جگہ اور مَسْـُٔوْلُوْنَ، مَذْءُوْمًا اور الظَّمْاٰنُ میں (۳) وہ مدّہ جس سے پہلے ہمزہ وصلی ہو جیسے اؤْتُمِنَ، ائْتُوْنِیْ وغیرہ (۴) یُؤَاخِذُ۔ لَا تُؤَاخِذْنَا جس طرح بھی آئے (۵) تنوین سے بدلا ہوا الف جیسے نِدَآءً وغیرہ (۶) وہ مدّہ جو ہمزہ متحرکہ سے بدلا ہوا ہو جیسے اٰلِدُ. جَآءَ احَدٌ۔ فِی السَّمَآءِ اٰلِهَةٌ وغیرہ اور (۷) اٰلْئٰنَ (یونس) میں لام کے بعد والا الف اور (۸) عَادَ ا۟لْاُوْلٰی کا واو۔ یہ دو بعض کے نزدیک مستثنٰی ہیں)۔ پس یہ حضرات ان میں صرف قصر اور مستثنٰی نہ کرنے والے تینوں وجوہ بتاتے ہیں۔

لین اگر واو، یا، لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے شَیْءٌ۔ سَوْءٌ وغیرہ۔ تو ان میں ورشؒ کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں میں طول و توسط ہے۔ لیکن مَوْئِلًا اور الْمَوْءٗدَةُ دونوں کے واو لین میں صرف قصر ہے۔

اور سَوْاٰتِ کی واو میں توسط و قصر ہے طول نہیں۔ اور باقی حضرات کے لیے اس قسم میں وصلاً صرف قصر ہے اور وقفاً اس لین میں تینوں وجوہ ہیں جس کے بعد ہمزہ کلمہ کے آخر میں آرہا ہو جیسے شَیْءٌ۔ سَوْءٍ۔ لیس سَوْءَةَ۔ كَهَيْئَةِ۔ مَوْئِلًا۔ الْمَوْءٗدَةُ۔ سَوْاٰتِ میں یا لین کے

لیے حالین میں صرف قصر ہے کیوں کہ ان میں ہمزہ کلمہ کے درمیان میں ہے،

ایک کلمہ کے دو[2] قطعی ہمزہ

(الف) اگر ان دونوں پر فتحہ ہو جیسے ءَاَنْذَرْتَھُمْ وغیرہ تو (۱) قالونؒ ابوعمروؒ اور یزیدؒ کے لیے الف کا ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے، (۲) ہشامؒ کے لیے ادخال کے ساتھ تحقیق و تسہیل دونوں ہیں (۳) ورشؒ کے لیے دوسرے ہمزہ کی بلا ادخال تسہیل اور اس ہمزہ کا الف سے ابدال دو وجوہ ہیں (پھر ابدال کے بعد ءَاَلِدُ (ہود) اور ءَاَمِنْتُمْ (ملک) میں قصر اور باقی کلمات میں مد لازم ہے) (۴) مکیؒ اور رویسؒ کے لیے ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کی صرف تسہیل ہے (۵) باقین کے لیے بلا ادخال تحقیق ہے۔

تنبیہ۔ چند کلمات میں ایک[1] ہمزہ اور دو[2] ہمزوں کا بھی اختلاف ہے وہ یہ ہیں:-

[1] ءَاَنْ یُّؤْتٰی (آل عمران) اس کو صرف مکی دو ہمزوں سے اور باقی حضرات ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔

[2] ءَاٰمَنْتُمْ (اعراف ع ۱۴ وطٰہٰ و شعراء ع ۳) (۱) حفص اور رویس کے لیے تینوں میں ایک (۲) ہمزہ بشری ابوعمرو صحبہ اور روحؒ کے لیے

---

[2] لیکن ءَاَنْتَ میں سب جگہ وقفاً صرف تسہیل ہے ابدال وقفاً نہیں ہے ۱۲ منہ

تینوں میں دو دو (۳) قنبلؒ کے لیے طٰہٰ میں ایک اور اعراف و شعراء میں دو ہمزہ ہیں۔ پھر ان میں سے (۱) قنبلؒ کے لیے اعراف میں وصلاً فِرْعَوْنُ وَآمَنتُم میں پہلے ہمزہ کے واؤ سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ کی صورت میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے۔ اور یہی حکم ان کے لیے النُّشُورُ ءَاَمِنتُم (ملک) کا ہے۔ (۲) عمٰ بزّی۔ ابو عمروؒ کے لیے حالین میں تینوں جگہ بلا ادخال پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے (۳) صحبۃؒ اور روحؒ کے لیے دونوں کی تحقیق ہے اور ءَاَمِنتُم (ملک) میں تمام حضرات اپنے ان قواعد پر ہیں جو ایک کلمہ کے دو ہمزوں میں ان کے لیے ابھی مذکور ہوئے۔

۳ ءَاَعْجَمِیٌّ (فصلت) میں (۱) ہشامؒ کے لیے ایک (۲) اور باقین کے لیے دو ہمزہ ہیں اور سب اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو ابھی دو ہمزوں کے بارے میں گذرا۔ لیکن ابن ذکوانؒ اور حفصؒ اپنے قاعدہ کے خلاف بلا ادخال دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

۴ ءَاَذْهَبْتُم (احقاف) میں ابنؒ ثوریؒ کے لیے دو اور باقینؒ کے لیے ایک ہمزہ ہے۔

۵ ءَاَن کَانَ (ن) میں (۱) نافعؒ۔ جبرؒ۔ حفصؒ اور بزیؒ کے لیے ایک اور (۲) شامیؒ۔ شعبہؒ۔ حمزہؒ اور ثوریؒ کے لیے دو ہیں

* اور شعراء میں اپنے اصول کے مطابق حالین میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں۔

پھر ان میں سے (۱) شعبہؒ ۔ حمزہؒ اور روحؒ کے لیے بلا ادخال تحقیق ۔ (۲) ہشامؒ اور یزیدؒ کے لیے ادخال و تسہیل (۳) ابن ذکوانؒ اور رویسؒ کے لیے بلا ادخال تسہیل ہے۔

فائدہ ۔ ءَاٰلِهَتُنَا (زخرف) میں کوفیؒ اور روحؒ کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور باقین کے لیے پہلے کی تحقیق اور ادخال کے بغیر دوسرے کی تسہیل ہے۔

(ب) اور اگر پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے اَئِنَّ وغیرہ تو (۱) قالونؒ ۔ ابوعمروؒ اور یزیدؒ کے لیے ادخال و تسہیل (۲) ورشؒ ۔ مکیؒ اور رویسؒ کے لیے بلا ادخال تسہیل (۳) ہشامؒ کے لیے ءَاِنَّكُمْ (اعراف) ءَ وفصلت ءَ ، ءَاِنَّ لَنَا (اعراف و شعراء) ءَاِذَا (مریم) اَئِنَّكَ اَئِفْكًا (صفت) ان پانچ کلمات میں سات جگہ ادخال و تحقیق ہے اور آئِنَّكُمْ (فصلت) میں ادخال کے ساتھ تسہیل بھی ہے۔ اور باقی سب کلمات میں جمہور کے مذہب کے موافق ادخال و تحقیق ہے اور بعض کے مذہب پر بلا ادخال تحقیق بھی صحیح ہے (۴) باقین کے لیے ہر جگہ بلا ادخال تحقیق ہے۔

اور جن کلمات میں ایک ہمزہ اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے وہ یہ ہیں :—

۱ ءَاِنَّكُمْ (اعراف ع) اس میں (۱) مدنیانؒ اور حفصؒ کے لیے
ایک اور (۲) باقین کے لیے دو ہمزہ ہیں۔
۲ ءَاِنَّ (اعراف ع) اس میں (۱) حرمیؒ اور حفصؒ کے لیے ایک
اور (۲) باقین کے لیے دو ہیں۔
۳ ءَاِنَّكَ (یوسف) میں (۱) مکیؒ اور یزیدؒ کے لیے ایک اور (۲)
باقین کے لیے دو ہیں۔
۴ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ (واقعہ) میں (۱) صرف شعبہؒ کے لیے دو
اور (۲) باقین کے لیے ایک ہے۔
تنبیہ۔ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ (یٰس ع) میں صرف ابوجعفرؒ کے
لیے اَئِنْ ذُكِرْتُمْ ہے اور دوسرے کی الف کی طرح تسہیل بھی ہے۔
۵ استفہام مکرر میں (۱) نافعؒ۔ کسائیؒ اور یعقوبؒ کے لیے پہلے
موقع میں دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے جس کی شکل ءَاِذَا كُنَّا
تُرَابًا اِنَّا ہے (۲) شامیؒ اور یزیدؒ کے لیے پہلے موقع میں ایک اور
دوسرے میں دو ہمزہ ہیں (۳) باقین کے لیے دونوں موقعوں میں دو
دو ہیں۔
اور چند موقعوں میں ان حضرات نے اپنے قاعدہ کے خلاف بھی کیا ہے
اور وہ یہ ہیں :-

۱ نمل میں (۱) نافعؒ (اور یزیدؒ)[ف] کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو۲ ہیں۔ (۲) شامیؒ (اور کسائیؒ) کے لیے پہلے میں دو۲ اور دوسرے میں ایک ہمزہ اور دو۲ نون ہیں یعنی ءَ اِذَا۔ اِنَّنَا (۳) (حمزہؒ عاصمؒ۔ فتیؒ اور) یعقوبؒ کے لیے دونوں موقعوں میں دو۲ دو۲ ہمزہ ہیں یعنی ءَ اِذَا، آئِنَّا۔

۲ عنکبوت میں (۱) نافعؒ۔ مکیؒ۔ حفصؒ۔ یعقوبؒ (شامیؒ اور یزیدؒ) کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو۲۔ (۲) (ابو عمروؒ۔ شعبہؒ۔ فتیؒ اور) کسائیؒ کے لیے دونوں موقعوں میں دو۲ دو۲ ہیں۔ ف عنکبوت کے دوسرے موقع میں سب کے لیے دو ہمزہ ہیں۔

۳ صٰفّٰت کے پہلے موقع (رکوع) میں (۱) شامیؒ کے لیے پہلے میں ایک اور دوسرے میں دو۲ اور (۲) نافعؒ۔ کسائیؒ اور یعقوبؒ اور یزیدؒ کے لیے پہلے موقع میں دو۲ اور دوسرے میں ایک ہے (۳) باقی حضرات کے لیے دونوں میں دو۲ دو۲ ہیں)۔

۴ واقعہ میں (۱) (نافعؒ۔ کسائیؒ۔ یعقوبؒ اور) یزیدؒ کے لیے

ف ان نمبرات میں بعض ائمہ کے نام قوسین میں ہیں ان کے لیے تو یہ اختلاف اُن کے قاعدہ کے موافق ہے اور ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ تخصیص کا شبہ نہ ہو جائے اور بعض کے قوسین سے باہر ہیں انہی کا ذکر یہاں مقصود ہے اور انہی نے اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

پہلے موقع میں دو اور دوسرے میں ایک (۲) شامیؒ (حجرؒ. عاصمؒ اور فتیؒ)
کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہیں (ف) پہلے موقع میں سب کے لیے دو ہیں۔
۵ نزعت میں (۱) یزیدؒ کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے
میں دو (۲) نافعؒ کسائیؒ۔ یعقوبؒ اور شامیؒ کے لیے پہلے موقع میں
دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے (۳) باقین کے لیے دو دو ہیں)
فائدہ۔ ان استفہام مکرر کے ان بائیس موقعوں میں دو ہمزہ
پڑھنے والے سب حضرات اپنے انہی قواعد پر ہیں جو ابھی سب کے ذیل
میں بیان کیے گئے ہیں۔ گو بعض نے ہشامؒ کے لیے ان (استفہام کے)
موقعوں میں صرف ادخال و تحقیق ہی بتائی ہے۔ لیکن راجح یہی ہے کہ
ان کے لیے اپنے اصول کے مطابق دونوں وجوہ ہیں۔
۲ آئمۃ میں (۱) ہشامؒ کے لیے ادخال و تحقیق و عدم ادخال
و تحقیق دونوں (۲) ابوجعفرؒ کے لیے ادخال و تسہیل (۳) مکیؒ۔ رویسؒ۔
اور نافعؒ ابوعمروؒ کے لیے ادخال کے بغیر تسہیل (۴) باقین کے لیے ادخال
کے بغیر تحقیق) ہے۔
(ج) اور جب پہلے ہمزہ کا فتحہ اور دوسرے کا ضمہ ہو جیسے ءَاُنزِلَ
وغیرہ تو (۱) ورشؒ۔ مکیؒ۔ رویسؒ کے لیے بلا ادخال تسہیل (۲) قالونؒ
ابوعمروؒ اور یزیدؒ کے لیے ادخال و تسہیل ہے۔ اور ابوعمروؒ کے لیے دوسری

وجہ میں عدم ادخال وتسہیل بھی ہے۔

(۳) ہشام کے لیے آ ؤُنَبِّئُکُمْ (آل عمران) میں ادخال وتحقیق اور عدم ادخال وتحقیق دو۔ اور ءَاُنْزِلَ (صٓ) اور ءَاُلْقِیَ (قمر) میں یہ دونوں اور ادخال وتسہیل تین وجوہ ہیں۔

(۴) باقین کے لیے تینوں کلمات میں صرف بلا ادخال تحقیق ہے۔

اس قسم میں سے صرف ءَاُشْهِدُوْا (زخرف) میں مدنیانؒ کے لیے دو ہمزہ ہیں۔ پھر ان میں سے (۱) قالونؒ کے لیے ادخال وتسہیل اور بلا ادخال تسہیل دونوں (۲) ورشؒ کے لیے بلا ادخال تسہیل (۳) ابو جعفرؒ کے لیے ادخال وتسہیل ہے۔

دو کلموں کے دو ہمزہ ان کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ دونوں پر ایک طرح کی حرکت ہو اور ان کی تین صورتیں ہیں

دوم یہ کہ دونوں پہ دو طرح کی حرکت ہو اور ان کی پانچ صورتیں ہیں۔

پس (۱) اگر دونوں پر فتحہ ہو جیسے جَآءَ اَجَلُهُمْ وغیرہ تو (۱) قالونؒ وبزیؒ پہلے ہمزہ کو حذف کرکے جَآ اَجَلُهُمْ قصر و مد سے پڑھتے ہیں۔

(۲) اور اگر دونوں کا کسرہ ہو تو پہلے ہمزہ کی یا کی طرح (۳) اور اگر دونوں کا ضمہ ہو تو پہلے کی واو کی طرح تسہیل کرکے مد و قصر سے پڑھتے ہیں جیسے مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا وغیرہ اور اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِکَ (احقاف ع)۔

ف، اور بِالسُّوْٓءِ اِلَّا (یوسف ع) میں دونوں کے لیے ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام بھی ہے یعنی بِالسُّوِّ اِلَّا۔ پس اس میں تین ۳ وجوہ ہو گئیں (۲) ابوعمروؒ تینوں قسموں میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے قصر و مد سے پڑھتے ہیں (۳) ورشؒ وقنبلؒ کے لیے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ میں دو ۲ وجوہ ہیں (۱) ہمزہ کی اپنی حرکت کے موافق تسہیل (۲) اور ہمزہ کا پہلے حرف کی حرکت کے مطابق خالص الف واو یا یا سے ابدال۔ یعنی جَآءَ اٰجَلُھُمْ۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ۔ هٰٓؤُلَآءِ اٰنْ کُنْتُمْ۔ فِی السَّمَآءِ اٰلِهٌ۔ اَوْلِیَآءُ اُوْلٰٓئِکَ اور هٰٓؤُلَآءِ اِنْ (البقرہ ع) اور عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ (نور ع) میں ورشؒ کے لیے دوسرے ہمزہ کا کسرہ والی یا سے ابدال بھی ہے۔ یعنی هٰٓؤُلَآءِ اِیْنْ اور عَلَی الْبِغَآءِ اِیْنَ اَرَدْنَ۔ پس ان دو ۲ کلمات کے دوسرے ہمزہ میں ورشؒ کے لیے تین ۳ تین وجوہ ہیں۔ (۴) ابوجعفر اور رویسؒ کے لیے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے۔

(۴/۱) اور اگر پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے شُھَدَآءَ اِذْ وغیرہ۔

(۵/۲) یا پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا ضمہ۔ ہو جو صرف جَآءَ اُمَّةً (مومنون ع) میں ہے تو حرمیؒ۔ ابوعمروؒ اور رویسؒ نمبر ۴ میں دوسرے

ہمزہ کی یا کی طرح اور نمبر ۵ میں واؤ کی طرح تسہیل کرتے ہیں۔

(نمبر ۶/۳) پہلے کا کسرہ اور دوسرے کا فتحہ ہو جیسے مِنَ الْمَآءِ اٰوْ۔

(نمبر ۷/۴) پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا فتحہ ہو تو یہی ساڑھے چار نمبر ۶ میں دوسرے ہمزہ کا یا سے اور نمبر ۷ میں واؤ سے ابدال کرتے ہیں جس سے مِنَ الْمَآءِ یَوْ اور نَشَآءُ وَصَبْنٰھُمْ ہو جاتا ہے۔

(نمبر ۸/۵) اور اگر پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے یَشَآءُ اِلٰی وغیرہ۔ تو انہی کے لیے دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں (۱) واؤ سے ابدال یعنی یَشَآءُ وِلٰی (۲) تسہیل یعنی یَشَآءُ اِلٰی۔ اور کنزٌ و ردحٌ کے لیے آٹھوں صورتوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے۔

اکیلا ہمزہ یہ ہمزہ ساکنہ بھی ہوتا ہے اور متحرکہ بھی۔ اور حرکت والے سے پہلا حرف متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی پس کل تین قسمیں ہوگئیں ــــ (۱) ساکنہ (۲) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو۔ (۳) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔

پہلی قسم ہمزہ ساکنہ:۔ اگر ہمزہ ساکنہ ہو اور فا کلمہ میں ہو (جو اکثر آتین موف کے ساتھ حرفوں کے بعد آیا کرتا ہے) تو ورشؒ۔ سوسیؒ اور یزیدؒ اور اگر عین کلمہ یا لام کلمہ میں ہو تو صرف سوسیؒ اور یزیدؒ اس ہمزہ کو فتحہ کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد

واؤ سے بدل لیتے ہیں جیسے المُؤمِنُونَ، كَدَابِ - أسَاتُم - جِئتُم وغیرہ۔ ے

تنبیہ (۱) بِئْسَ، بِئْسَمَا - وَبِئْرٍ کے ابدال میں ورشؒ اور الذِّئبُ میں ورشؒ اور روئیؒ اور لُؤلُؤًا اور اللُّؤلُؤُ میں شعبہؒ اور یَاجُوجُ اور مَاجُوجُ کے ابدال میں عاصمؒ کے علاوہ باقی سب سوسیؒ اور یزیدؒ کے ساتھ شریک ہیں۔ اور مُؤصَدَةٌ میں حرمی، شامی شعبہ، کسائی کیلئے ابدال ہے اور ضِيزَىٰ عزمکی کیلئے ہے۔

(۲) ورشؒ نَأَىٰ اور المَأوَىٰ. مَأوَاهُ - مَأوَاكُمُ میں جس طرح بھی یہ آئیں اور تُؤوِي - تُؤوِيهِ میں ابدال نہیں کرتے۔

(۳) سوسیؒ نے نَنسَأهَا، تَسُؤكُمْ - تَسُؤهُمْ - يَشَأ. نَشَأ. وَيُهَيِّئْ - وَهَيِّئْ - أَرْجِئْهُ - اِقْرَأْ - نَبِّئْ - نَبِّئْنَا - نَبِّئْهُمْ أَنْبِئْهُمْ - أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ - تُؤوِي - تُؤوِيهِ - وَرِءْيًا - مُؤصَدَةٌ، بَارِئِكُمْ ان انیس [19] کلمات کو جو سینتیس [37] جگہ آئے ہیں اور

(۴) یزیدؒ نے أَنْبِئْهُمْ اور وَنَبِّئْهُمْ ان دو کو ابدال سے مستثنیٰ کیا ہے۔

(۵) وَرِءْيًا کو قالونؒ، ابن ذکوانؒ، یزیدؒ ابدال و ادغام سے وَرِيًّا پڑھتے ہیں۔

ے اور تیسیر کی رو سے یہ ابدال پورے ابو عمروؒ کے لیے ہے ۱۲ منہ

(ملـ) رُءْيَاكَ، رُءْيَایَ ۔ الرُّءْیَا، لِلرُّءْیَا کو یزیدؒ ادغام سے رُیَّاكَ، رُیَّایَ ۔ الرُّیَّا لِلرُّیَّا پڑھتے ہیں (اور تُؤْوِیْ، تُؤْوِیْهِ میں اظہار ہی کرتے ہیں) ۔

دوسری قسم ۔ وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو اس کی چھ[۶] قسمیں ہیں ۔

اوّل[۱]، ضمہ کے بعد فتحہ والا ۔ اس میں ورشؒ اور یزیدؒ کے لیے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال ہے جب کہ ہمزہ فا کلمہ میں ہو ۔ جیسے مُؤَجَّلًا ۔ یُؤَلِّفُ وغیرہ ۔ پس فُؤَادَكَ ۔ الْفُؤَادَ ۔ بِسُؤَالِ میں ابدال نہیں کرتے کیونکہ ان میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے ۔

تنبیہ یُؤَیِّدُ (آل عمران) میں ورشؒ اور ابن جمازؒ ہی کے لیے ابدال ہے ۔ ابن وردانؒ ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں ۔

فائدہ ۔ ذیل کی سب قسموں اور کلمات میں صرف ابوجعفرؒ تخفیف کرتے ہیں اور بعض کلمات میں ان کے ساتھ دوسرے حضرات بھی شریک ہیں ۔ پس جس قسم اور کلمہ میں کسی کا نام نہ ہو اس کو ابوجعفرؒ ہی کے لیے مخصوص سمجھیں ۔

دوم[۲]، کسرہ کے بعد فتحہ والا ۔ اس قسم میں سے ذیل کے تیرہ[۱۳] کلمات میں ہمزہ کا یا سے ابدال ہے ۔ (۱) فِئَةٍ سب[۶] جگہ اور فِئَتُكُمْ اور

نِبَیِّیْنَ اور اَلْنَبِیّٖنَ (۲) مِاْیَۃٍ سب جگہ اور مِاْئَتَیْنِ (۳) وَ
رِیَاۤءَ النَّاسِ (۴) لَیُبَطِّئَنَّ (۵) اسْتُهْزِیَ (۶) قُرِیَ (۷) لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
(۸) مَوْطِیًا (۹) خَاسِیًا (۱۰) بِالْخَاطِیَۃِ اور خَاطِیَۃٍ (۱۱) مُلِیَتْ (۱۲)
نَاشِیَۃَ (۱۳) شَانِیَكَ لیکن ان میں سے مَوْطِیًا میں تحقیق وابدال
دونوں ہیں۔

اور لِئَلَّا میں صرف ورشؒ کے لیے ابدال ہے یعنی لِیَلَّا اور باقین
کے لیے لِئَلَّا ہے ہمزہ کی تحقیق سے (اور انہی میں یزیدؒ بھی شامل ہیں
سوم، کسرہ کے بعد ضمہ والا۔ اگر اس کے بعد واؤ ہو تو اس قسم کے
تمام الفاظ میں ہمزہ کو حذف کرکے اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے
بجائے ضمہ پڑھتے ہیں۔ جیسے مُسْتَهْزُوْنَ۔ یَسْتَهْزُوْنَ۔ اَنْبُوْنِیْ۔
نَبُّوْنِیْ۔ اَتُنَبُّوْنَ اللّٰهَ۔ وَیَسْتَنْبُوْنَكَ، لِیُطْفُوْا وغیرہ۔ جو
تخفیف سے پہلے مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ اَنْبِئُوْنِیْ۔ نَبِّئُوْنِیْ تھے وغیرہ
لیکن اس قسم میں سے اَلْمُنْشِئُوْنَ (واقعہ ع) میں ابن وردانؒ
کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ابن جمازؒ کی طرح اَلْمُنْشُوْنَ ہمزہ کے حذف
اور شین کے ضمہ سے (۲) باقین کی طرح اَلْمُنْشِئُوْنَ ہمزہ کے اثبات اور
شین کے کسرہ سے۔

تنبیہ اس قسم میں سے وَالصّٰبِئُوْنَ (مائدہ ع) نافعؒ کے لیے بھی

ہمزہ کا حذف اور یا کا ضمہ ہے۔

چہارم۔ کسرہ کے بعد کسرہ والا جس کے بعد یا ہو۔ اس قسم میں سے صرف ان چار الفاظ میں ہمزہ کا حذف ہے (۱) وَالصّٰبِیْنَ (بقرہ ع دحج ع) اس میں نافع بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (۲) خٰطِیْنَ۔ لَخٰطِیْنَ۔ الْخٰطِیْنَ (۳) الْمُسْتَھْزِیْنَ (حجر ع) (۴) مُتَّکِیْنَ ہر جگہ

تنبیہ:۔ خٰسِئِیْنَ (بقرہ ع اور اعراف ع) میں صرف تحقیق ہے۔ ابدال وحذف قطعًا نہیں ہے۔

پنجم۔ فتحہ کے بعد ضمہ والا جس کے بعد واو ہو۔ اس قسم میں سے صرف تین کلموں میں ہمزہ کا حذف ہے اور پہلے حرف پر فتحہ ہی ہے (۱) وَلَا یَطَؤُنَ توبہ (ع) میں (۲) لَمْ تَطَؤُھَا احزاب (ع) میں (۳) اَنْ تَطَؤُھُمْ فتحا (ع) میں۔

ششم۔ فتحہ کے بعد فتحہ والا اس میں سے فقط مُتَّکَاً میں ہمزہ کا حذف ہے۔ اور اَرَءَیْتَ، اَفَرَءَیْتَ اور اس کے تمام الفاظ ہیں جن میں را سے پہلے استفہام کا ہمزہ ہو (۱) دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور ان کلمات (اَرَءَیْتَ، اَفَرَءَیْتَ وغیرہ) میں ہمزہ کی تسہیل میں قالونؒ بھی ان (یزیدؒ) کے ساتھ شریک ہیں ــــ اور (۲) ورشؒ کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور اس کا الف سے ابدال دونوں وجوہ ہیں۔

ے لیکن اَرَءَیْتَ اور اَفَرَءَیْتَ میں سب جگہ وقفًا صرف تسہیل ہے ابدال قطعًا نہیں ہے ۱۲ منہ

اور (۳) کسائیؒ کے لیے دوسرے ہمزہ کے حذف سے اَرَیْتَ، اَفَرَیْتَ ہے وغیرہ۔

تیسری قسم۔ وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد حرکت والا ہو۔ اس کی تینؔ صورتیں ہیں :-

اوّلؔ یہ کہ ہمزہ زاء ساکنہ کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف جُزْءًا میں ہمزہ کا زا سے ابدال کرکے زا کا زا میں ادغام کرتے ہیں جس سے جُزًّا، جُزٌّ ہو جاتا ہے۔

دوم یہ کہ یاء ساکنہ کے بعد ہو۔ اس قسم میں سے صرف تینؔ کلموں میں ہمزہ کا یا سے ابدال پھر یا کا یا میں ادغام ہے ۱؎ کَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ ۲؎ النَّبِيُّ (توبہ) اور اس (۲) میں ورشؒ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۳؎ النَّبِيُّ، نَبِيًّا، نَبِيٌّ۔ النَّبِيُّوْنَ۔ النَّبِيّٖنَ وغیرہ۔ لیکن اس قسم میں سے اَنْبِيَاءَ میں صرف ابدال ہے ادغام نہیں ہے اور النُّبُوَّةَ میں ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور واؤ کا واؤ میں ادغام ہے۔

اور اس (۳) میں نافعؒ کے سوا باقی آٹھوںؒ حضرات بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ اور صرف نافعؒ کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔ یعنی النَّبِیْٓءُ نَبِیْٓـًٔا۔ اَنْبِئَاءَ۔ النُّبُوْٓءَةَ وغیرہ۔ لیکن لِلنَّبِيِّ اِنْ اور بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ احزاب (۶ و ۷) میں قالونؒ کے لیے وصلًا تو یزیدؒ اور حفصؒ

وغیرہ ہی کی طرح ہے اور وقفاً ان کے قاعدہ کے موافق (لِلنَّبِیْٓ اور بُیُوْتَ النَّبِیْٓ) ہے۔

تقسیم یہ کہ ہمزہ الف کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف چار کلموں میں ہمزہ کی تسہیل ہے ۱۔ اِسْرَآءِیْلَ میں ہر جگہ ۲۔ کَاۤئِنْ میں ہر جگہ (پس یہ کَاۤئِنْ کو ہر جگہ کَآئِنْ پڑھتے ہیں۔ کاف کے بعد الف پھر کسرہ اور تسہیل والے ہمزہ سے یا کے بغیر۔ اور تسہیل کی وجہ سے قاعدہ کے موافق الف میں مد و قصر دونوں کرتے ہیں)

(اور کَآئِنْ میں ان کے ساتھ مکیؒ بھی شریک ہیں لیکن ان کے لیے ہمزہ کی تسہیل نہیں ہے اور اسی لیے ہمزہ سے پہلے الف میں ان کے ہاں قصر بھی نہیں ہے بلکہ صرف ذوالفی مد ہے) ۳۔ الّٰٓئِیْ (۱) اس میں چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور ہمزہ کے بعد یا بھی نہیں پڑھتے (الّٰٓءِ تسہیل) اور ورشؒ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ (۲) بزیؒ، ابوعمروؒ کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) انہی کی طرح (۲) ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال یعنی الّٰیْ۔ اور وقف بالاسکان کی صورت میں ورشؒ۔ بزیؒ۔ ابوعمروؒ۔ یزیدؒ (چاروں ہی) کے لیے صرف الّٰیْ ہے۔ (۳) قالونؒ۔ قنبلؒ اور یعقوبؒ کے لیے الّٰٓءِ ہے یا کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ (۴) اکثر کے لیے الّٰٓئِیْ ہے۔ ¹ اور وقف بالروم میں وصل ہی کی طرح ہے اور بزیؒ، ابوعمروؒ کیلئے یا کے سکون والی وجہ جائز نہیں۔ ۱۲ منہ۔

۱۲ هَآاَنْتُمْ ۱ اس میں بھی چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور قالونؒ اور ابو عمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۲ ورشؒ کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) الف کا حذف اور ہمزہ کی تسہیل یعنی هَاَنْتُمْ (۲) الف کا حذف اور ہمزہ کا الف سے ابدال مدلازم کے ساتھ هَآنْتُمْ ۳ قنبلؒ کے لیے هَاَنْتُمْ الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ ۴ بزیؒ۔ کوفیؒ یعقوبؒ کے لیے هَآاَنْتُمْ ہے (اور مد وقصر میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں)۔

نقل اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کلمہ کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو یعنی مدّہ نہ ہو نیز جمع کی میم بھی نہ ہو تو ورشؒ وقف و وصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کی حرکت نقل کرکے اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ عام ہے کہ یہ ساکن اَلْ کا لام ہو یا تنوین ہو یا تانیث کی تا ہو یا مقطعات میں سے کوئی حرف ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے الْاٰخِرُ ۔ فِئَةٌ وَّاَذًى ۔ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ وغیرہ۔

فائدہ نمبر ۱۔ اگر ہمزہ کی حرکت تعریف کے لام کی طرف نقل کی گئی ہو اور پھر اسی کلمہ سے ابتدا یا اعادہ کرنا چاہیں تو دو طرح کر سکتے ہیں (۱) ہمزہ سے اَلْاَرْضُ اور یہی اولیٰ ہے (۲) اِلَنْسَانُ لام سے۔

لیکن یہ دو وجوہ اس صورت میں ہیں کہ تعریف کے لام سے پہلے الا کلمہ ایک حرفی نہ ہو جیسے وَالْاَرْضَ۔ فَالْئٰنَ۔ لَلْاٰخِرَۃُ۔ لِلْاِنْسَانِ میں ہے۔ کیونکہ اس تقدیر پر تو اعادہ صرف اسی حرف سے ہوگا نہ کہ لام تعریف یا ہمزہ سے بھی۔

کے ۲ (۱) اٰلْئٰنَ یونسؑ میں دونوں جگہ نافعؒ، ابن وردانؒ دونوں کیلیے اور (۲) اٰلْئٰنَ میں چھپوں جگہ ورشؒ و ابن وردانؒ اور (۳) مِلْءُ الْاَرْضِ آل عمران میں صرف ابن وردانؒ کے لیے اور (۴) مِنْ اِسْتَبْرَقٍ میں ورشؒ و رویسؒ کے لیے اور (۵) وَسْئَلْ، فَسْئَلْ۔ وَسْئَلُوا۔ فَسْئَلُوا میں (جب کہ یہ واو اور فا کے بعد ہو) مکیؒ اور رویؒ کے لیے اور (۶) عَادًا الْاُوْلٰی میں مدنیانؒ اور بصریانؒ کے لیے نقل ہے۔ پھر اس (۶) میں [1] قالونؒ کے لیے وصلاً عَادَنِ الُّؤْلٰی (لام کے بعد ہمزہ ساکنہ سے واو کے بغیر) اور اعادہ میں اٰلُؤْلٰی، اٰلُوْلٰی، اَلُؤْلٰی ہے۔ [2] ورشؒ ابوجعفرؒ و بصریانؒ کے لیے وصلاً عَادَنِ الُّوْلٰی ہے۔ واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر۔ لیکن ابوجعفرؒ اور یعقوبؒ کے لیے فتح ہے تقلیل نہیں اور اعادہ میں ورشؒ کے لیے اٰلُوْلٰی، اَلُوْلٰی اور بصریانؒ و ابوجعفرؒ کے لیے اٰلُوْلٰی، اَلُوْلٰی اور اٰلُؤْلٰی ہے (۷) رِدْاً میں مدنیؒ کے لیے نقل ہے پھر (۲) نافعؒ کے لیے وصلاً رِدًا اور وقفاً رِدَا اور (۳)

[5] اور یہی اولیٰ ہے ۱۲ منہ

ابوجعفرؒ کے لیے حالین میں پڑھا ہے اِلَیٰ کے وزن پر۔

ہمزہ پر وقف کرنے کے بارے میں حمزہؒ اور ہشامؒ کا مذہب

جو ہمزہ کلمہ کے بالکل شروع میں ہو یعنی اس سے پہلے کوئی زائد حرف بھی نہ ہو اور اسی طرح وہ اَل تعریفی اور ساکن منفصل کے بعد بھی نہ ہو تو اس کو صرف تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اور شاطبیہ اور تیسیر کے طُرُق سے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے اِنَّ وغیرہ۔ اور باقی جو ہمزہ حقیقۃً کلمہ کے درمیان میں ہو یا کسی زائد حرف کے سبب درمیان والا ہوگیا ہو جیسے یَسْئَلُوْنَ اور لِاُوْلٰهُمْ وغیرہ۔ تو اس میں صرف حمزہؒ اور جو کلمہ کے آخر میں ہو جیسے الْخَبْءَ ، سُوْءٍ وغیرہ۔ تو اس میں ہر جگہ ہشامؒ اور حمزہؒ دونوں وقفاً تخفیف کیا کرتے ہیں۔ پس طلبہ کو چاہیے کہ آخر والے ہمزہ کے حکم کو ہشامؒ و حمزہؒ دونوں کے لیے اور باقی ہمزوں کے حکم کو صرف حمزہؒ کے لیے تصور کریں۔

واضح ہو کہ ان تمام ہمزوں کی اُصولی طور پر تین قسمیں ہیں:—

اوّل ساکنہ (الف) جس کا سکون لازمی ہو اس کا ہر جگہ پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرفِ مد سے ابدال کرتے ہیں اِقْرَاْ ، نَبِّئْ

يَالَسُوْنَ ۔ وَبِيْرٌ ۔ فَاوْا ۔ وَاتَمِرُوْا ۔ قَالَ اسْتُوْنِيْ ۔ قَالُوا اسْتِنَا ۔

فائدہ (۱) نَبِّئْهُمْ اور اَنْبِئْهُمْ میں ابدال کے بعد ہا کا ضمہ اور کسرہ دونوں جائز ہیں اور صاحب نشر کی رائے پر ضمہ اولیٰ اور قیاس کے زیادہ موافق ہے (۲) رِءْيًا اور تُؤْوِيْ اور رُءْيَا ۔ رُءْيَاكَ وغیرہ ۔ ان میں ابدال کے بعد بعض کے قول کی بنا پر اظہار (رِيْيًا ، تُوْوِيْ ، رُوْيَا) اور بعض کے قول پر ادغام (رِيًّا ، تُوِّيْ ، رُيَّا) ہے ۔ لیکن رِيًّا اور تُوِّيْ اور تُؤْوِيْهِ میں ابدال و ادغام اور رُوْيَا میں ابدال و اظہار قوی تر ہے ۔

(ب) جس ہمزہ کا سکون عارضی (یعنی وقف کے سبب) ہو تو یہ بھی اپنے سے پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدل جاتا ہے ۔ یہی اکثر کا مذہب ہے ۔ اور بعض کی رائے پر اس قسم میں دوسری وجوہ بھی ہیں ۔ جن کی تفصیل یہ ہے :۔

(۱/۲) زبر والے میں صرف ابدال ہو جیسے بَدَا ، قُرِئَ ۔

(۲/۳) زبر کے بعد زیر اور پیش والا ہمزہ الف کی صورت میں ہو جیسے مَلَاءُ وغیرہ تو اس میں اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال اور بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل ہے ۔

(۳/۴) زبر کے بعد زیر والا ہمزہ یا کی صورت میں ہو جو صرف مِنْ

نَبّائِ (انعام ع) میں ہے تواس میں چاؔر وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال (۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) یا ساکنہ سے ابدال نَبّایْ (۴) اس یا میں روم۔

(۴/۵) زبر کے بعد پیش والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے اَتَوَکَّؤُا وغیرہ[۱] تو اس میں پاؔنچ ہیں (۱) الف سے ابدال (اَتَوَکَّوا) (۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) واو سے ابدال اور اس میں سکون (اَتَوَکَّوْا) (۴) اس واؤ میں اشمام (۵) اس واؤ کے پیش میں روم۔

(۵/۶) زبر کے بعد زیر والے میں تیؔن ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یا ساکنہ سے ابدال یعنی شَاطِیْ اس صورت میں روم نہ ہوگا (۲) ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر یا کے زیر میں روم کیونکہ وہ اس کے قائل ہیں کہ ہمزہ کو اولاً زیر والی یا سے بدلا گیا ہے پھر وہ یا وقف کے سبب ساکن ہوگئی۔

(۶/۷) زیر کے بعد پیش والے میں چاؔر ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر یا ساکنہ سے ابدال (اُبَرِّیْ) (۲) روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر اس یا میں اشمام (۴) یا میں روم کیونکہ وہ ہمزہ کو پیش والی یا سے بدل کر ساکن پڑھتے ہیں۔

(۷/۸) پیش کے بعد زیر والے میں تیؔن ہیں (۱) جمہور کے مذہب پر

واؤ ساکنہ سے ابدال (وَلُؤلُؤٌ) (۲) بعض کی رائے پر دوسرے ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخفش کے مذہب پر اس واؤ میں روم

(۵/۹) پیش کے بعد پیش والے میں چار ہیں (۱) واؤ سے ابدال (نِسْهُمَا اللُّؤلُؤُ) (۲) دوسرے ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳ و ۴) اخفش کے مذہب پر واؤ میں اشمام پھر روم۔

دوم وہ حرکت والا ہمزہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔

(الف) ساکن صحیح متصل کے بعد ہو۔ اس کی چھ صورتیں ہیں۔

۱/۱۰ ہمزہ بے صورت ہو اور کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَجْـَٔرُوْنَ۔ وغیرہ۔ یا اخیر میں ہو اور اس پر فتحہ ہو جیسے الْخَبْءَ اس میں صرف نقل و حذف ہے۔

۲/۱۲ اخیر والا ہمزہ بے صورت ہو جس پر کسرہ ہو جیسے الْمَرْءِ اس میں نقل و حذف کے بعد اسکان اور روم ہیں۔

۳/۱۳ اخیر والا بے صورت ہو جس پر ضمہ ہو جیسے دِفْءٌ۔ الْمَرْءُ اس میں نقل و حذف کے بعد اسکان، اشمام، روم تینوں ہیں۔

۴/۱۴ یہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو اور الف کی صورت میں ہو جیسے النَّشْأَةَ اور یَسْأَلُوْنَ (صرف احزاب ع ۲ میں) اور شَطْأَهٗ (فتح میں) اس قسم میں دو وجوہ ہیں (۱) نقل کے بعد حذف، النَّشَةَ۔ شَطَهٗ۔

یَسْئَلُوْنَ) (۲) رسم کی بنا پر الف کا باقی رکھنا (اَلنَّشْآءَۃَ ۔ شَطْئَاہٗ ۔
یَسْاَلُوْنَ)

۵/۱۵ یہی درمیان والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے ھُزُوًا ۔ کُفُوًا
اس میں بھی دو ہیں (۱) نقل کے بعد حذف (ھُزًا ۔ کُفًا) (۲) رسم
کی بنا پر نقل کے بغیر واؤ سے ابدال (ھُزُوًا ۔ کُفُوًا)

۶/۱۶ یہ ہمزہ آلْ کے بعد ہو جیسے اَلْاٰخِرَۃُ وغیرہ ۔ اس میں خلفؒ
کے لیے نقل (اَلَاخِرَۃُ) اور سکتہ وتحقیق ہے ۔ اور خلادؒ کے لیے یہ
تفصیل ہے کہ اگر وصلاً آلْ اور شَیْءٍ میں سکتہ پڑھ رہے ہوں تو اس
میں اتفاقاً نقل و سکتہ ہے اور اگر ان دونوں میں عدم سکتہ پڑھ رہے ہوں
تو پھر اس میں صرف نقل ہے ۔

(ب) ۷/۱۷ جو ہمزہ ساکن منفصل صحیح یا لین کے بعد ہو جیسے عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۔ خَلَوْا اِلٰی وغیرہ ۔ اس میں تیسیر و شاطبیؒ سے خلفؒ کے لیے
سکتہ و نقل و عدم سکتہ اور خلادؒ کے لیے نقل و عدم سکتہ ہے ۔ پس
اس قسم میں خلفؒ کے لیے تین اور خلادؒ کے لیے دو وجوہ ہیں

لیکن جمع کی میم میں معتبر قول کی بنا پر نقل نہیں ہے ۔ صرف سکتہ و عدم
سکتہ ہے ۔

(ج) جو ہمزہ اسی کلمہ کے واؤ یا اصلی مدہ یا لین کے بعد ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں :-

1/18 جو ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے سُوْٓءَا، سِیْٓـَٔتْ۔ شَیْـًٔا۔
یا 2/19 اخیر میں ہو اور ہمزہ پر فتحہ ہو جیسے السُّوْٓءَ۔ سِیْٓءَ تو ان میں دو ہیں (۱) جمہور کے قول پر نقل وحذف یعنی سُوَا۔ سِیَتْ۔ شَیَا۔ السُّوْ۔ سِیْ (۲) بعض کے قول پر ابدال وادغام یعنی سُوًّا، سِیَّتْ، شَیًّا، السُّوَّ، سِیَّ۔
لیکن الْمَوْءُدَةُ میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے اور مَوْئِلًا میں نقل وادغام دونوں ہیں اور نشر کی رو سے یا سے ابدال ضعیف ہے،
3/20 ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر کسرہ ہو جیسے سُوْٓءٍ۔ شَیْءٍ اس میں چار ہیں (۱ و ۲) جمہور کے ہاں نقل وحذف کے بعد اسکان وروم (۳ و ۴) بعض کے ہاں ابدال وادغام کے بعد اسکان وروم۔
4/21 یہ ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر ضمہ ہو جیسے سُوْٓءُ۔ شَیْءٌ۔ اس میں چھ ہیں۔ (۱ تا ۳) جمہور کے یہاں نقل وحذف کے بعد سکون، اشمام، روم۔ (۴ تا ۶) بعض کے ہاں ابدال وادغام کے بعد ہمزہ کے بدلے ہوئے حرف میں یہی تینوں۔

(د) جو ہمزہ الف کے بعد ہو اس کی چھ صورتیں ہیں :-

۲۲/۱ وہ ہمزہ جو حقیقۃً کلمہ کے درمیان ہو جیسے جَآءَ نَا، نِسَآءَ نَا وغیرہ
اس میں دو وجوہ ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل۔

۲۳/۲ تنبیہ کی ہا اور ندا کی یا کے بعد ہو جیسے هٰٓاَنْتُمْ، یٰٓاٰدَمُ وغیرہ
اس میں تین ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل (۳) مد و تحقیق۔

۲۴/۳ کلمہ کے آخر میں فتحہ والا ہو جیسے شَآءَ اس میں تین ہیں الف سے
ابدال کے بعد طول، توسط، قصر۔

۲۵/۴ آخر میں زیر و پیش والا ہو اور بے صورت ہو جیسے وَالسَّمَآءِ،
یَشَآءُ وغیرہ۔ اس میں پانچ ہیں (۱ تا ۳) الف سے ابدال کے بعد مد
کی تینوں (۴ و ۵) بعض کے مذہب پر تسہیل مع الروم مد سے بھی اور قصر
سے بھی۔

۲۶/۵ کسرہ والا یا کی صورت میں ہو جیسے تِلْقَآئِ وغیرہ۔ اس میں
نو ہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۵ میں گزریں (۶ تا ۸) رسم کی بنا پر ہمزہ کو یا سے
بدل کر الف میں مد کی تینوں اور یا میں سکون (تِلْقَآیْ) (۹) قصر کے
ساتھ اس یا میں روم۔

۲۷/۶ الف کے بعد ضمہ والا ہمزہ واو کی صورت میں ہو جیسے
شُرَکٰٓؤُا (انعام ع) وغیرہ۔ اس میں بارہ ہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۵ میں
گزریں (۶ تا ۱۱) ہمزہ کا واو سے ابدال اور اس سے پہلے الف میں مد کی

تینوں اسکان سے بھی اور اشمام سے بھی (۱۲) اس واؤ میں روم قصر کے
ساتھ۔

(۵) جو ہمزہ واؤ یا یا زائدہ کے بعد ہو اُس کی تین صورتیں ہیں۔

۱/۲۸ کلمہ کے درمیان ہو جیسے خَطِیٓـَٔتُهٗ اس میں ابدال و ادغام ہے
یعنی خَطِیَّتُهٗ۔

۲/۲۹ کلمہ کے آخر میں ہو اور کسرہ والا ہو جیسے قُرُوٓءٍ اس میں ابدال
وادغام کے بعد واؤ میں اسکان و روم یعنی قُرُوٍّ۔

۳/۳۰ کلمہ کے آخر میں ضمہ والا ہو جیسے النَّسِیٓءُ ، بَرِیٓءٌ اور حمزہ
کی قراءۃ پر دُرِّیٓءٌ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ اس میں تین ہیں —
ابدال وادغام کے بعد یا میں اسکان۱ . اشمام۲ . روم۳ یعنی النَّسِیُّ ۔

سوم۔ وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو
یہ ہمیشہ کلمہ کے درمیان ہوتا ہے کبھی تو حقیقۃً اور کبھی کسی زائد حرف
کی وجہ سے۔ پس جو حقیقۃً درمیان ہو اس کو متوسط بنفسہٖ کہتے ہیں
اور اس میں بلا خلاف تخفیف ہوتی ہے۔ اور جو زائد حرف کی وجہ سے
درمیان میں ہو اس کو متوسط بزائدہ کہتے ہیں۔ اس میں تحقیق اور جو قاعدہ
پایا جائے اس کی رو سے تخفیف دونوں وجوہ ہیں۔

اور ان میں سے بنفسہٖ تو تینوں حرکتوں کے بعد آتا ہے اور جو د

اس ہمزہ پر بھی تینوں حرکتیں آتی ہیں اور اس سے پہلے حرف پر بھی۔ اسی لیے متوسط بنفسہٖ کی نو[1] صورتیں ہو جاتی ہیں (۱ تا ۳) فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَاَلْتُمْ۔ یَئِسَ، رَءُوْفٌ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَیِّئًا۔ خٰطِئِیْنَ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۷ تا ۹) ضمہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے مُؤَجَّلًا۔ سُئِلُوْا اور بُرُءٰ ؤُسِکُمْ۔

اور رہا متوسط بزائدہ سو خود اس پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن اس سے پہلے حرف پر فتحہ و کسرہ ہی آتا ہے۔ اس لیے اس کی چھے[1] صورتیں ہیں (۱ تا ۳) فتحہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے فَاَمَّا، فَاِمَّا۔ فَاُمُّهٗ۔ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے بِاَسْمَآئِهِمْ۔ بِاِحْسَانٍ لِاُوْلٰهُمْ۔

پس (۱ تا ۳ / ۱۳ تا ۴ ۳) فتحہ کے بعد متوسط بنفسہٖ میں صرف تسہیل اور متوسط بزائدہ میں تحقیق و تسہیل دونوں ہیں۔ لیکن[1] وَلَا یَطَـُٔوْنَ، تَطَـُٔوْهَا،

---

[1] صاحب غیث و اتحاف نے انہی تین[3] کلمات کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابو جعفرؒ کے ہاں بھی انہی تین[3] کلمات میں حذف ہے اور صاحب تجرید نے اور ان کی اتباع میں صاحب نشر نے اس قاعدہ کو عام رکھتے ہوئے یَـُٔوْسًا وغیرہ میں بھی جاری کیا ہے لیکن چونکہ حضرت استاذنا المحترم مدظلہ العالی کے نزدیک اول قول راجح ہے اس لیے ہم اس مختصر میں انہی تین[3] کو لائے ہیں ۱۲ منہ

تَطَـُٔوْهُمْ میں تسہیل وحذف دونوں ہیں۔ اور حذف میں یہ شکل ہوگی وَلَا یَطَوْنَ۔ تَطَوْهَا۔ تَطَوْهُمْ۔

(۴/۳۵) کسرہ کے بعد فتحہ والے میں ابدال، متوسط بنفسہ جیسے سَیِّاٰتِکُمْ وغیرہ۔ متوسط بزائدہ جیسے بِاَسْمَآئِهِمْ وغیرہ اس میں تحقیق بھی ہے۔

(۵/۳۶) کسرہ کے بعد کسرہ والے میں تسہیل، بنفسہ جیسے بَارِئِکُمْ لیکن اگر اس (بنفسہ) کے بعد یاء ساکنہ ہو جیسے خٰطِـِٔیْنَ تو حذف بھی ہے یعنی خٰطِیْنَ۔ بزائدہ جیسے بِاِحْسَانٍ۔ بِاِیْمَانٍ اس میں تحقیق بھی ہے اور یا والے میں حذف قطعاً نہیں ہے۔

(۶/۳۸) کسرہ کے بعد ضمہ والے میں تسہیل اور یا سے ابدال بنفسہ جیسے سَنُقْرِئُكَ۔ لیکن اگر یہ صورت ہو اور اس کے بعد واؤ ہو تو حذف بھی ہے۔ جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ پس اس میں تین وجہ ہیں۔ (۱) تسہیل (۲) یا سے ابدال (مُسْتَهْزِیُوْنَ) (۳) حذف (مُسْتَهْزُوْنَ) بزائدہ جیسے لِاُوْلٰهُمْ وغیرہ اس میں تحقیق، تسہیل، یا سے ابدال ہے اور حذف نہیں ہے۔

(۷/۴۰) ضمہ کے بعد فتحہ والے میں واؤ سے ابدال جیسے یُؤَیِّدُ۔ وغیرہ۔

(۸) ضمہ کے بعد کسرہ والے میں تسہیل[1] اور واؤ سے ابدال[2] ہو جیسے (۲۱)

سُوِلُوْا وغیرہ۔

(۹) ضمہ کے بعد ضمہ والے میں صرف تسہیل ہے[۲۳] اور بے صورت ہو (۴۲)

تو حذف بھی ہے۔ جیسے بِرُءُوْسِكُمْ۔ تفصیل میں کل صورتیں ۴۳

ہوتی ہیں۔

فائدہ۔ کلمہ میں جتنے ہمزے آرہے ہوں ان سب میں جو قاعدہ پایا

جائے اس کے مطابق تخفیف کی جائے گی۔ ہشامؒ کے لیے صرف

متطرفہ میں اور حمزہؒ کے لیے متطرفہ اور متوسطہ دونوں میں۔ چنانچہ دَ

لُؤْلُؤًا میں دو ہمزے ہیں اور دونوں متوسطہ ہیں اور لُؤْلُؤٍ۔ اللُّؤْلُؤُ

میں دوسرا متطرفہ ہے۔ تفصیل رسالہ قراءۃ حمزہؒ و شامیؒ میں دیکھیں

ساکن حروف کا اظہار و ادغام

(۱) اِذْ کی ذال۔ اس کے چھ حروف ہیں جو تَجِدْ زَسَصْ میں جمع ہیں (۱) حرمیؒ۔ عاصمؒ۔ یعقوبؒ (پانچوں) کے لیے

چھوں سے پہلے اظہار (۲) مازنیؒ۔ ہشامؒ کے لیے چھوں میں (۳)

خلادؒ۔ کسائیؒ کے لیے جیم کے سوا باقی پانچ میں۔ (۴) خلفؒ اور امام

خلفؒ کے لیے صرف دال و تا میں (۵) ابن ذکوانؒ کے لیے صرف دال

میں ادغام ہے۔

۲ قَدْ کی دال۔ اس کے آٹھ حروف ہیں جو جَذْ زَسْ شَصْ
ضَظَ میں جمع ہیں (۱) قالونؒ، مکیؒ، عاصمؒ، ثوریؒ کے لیے آٹھوں سے پہلے
دال کا اظہار (۲) مازنیؒ شفاؒ کیلیے آٹھوں میں ادغام ہے (۳) ہشام کیلیے بھی آٹھوں میں ادغام ہے
ظَلَمَكَ (ص) میں اظہار ہے (۴) ابن ذکوانؒ کے لیے صرف ذ ز
ضَ ظَ کے چار میں ادغام ہے لیکن ان میں سے زا میں اظہار بھی ہے....
اور یہی .... طریق کے موافق ہے (۵) ورشؒ کے لیے صرف ضاد اور ظا
میں ادغام ہے۔

۳ تانیث کی تا ساکنہ۔ اس کے چھ حروف ہیں جو ثَجْ
زَسْ صَظْ میں جمع ہیں (۱) قالونؒ، مکیؒ، عاصمؒ اور ثوریؒ کے لیے چھیوں
سے پہلے اظہار (۲) مازنیؒ۔ رضیؒ کے لیے چھیوں میں ادغام (۳) امام
خلفؒ کے لیے ثا کے سوا باقی پانچ میں (۴) ورشؒ کے لیے صرف ظا
میں ادغام ہے۔ اور (۵) ہشامؒ کے لیے ثَظَ کے دو میں ادغام اور
سَجَزْ کے تین سے پہلے اظہار ہے اور صاد کے دونوں موقعوں میں سے
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ (نساء) میں ادغام اور لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ
میں اظہار ہے۔ (۶) ابن ذکوانؒ کے لیے ثَصَظْ کے تین میں ادغام
ہے۔ (وَجَبَتْ جُنُوبُهَا میں ابن ذکوانؒ کے لیے ادغام بھی آیا ہے لیکن ضعیف ہے)

۴ هَلْ کا لام۔ اس کے تین حروف ہیں جو تَثَنْ میں جمع ہیں

۵ بَلْ کا لام۔ اس کے سات حروف ہیں جو سَتَظُنُّ زَضَطَ میں جمع ہیں (۱) حرمیؒ، ابن ذکوانؒ، عاصمؒ اور یعقوبؒ اور امام خلفؒ کے لیے دونوں لاموں کے آٹھوں حرفوں سے پہلے اظہار (۲) کسائیؒ کے لیے سب میں ادغام (۳) مازنیؒ کے لیے صرف هَلْ تَرٰی (ملک) اور فَهَلْ تَرٰی (حاقہ) میں ادغام (۴) ہشامؒ کے لیے ضَن کے دو حرفوں سے پہلے اظہار اور هَلْ کے لام کا تث کے دو میں اور بَلْ کے لام کا تزسطظ کے پانچ حرفوں میں ادغام ہے۔ لیکن اَمْ هَلْ تَسْتَوِی (رعد) میں اظہار ہے ... (۵) حمزہؒ کے لیے هَلْ کے لام کا تث کے دو میں اور بَلْ کے لام کا تس کے دو میں صرف ادغام ہے۔ اور طآ میں حرز کی رو سے خلفؒ کے لیے اظہار اور خلادؒ کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ اور نشر کی رو سے دونوں راویوں کے لیے دونوں وجوہ ہیں اور یہی صحیح ہے۔ لیکن اظہار مشہور تر ہے۔

۶ جزم والی با (بْ) اس کے بعد فا ہو جیسے يَغْلِبْ فَسَوْفَ وغیرہ میں ہے اس میں (۱) مازنیؒ کسائیؒ کے لیے پانچوں جگہ ادغام (۲) خلادؒ کے لیے يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ (حجرات) میں اظہار و ادغام دونوں اور باقی چار میں صرف ادغام ہے۔ (۳) باقین کے لیے پانچوں جگہ اظہار ہے۔

(۲) میم ہو اور یہ دو موقعوں میں ہے (الف) ارْکَبْ مَّعَنَا (ہود) میں۔ (۱) حمزہ۔ عاصم اور خلادؒ۔ کسائیؒ کے لیے ادغام اور (۲) عمرؒ، خلفؒ اور امام خلفؒ کے لیے اظہار ہے۔

اور گو حرز میں قالونؒ، بزیؒ اور خلادؒ کے لیے دونوں وجوہ بتائی ہیں لیکن طریق کے موافق ہونے کے سبب وہی اولی ہے جو اوپر درج ہوا

(ب) يُعَذِّبْ مَنْ (البقرہ) میں (۱) ورشؒ، مکیؒ کے لیے اظہار (۲) قالونؒ، مازنیؒ، شفاؒ کے لیے ادغام ہے۔

رہے شامیؒ، عاصمؒ، ثوریؒ۔ سو یہ چاروں جزم کے بجائے رفع سے پڑھتے ہیں اس لیے ان کی قراءۃ میں یہ موقع ادغام صغیر کے باب ہی سے نہیں ہے۔

۷ ثاء ساکنہ (۱) أُورِثْتُمُوهَا میں (۱) مازنیؒ۔ ہشامؒ، اخوینؒ کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۲) لَبِثْتُ، لَبِثْتُمْ میں (۱) مازنیؒ۔ شامیؒ۔ رضیؒ۔ یزیدؒ کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۳) يَلْهَثْ ذٰلِكَ (اعراف) میں (۱) ورشؒ۔ مکیؒ۔ ہشامؒ یزیدؒ کے لیے صرف اظہار (۲) حمیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ کفیؒ کے لیے صرف ادغام (۳) قالونؒ کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔

ے مکیؒ کیلئے ادغام بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے ۱۲

۸ دال ساکنہ (۱) یُرِدْ ثَوَابَ آل عمران میں دونوں جگہ (۲) صٓ ذِکْرُ (مریم) میں (۱) مازنیؒ، شامیؒ۔ شفاؒ کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

۹ جزم والی ذال (۱) فَنَبَذْتُهَا میں (۱) مازنیؒ، شفاؒ کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۲) عُذْتُ میں دونوں جگہ (۱) مازنیؒ شفاؒ۔ یزیدؒ کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۳) اَخَذْتُ کے باب کے جملہ کلمات میں (۱) مکیؒ، حفصؒ، رویسؒ کے لیے اظہار (۲) باقین کے لیے ادغام ہے۔

۱۰ راء ساکنہ جس کے بعد لام ہو جیسے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ وغیرہ۔ اس میں (۱) حرمیؒ۔ کثرؒ۔ یعقوبؒ کے لیے صرف اظہار (۲) سوسیؒ کے لیے صرف ادغام (۳) دوریؒ کے لیے دونوں ہیں لیکن کبیر کے ادغام ہے۔ راء ساکنہ کالام میں صرف ادغام اور کبیر کے اظہار پر اس میں دونوں ہیں۔

۱۱ نون ساکنہ (۱) طٰسٓمٓ میں دونوں جگہ (۲) حمزہؒ اور یزیدؒ کے لیے اظہار ہے (اور یزیدؒ کے لیے اپنے قاعدے کے موافق .... تینوں حرفوں پر سکتہ بھی ہے)۔

(۲) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں (۲) ورشؒ، شامیؒ، شعبہؒ، رویؒ

ـــــــ

ہ اور یہی طریق کے موافق ہے ۱۲ منہ

یعقوبؒ کے لیے ادغام۔

(۳) نٓ وَالْقَلَمِ میں (۱) شامیؒ۔ شعبہؒ۔ دوریؒ، یعقوبؒ کے لیے صرف ادغام (۲) ورشؒ کے لیے اظہار و ادغام دونوں۔ (۳) باقین کے لیے صرف اظہار ہے۔

۱۲ یَفْعَلْ ذٰلِكَ میں چھٹوں جگہ صرف ابوالحارثؒ کے لیے ادغام ہے۔

۱۳ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ (سبا) میں صرف کسائیؒ کے لیے فا کا با میں ادغام ہے (نَخْسِف بِّهِمُ الْاَرْضَ)

۱۴ نون ساکن اور تنوین (۱) نون ساکن و تنوین کا واو یا میں صرف خلفؒ کے لیے ادغام بلا غنہ ہے اور باقی ساڑھے نو کے لیے ادغام باغنہ ہے۔ اور انہی میں امام خلفؒ بھی شامل ہیں۔

(۲) صرف ابوجعفرؒ کے لیے غین اور خا سے پہلے دونوں نونوں کا اخفا ہے (پس یہ سترہ حرفوں سے پہلے اخفا کرتے ہیں) لیکن تین کلموں میں نہیں کرتے (۱) اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا (نساء) (۲) وَالْمُنْخَنِقَةُ (مائدہ) (۳) فَسَيُنْغِضُوْنَ (اسراء) میں۔

فتح اور امالہ | اس عنوان کی گیارہ شاخیں ہیں۔

۱ شفاؒ اور کسائیؒ کے دوریؒ کے امالہ کا قاعدہ | (الف) ذیل کی گیارہ قسموں میں شفاؒ کے لیے امالہ ہے:-

۱؎ ان تمام آخری الفات میں جو یا سے بدلے ہوئے ہوں جیسے سَعٰی رَمٰی۔ فَسَوّٰىكَ وغیرہ۔ ان میں وقف و وصل دونوں حالتوں میں اور مُسَمًّى۔ الْاَقْصَا الَّذِیْ جیسے کلمات جن میں امالہ والے الف کے بعد سکون ہو اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہوگیا ہو ان میں صرف وقفاً۔ ۲؎ فا کی تینوں حرکتوں والے فُعْلٰی ہیں جیسے دَعْوٰیٰ سِیْمَا۔ الدُّنْیَا ۳؎ فا کے فتحہ اور ضمہ والے فَعَالٰی میں جیسے کُسَالٰی۔ نَصٰرٰی۔ ۴؎ ان کے علاوہ ان تمام الفات میں جو یا کی شکل میں لکھے ہوئے ہیں۔ جیسے یٰحَسْرَتٰی۔ اَنّٰی۔ ضُحٰی۔ مَتٰی۔ بَلٰی۔ تَزَكّٰی۔ یُدْعٰی۔ مُوْسٰی۔

تنبیہ۔ اس قسم میں سے عَلٰی۔ اِلٰی۔ لَدٰی۔ حَتّٰی۔ مَازَكٰی (اور) یہ پانچوں کلمات مستثنیٰ ہیں۔ پس ان میں عشرہ کے لیے فتح ہے۔

۵؎ اس رَاٰ کے دونوں حرفوں میں جس کے بعد حرکت والا حرف ہو اور یہ سولہ جگہ آیا ہے جیسے رَاٰکوکَبًا۔ رَاٰهُ۔ رَاٰكَ وغیرہ۔ ۶؎ الرِّبٰوا میں ہر جگہ حالین میں اور روم ۷؎ والے رِبًا میں صرف وقفاً ۸؎ كِلْتَا ۸؎ بَلْ رَّانَ ۹؎ وَنَا اسرار وفصلت میں۔

اور اس ۹؎ میں خلف اور رُوَیْس کے لیے نون وہمزہ دونوں میں اور خلاد کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ ہے۔ ۱۰؎ مقطعات میں سے

حٰمٓ طٰہٰ کے پانچوں حرفوں میں ہر جگہ۔ لیکن ان میں سے مریم کی ہا میں صرف کسائی کے لیے امالہ ہے ۱۱ واو والے وَاَحْیَا میں جو نجم میں ہے۔

(ب) ذیل کے پانچ کلمات میں دوری کے لیے امالہ ہے نہ کہ حمزہ کے لیے بھی (۱) الْاَبْرَارِ۔ لِلْاَبْرَارِ (۲) الْقَرَارِ۔ قَرَارٍ۔ (۳) مِنَ الْاَشْرَارِ (ص) (۴) التَّوْرٰىةِ (۵) اس رُءْیَا میں جس پر اَلْ ہو یعنی الرُّءْیَا۔ لِلرُّءْیَا۔

(ج) ذیل کے سترہ کلمات میں صرف کسائی کے لیے امالہ ہے نہ کہ حمزہ کے لیے بھی (۱) اَحْیَا کے وہ سب کلمات جو واو کے بعد ہوں جیسے فَاَحْیَا۔ وَمَنْ اَحْیَاھَا (اور وَنَحْیَا۔ یَحْیٰی۔ وَلَا یَحْیٰی میں حسب قاعدہ امالہ ہے) (۲) خَطَایَا میں ہر پانچ جگہ یا کے بعد والے الف میں۔ عام ہے کہ اس کے ساتھ کُمْ ہو یا ھُمْ ہو یا نَا ہو (۳) رُءْیَایَ (۴) مَرْضَاتِ اور مَرْضَاتِیْ (۵) تُقٰىةً (آل عمران) (۶) وَقَدْ هَدٰىنِ (انعام ع) (۷) وَمَنْ عَصَانِیْ (ابراہیم ع) (۸) اَنْسٰنِیْهُ (کہف ع) (۹) اٰتٰىنِیَ (مریم) اور اٰتٰىنِ اللّٰهُ (نمل) (رہا وَاٰتٰىنِیْ (ہود) سو اس میں تینوں کے لیے امالہ ہے) (۱۰) وَاَوْصٰنِیْ (مریم) (۱۱) مَحْیَاھُمْ (جاثیہ) (۱۲) دَحٰىهَا (نزعت) (۱۳) تَلٰىهَا (۱۴)

طٰحٰیھَا (۱۵) یٰیَحْیٰی (۱۶) ھَارٍ (توبہ) (۱۷) مریم کی ہا۔

(۵) ذیل کے انیس[19] کلمات اور قسموں میں صرف کسائی کے دوری کے لیے امالہ ہے نہ کہ قتی اور ابوالحارث کے لیے بھی۔

(۱) ھُدَایَ (دونوں جگہ[2]) (۲) مَثْوَایَ (۳) وَمَحْیَایَ۔ (۴) رُءْیَاکَ (یوسف ع) (۵) اٰذَانِھِمْ (۶) اٰذَانِنَا۔ (۷) طُغْیَانِھِمْ (۸) بَارِئِکُمْ (بقرہ) (۹) الْبَارِئُ (حشر) (۱۰) وَسَارِعُوْا (آل عمران ع) (۱۱) یُسَارِعُوْنَ (۱۲) نُسَارِعُ (مومنون) (۱۳) وَالْجَارِ (نساء) (۱۴) جَبَّارِیْنَ (۱۵) اٰنِیَۃٍ (۱۶) مَنْ اَنْصَارِیْ (۱۷) کَمِشْکٰوۃٍ (۱۸) الْکٰفِرِیْنَ اور کٰفِرِیْنَ ہر جگہ[93] (۱۹) وہ کلمات جن میں الف کے بعد لام کلمہ میں زیر والی را ہو جیسے وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ وغیرہ

(۵) ذیل کے پانچ[5] کلمات میں قتی کے لیے امالہ ہے نہ کہ کسائی کے لیے بھی (۱) تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں وصلاً را اور اس کے بعد والے الف کا (۲) تَرَا کے ان کلمات میں وصلاً صرف را کا جن کے بعد ساکن منفصل ہو اور وہ چھ[6] جگہ ہیں جیسے رَاَ الْقَمَرَ وغیرہ (۳) جَآءَ، جَآءَکُمْ، جَآءَتْ ہر جگہ[239] (۴) شَآءَ ہر جگہ[35] (۵) اٰنَا اٰتِیْکَ (نمل کے دونوں) موقعوں میں لیکن خلاد کے لیے اس (۵) میں فتح و امالہ دونوں ہیں۔

(و) ذیل کے آٹھ کلمات میں صرف حمزہ کے لیے امالہ ہے۔ (۱) زَادَ، زَادُوا وغیرہ ہر جگہ (۲) خَافَ، خَافُوا، خَافَتْ ہر جگہ جب کہ امر نہ ہو۔ اسی لیے وَیَخَافُونَ آلِ عمران (ع) میں امالہ نہیں ہے (۳) طَابَ (نساء ع) (۳) حَاقَ (۵) ضَاقَ، ضَاقَتْ (۶) زَاغَ، زَاغُوا میں نہ کہ زَاغَتِ میں بھی (۷) خَابَ (۸) ضِعَافًا۔

اور اس (۸) میں خلفؒ کے لیے صرف امالہ اور خلادؒ کے لیے دونوں ہیں۔ اور ترتیب اس طرح ہے کہ ضِعَافًا کے فتحہ کے ساتھ تو اٰتِیكَ میں فتح و امالہ دونوں ہیں اور ضِعَافًا کے امالہ کے ساتھ اٰتِیكَ میں صرف امالہ ہے (پس کسائیؒ اور امام خلفؒ کے لیے ان آٹھ کلمات میں صرف فتح ہے)

(ز) ان چھے کلمات میں حمزہ کے لیے تقلیل ہے:-

(۱) التَّوْرٰىةِ میں ہر جگہ (۲) الْبَوَارِ (ابراہیم ع) (۳) الْقَهَّارِ (ابراہیم ع و مومن ع) (۴) قَرَارٍ، الْقَرَارِ (مومن) (۵) بِهٰرِبِیْنَ ۔ الْاَبْرَارِ (۶) الْاَشْرَارِ (ص)

۲۔ ورشؒ کا قاعدہ

(الف) ان کے لیے سات قسموں میں صرف تقلیل ہے۔ (۱) ذوات الرّا، یعنی وہ کلمات جن میں یا سے بدلے ہوئے الف سے پہلے را ہو جیسے اَفْتَرٰی

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وغیرہ (۲) دس سورتوں (طٰہٰ، نجم، معارج، قیٰمہ، نٰزعٰت عبس، اعلیٰ، لیل، والضحیٰ، علق) کے وہ رؤس آیات (آیتوں کے آخری سرے) جن میں یا سے بدلے ہوئے اور یا کی شکل والے الف کے بعد ہا اور الف نہ ہو جیسے فَتَرْضٰی، تَسْعٰی* وغیرہ (۳) اس رَا کے دونوں حرف جس کے بعد حرکت والا حرف ہو جیسے رَاٰ کَوْکَبًا، رَاٰكَ، رَاٰهَا، رَاٰهُ (۴) النَّارِ، الْقَهَّارِ، بِقِنْطَارٍ، الْاَبْرَارِ جیسے وہ کلمات جن میں الف کے بعد لام کلمہ میں کسرہ[1] والی را ہو۔ پس اَنْصَارِیْ، فَلَا تُمَارِ، الْجَوَارِ اس سے نکل گئے۔ کیونکہ اوّل میں تو را کا کسرہ اصلی نہیں بلکہ یا کی مناسبت سے ہے اور باقی دو میں را عین کلمہ میں ہے۔ اس بنا پر ان میں ورش کے لیے صرف فتح ہے۔ اسی طرح وہ کلمات جن میں الف کے بعد والی را مشدد ہو جیسے مُضَآرٍّ، بِضَآرِّهِمْ وغیرہ ان میں بھی صرف فتح ہے۔ (۵) اَلْكٰفِرِیْنَ اور كٰفِرِیْنَ (۶) هَارٍ میں (۷) حروفِ مقطعات میں سے رَا اور مریم کی شروع کی ہا اور یا اور ساتوں حامیموں کی حا ۔ رہی طٰہٰ کی ہا سو اس میں امالہ محضہ ہے اور یٰسٓ کی یا میں حرز اور تیسیر کی رو سے صرف فتح ہے۔

* تسعیٰ میں وقفاً و وصلاً صرف فتح ہے۔

---

[1] اگر ادغام اور وقف کے سبب یہ کسرہ حذف ہو جائے تو پھر بھی اس الف میں امالہ اور تقلیل مشہور اور شائع ہیں ۱۲ منہ

(ب) ذیل کے پانچ کلمات اور قسموں میں ورشؒ کے لیے فتح و تقلیل دونوں ہیں۔ (۱) ذوات الرّا میں سے وَاَوْ اٰرٰیکَهُمْ (انفال ع۵)
(۲) وہ یائی کلمات جو دس سورتوں کے رؤس آیات نہ ہوں جیسے اٰتٰی فَتَلَقّٰی، لِتُجْزٰی (۳) نٰزعٰت و شمس کے وہ رؤسِ آیات جن کے آخر میں ہا اور الف ہو جیسے دَحٰـهَا، اَرْسٰهَا، تَلٰهَا (۴) وَالْجَارِ (نساء)
(۵) جَبَّارِیْنَ۔ نمبر ۵ میں فتح اولیٰ اور مقدم ہے۔

تنبیہ۔ ورشؒ کے لیے جس جگہ بھی امالہ ہے وہ تقلیل ہی کی شکل میں ہے لیکن طٰہٰ کی ہا میں امالہ محضہ ہے۔

۳۔ ابوعمرو البصریؒ کا قاعدہ

(الف) ابوعمروؒ ذیل کے کلمات میں امالہ محضہ کرتے ہیں:۔

(۱) ذوات الرّا (۲) رَاٰ اور رَاٰہُ وغیرہ کے ہمزہ اور اس کے بعد والے الف کا (۳) اسرا کا پہلا اَعْمٰی (۴) هَارٍ (۵) اَلْکٰفِرِیْنَ اور کٰفِرِیْنَ (۶) النَّارِ، بِقِنْطَارٍ، الْاَبْرَارِ جیسے تمام کلمات۔

تنبیہ:۔ مَنْ اَنْصَارِیْ، وَالْجَارِ، الْجَوَارِ، جَبَّارِیْنَ، اور مُضَآرٍّ، بِضَآرِّهِمْ، بِضَآرِّیْنَ اور فَلَا تُمَارِ میں فتح ہے۔

(ب) ذیل کی دو صورتوں میں پورے ابوعمروؒ کے لیے تقلیل ہے:۔
(۱) وہ کلمات جو طٰہٰ سے علق تک کی دس سورتوں اور والشمس کی

رؤس آیات میں ہیں اور ان میں رانہیں ہے۔ (۲) وہ کلمات جو فُعلیٰ کے وزن پر ہوں اور ان میں را نہ ہو۔

(ج) یٰوَیْلَتٰی، یٰحَسْرَتٰی، ءَاَنّٰی[۲۵] استفہامیہ ان تینوں میں صرف دوریؒ کے لیے تقلیل ہے اور یٰاَسَفٰی میں انہی کے لیے فتح اور تقلیل دونوں ہیں اور فتح مقدم ہے۔ سب سے سوسیؒ سوان کے لیے چاروں میں صرف فتح ہے۔

(د) سین کے زیر والے النّاسِ میں ہر جگہ صرف دوریؒ کے لیے امالہ مخصوص ہے۔

(ہ) نَرَی اللّٰہَ، الْقُرَی الَّتِیْ جیسے وہ کلمات[۳۰] جن میں ذوات الرا کے بعد ساکن منفصل ہے ان میں وصلاً سوسیؒ کے لیے امالہ و فتح دونوں ہیں۔ اور اس را کے بعد لفظ اللہ ہو تو اس میں امالہ کے ساتھ لام کی تغلیظ و ترقیق دونوں اور فتح کے ساتھ صرف تغلیظ ہے۔ پس تین وجوہ ہو گئیں۔

(و) یٰبُشْرٰی میں بروایت ابوعمروؒ کے لیے فتح، تقلیل اور امالہ تینوں ہیں اور ترتیب بھی یہی ہے۔

(ز) دوریؒ اور سوسیؒ کے لیے مقطعات میں سے را اور ہا میں امالہ اور حا میں تقلیل ہے۔ طا اور یا میں ہر جگہ فتح ہے۔

۴ قالونؒ کا قاعدہ ان کے لیے التَّوْرٰىةُ میں تقلیل و فتح دونوں اور ھَارٍ میں صرف امالہ ہے۔

۵ شامیؒ کا قاعدہ ان کے لیے مقطعات میں سے صرف رٰ میں سب جگہ اور مریمؑ کی یا میں امالہ ہے۔

۶ ہشامؒ کا قاعدہ ان کے لیے اِنٰىهُ (احزاب) اور وَمَشَارِبُ (یٰسٓ) اور اٰنِيَةٍ (غاشیہ) اور عٰبِدُوْنَ (دونوں) اور عَابِدٌ (کفرون) چھوں میں امالہ ہے۔

۷ ابن ذکوانؒ کا قاعدہ (الف) (۱) الْمِحْرَابِ زیر والے اور (۲) فَزَادَهُمُ (بقرہ) اور (۳) جَآءَ، جَآءُوْ، جَآءَتْ (۴) شَآءَ اور (۵) حامیموں کی حا اور (۶) اس رَاٰ کے دونوں حرف جس کے بعد اسم ظاہر ہو اور اس کا پہلا حرف متحرک ہو جیسے رَاٰ كَوْكَبًا، رَاٰ قَمِيْصَهٗ وغیرہ اور (۷) التَّوْرٰىةُ ان سات قسموں میں صرف امالہ ہے۔

(ب) (۱) الْمِحْرَابَ زبر والا (۳۱) بقرہ عٌ کے سوا باقی سب جگہ زَادَ، زَادُوْا، زَادَتْ اور (۳) عِمْرٰنَ (۴) اِكْرَاهِهِنَّ (۵) الْاِكْرَامِ (۶) الْحِمَارِ (جمعہ) (۷) حِمَارِكَ (بقرہ میں) اور (۸) رَاٰ کے دونوں

حرف جس کے بعد ضمیر ہو۔ ان آٹھ قسموں میں فتح و امالہ دونوں ہیں۔ اور امالہ مقدم ہے (۱) ھَارٍ (توبہ ع) اور (۲) اَدْرٰىكُمْ (یونس ع) اور (۳) اَدْرٰىكَ ہر جگہ۔ ان میں بھی فتح و امالہ دونوں ہیں۔ لیکن چونکہ امالہ اخفش سے ابن اخرمؒ کی روایت ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے۔

۸۔ شعبہؒ کا قاعدہ ان کے لیے ان تمام الفاظ میں امالہ محضہ ہے جو ذیل کے گیارہ نمبروں میں آرہے ہیں

(۱) متحرک سے پہلے رَا کے دونوں حرفوں کا ہر جگہ (۲) رَمٰى (انفال) (۳) اَدْرٰىكُمْ، اَدْرٰىكَ ہر جگہ (۴) اسراء کے دونوں اَعْمٰى (۵) ھَارٍ (توبہ) (۶) رَاَ الْقَمَرَ جیسی مثالوں میں صرف رَا کا (۷) وَنَا (صرف اسرا) میں صرف ہمزہ کا (۸) سُوًى (۹) سُدًى دونوں میں صرف وقفاً (۱۰) بَلْ رَانَ (تطفیف میں) (۱۱) مقطعات میں سے حٰمٓ طٰهٰرٰ کے پانچوں حرفوں میں ہر جگہ۔

۹۔ حفصؒ کا قاعدہ حفصؒ کے لیے صرف مَجْرٖىهَا میں امالہ محضہ ہے

۱۰۔ رویسؒ کا قاعدہ (۱) اسراء کا پہلا اَعْمٰى (۲) كٰفِرِيْنَ اور اَلْكٰفِرِيْنَ میں ہر جگہ۔

۱۱۔ روحؒ کا قاعدہ (۱) اسراء کا پہلا اَعْمٰى (۲) مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ (نمل) (۳) یٰسٓ کی شروع کی یا ان میں امالہ ہے

تنبیہ۔ جن الفات میں امالہ یا تقلیل ہوتی ہے اگر ان کے بعد کوئی ساکن آجائے تنوین ہو یا کوئی اور حرف اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہو جائے تو اس میں وصلاً امالہ اور تقلیل ناجائز ہے جیسے مُسَمًّی، الْاَقْصَا الَّذِیْ۔ البتہ سوسیؒ کے یہ الْقُرٰی الَّتِیْ جیسے کلمات میں بھی امالہ و فتح دونوں ہیں۔

(۱۱) تانیث کی تاجو

تانیث کی تا پر وقف کے بارے میں کسائیؒ کا مذہب

واحد کے صیغہ میں ہو عام ہے کہ اس کو سب واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہوں یا صرف کسائیؒ۔ اگر اس سے پہلے فَجَثْتُ زَیْنَبَ لِذَوْدٍ شَمْسٍ کے پندرہ۱۵ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو یا اَکْھَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو۔ عام ہے کہ وہ کسرہ اس سے متصل ہو یا کسی ساکن حرف کے فاصلے سے ہو یا اس سے پہلے یاء ساکنہ ہو تو کسائیؒ اس تا کو ہائے ساکنہ سے بدل کر صرف امالہ کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے حَبَّةٌ۔ خَاطِئَةٌ۔ کَهَیْئَةِ وغیرہ۔

(۲) اور اگر اس سے پہلے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَعٍ کے نو۹ حرفوں میں سے کوئی ہو عام ہے کہ اس سے پہلے کسرہ اور یاء ساکنہ ہو خواہ نہ ہو یا اَکْھَرُ کے چار۴ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ

اور یا ساکنہ نہ ہو تو تفافتح وامالہ دونوں وجوہ ہیں جیسے اِمْرَأَةٌ، اَلنَّشْأَةُ، اَلشَّوْكَةُ، اَلتَّهْلُكَةُ، سَفَاهَةٌ، عَمْرَةٌ وغیرہ۔

(۳) اگر اس تا سے پہلے الف ہو تو پھر بلا خلاف فتح ہے جیسے الزَّكٰوةُ، الْحَيٰوةُ وغیرہ۔

تنبیہ التَّوْرٰىةِ جیسے کلمات میں امالہ والوں کے لیے وقف و وصل دونوں حالتوں میں امالہ ہے کیونکہ ان میں بدلا ہوا الف پایا جا رہا ہے پس یہ امالہ تانیث کی ہا کا نہیں ہے تاکہ الف کی وجہ سے منع ہو یا کسائی کے ساتھ مخصوص ہو۔

ترقیق راآت جس را پر فتحہ یا ضمہ ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ میں کسرہ اصلیہ ہو، متصل ہو یا کسی ساکن حرف کے فاصلہ سے یا را سے پہلے اسی کلمہ میں یا ساکنہ ہو تو اس را کو ورشؒ ہر حالت میں باریک پڑھتے ہیں جیسے الْاٰخِرَةَ، الْمُعْصِرٰتِ، الذِّكْرٰى، ذُوْمِرَّةٍ، غَيْرُكُمْ، طَيْرًا وغیرہ۔

لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں کسرہ کے بعد ہوتے ہوئے بھی را کو پُر پڑھتے ہیں۔

۱۔ را کے بعد ضاد، طا اور قاف میں سے کوئی ہو جیسے اِعْرَاضًا، اِعْرَاضُهُمْ، صِرَاطًا، الْفِرَاقُ وغیرہ۔ اور وَالْاِشْرَاقِ میں دونوں

وجوہ ہیں اور دانی کی رائے پر پُر پڑھنا اولیٰ ہے اور یہی طریق کے موافق ہے۔

۲ کسرہ اور را کے درمیان دالا ساکن صاد، طا اور قاف میں سے کوئی ہو اور یہ ان پانچ کلمات مِصْرًا، مِصْرَ، قِطْرًا، وِقْرًا، اِصْرًا، اِصْرَهُمْ، فِطْرَتَ میں آئے ہیں۔

۳ را عجمی کلمات میں ہو جو کل چار ہیں (۱) اِبْرٰهِیْمُ (۲) اِسْرَآءِیْلَ (۳) عِمْرٰنَ (۴) اِرَمَ۔

۴ را کلمہ میں دوبارہ آرہی ہو جو ان پانچ کلمات میں ہے (۱) اَلْفِرَارُ (۲) فِرَارًا (۳) ضِرَارًا (۴) مِدْرَارًا (۵) اِسْرَارًا۔

۵ را فِعْلًا کے وزن میں ہو اور اس را پر تنوین ہو اور یہ صورت ان چھے کلمات میں ہے (۱) ذِكْرًا (۲) سِتْرًا (۳) وِزْرًا (۴) اِمْرًا۔ (۵) حِجْرًا (۶) صِهْرًا۔ پس ستراہیں حسب قاعدہ ترقیق ہی ہوگی۔

تنبیہ۔ اس باب کے ذِكْرًا جیسے چھے کلمات میں تفخیم و ترقیق دونوں ہیں اور اوّل اولیٰ ہے اور بدل کے توسط کے ساتھ صرف تفخیم ہے۔

تنبیہ۔ بِشَرَرٍ کی دونوں راؤں کو حالین میں باریک پڑھتے ہیں۔ اور اُولِی الضَّرَرِ میں باقیوں کی طرح پہلی را کو حالین میں پُر اور دوسری کو

وصلاً باریک اور وقفاً پُر پڑھتے ہیں) اور حَیْرَانَ کی رَا میں حالین میں دونوں وجوہ ہیں اور طریق کے موافق تفخیم ہے۔

تغلیظ و ترقیق لامات

(۱) اگر لَام کا فتحہ ہو اور اس سے پہلے صَاد، طَا اور ظَا میں سے کوئی حرف ہو عام ہے کہ وہ ساکن ہو یا اس پر فتحہ ہو تو ورشؒ اس لام کو پُر پڑھتے ہیں جیسے اَلصَّلٰوةُ فَیُصْلَبُ، اَلطَّلَاقُ، مَطْلَعِ، ظَلَمَ اور یُظْلَمُوْنَ وغیرہ (۲) مگر وَلَا صَلّٰی، فَصَلّٰی، اِذَا صَلّٰی میں تقلیل کی وجہ سے لام کو باریک پڑھنا ضروری ہے (۳) اگر صَاد، طَا، ظَا کے بعد لَام کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے یا ان حرفوں اور لَام کے درمیان الف فاصل آرہا ہو تو تغلیظ و ترقیق دونوں جائز ہیں جیسے فَصَلَ، بَطَلَ، ظَلَّ وغیرہ۔ اور یَصّٰلٰحَا، فِصَالًا اور طَالَ اور تغلیظ اولیٰ ہے۔

(۴) اسی طرح اگر یہ لَام ان یائی کلمات میں ہو جو رؤس آیات میں نہیں ہیں جیسے مُصَلًّی، لَا یَصْلٰھَا تو اس لَام میں بھی دونوں وجوہ ہیں۔ اور تغلیظ اولیٰ ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ تغلیظ کے ساتھ تو الف میں فتح پڑھیں، اور ترقیق کے ساتھ تقلیل کریں۔

مرسوم پر وقف کرنے کا بیان

ہمارے شیوخ کے ہاں تمام قراء کی قراءۃ میں رسم کے موافق وقف کرنا مختار رہے۔ اور چند مواقع میں ان سے مرسوم کے خلاف وقف کرنا بھی منقول ہے۔ اس لیے ان کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) تانیث کی تا جو واحد کے صیغہ میں ہو اور دراز تا کی شکل میں لکھی ہوئی ہو جیسے رَحْمَتَ (بقرہ ع) وغیرہ۔ اس کو حقؒ، کسائیؒ اصل کے موافق وقفاً ہا سے بدلتے ہیں اور یہی قریش کا لغت ہے جو فصیح تر ہے۔

فائدہ - اسی دراز تا والے کلماتؐ جن کو بعض واحد کے اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں ان کا قاعدہ یہ ہے کہ جمع سے پڑھنے والے تو سب کے سب تا ہی سے وقف کرتے ہیں۔ رہے واحد سے پڑھنے والے سو یہ اگر حقؒ، کسائیؒ میں سے ہوں تو ہا سے اور باقین میں سے ہوں تو تا سے وقف کرتے ہیں اور اسی میں رسم کی موافقت ہے۔

(۲) مَرْضَاتِ میں ہر جگہ اور حَدَآئِقَ ذَاتَ (نمل ع) اور

لہ ایسے کلمات سات ہیں جو بارہ جگہ آئے ہیں (۱) کَلِمَتُ چار جگہ انعام ع و یونس ع و غ و مومن ع (۲) اٰیٰتٌ دو جگہ یوسف ع و عنکبوت ع (۳) غَیٰبَتِ دو جگہ یوسف (۴) الْغُرُفٰتِ سبا میں (۵) بَیِّنٰتٍ فاطر میں (۶) ثَمَرٰتٍ فصلت میں (۷) جِمٰلَتٌ مرسلٰت میں ۱۲

لہ حَدَآئِقَ کو ساتھ لگانے سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذَاتِ قَرَارٍ اور ذَاتَ لَهَبٍ وغیرہ میں تا ہی سے وقف کرتے ہیں ۱۲ منہ

اللّٰتَ (نجم ع) اور لَاتَ (صٓ ع) ان چاروں میں صرف کسائیؒ اور
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ میں بزیؒ اور کسائیؒ ہا سے وقف کرتے ہیں۔
(۳) يَاَبَتِ میں ہر جگہ ابن عامرؒ اور ثوریؒ ہا سے وقف کرتے ہیں۔
(۴) كَاَيِّنْ میں ساتوں جگہ بصریانؒ یا پر (كَاَيْ) اور باقی حضرات
نون پر وقف کرتے ہیں۔
(۵) وَيْكَاَنَّ اور وَيْكَاَنَّهٗ میں کسائیؒ یا پر اور ابوعمروؒ کاف پر
اور باقی حضرات پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں۔ اور نشر کی رو سے ابوعمروؒ
اور کسائیؒ کے لیے بھی یہی اولیٰ ہے۔
(۶) فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ اور مَالِ هٰذَا میں دونوں جگہ اور فَمَالِ
الَّذِيْنَ ان چاروں میں ابوعمروؒ مَا پر اور کسائیؒ مَا اور لام دونوں پر
اور باقی سب حضرات لام پر وقف کرتے ہیں۔ اور نشر کی رو سے
مَا پر تو سب کے لیے درست ہے اور لام پر دونوں احتمال ہیں۔
(۷) اَيُّهَ میں تینوں جگہ (نور ع و زخرف ع و رحمٰن ع میں) بصریانؒ
اور کسائیؒ الف پر وقف کرتے ہیں یعنی اَيُّهَا اور باقی الف کے بغیر وقف
کرتے ہیں یعنی اَيُّهْ۔
(۸) وَادِ النَّمْلِ (نمل ع) اور بِهٰدِ الْعُمْيِ (روم ع) میں کسائیؒ
(اور یعقوبؒ) یا پر وقف کرتے ہیں۔ یعنی وَادِیْ اور بِهٰدِیْ۔ اور حمزہؒ کیلئے
بِهٰدِی الْعُمْیِ تُنْ بجائے بِهٰدِ الْعُمْیِ ہے اور وقفاً ان کیلئے بھی ی کا اثبات
ہے یعنی تَهْدِیْ۔

(۹) آیَاَمَّا میں اخوینؒ اور رُوَیسؒ آیَا پر اور باقی حضرات مَا پر وقف کرتے ہیں۔

(۱۰) جس کلمہ میں سے یا تنوین کے سوا کسی اور ساکن کے سبب حذف ہو جائے اس پر صرف یعقوبؒ یَا کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے گیارہ کلمات ہیں جو سترہ جگہ آئے ہیں (۱) یُؤْتِ دو جگہ وَمَنْ یُّؤْتِ الْحِکْمَةَ (بقرہ ع۳۷ میں) اور ان کی قراءة میں اس کی تا کا دونوں حالتوں میں کسرہ ہے۔ اور وقفاً تا کے بعد یا بھی پڑھتے ہیں۔ یعنی وَمَنْ یُّؤْتِی ۔ اور وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ (نسا ع۲۱) (۲) وَاخْشَوْنِ الْیَوْمَ (مائدہ ع۱) (۳) یَقْضِ الْحَقَّ (انعام ع۷) (۴) نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ (یونس ع۱۰) (۵) وَادِ چار جگہ... بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طٰہٰ و نٰزعٰت (ع۱) وَادِ النَّمْلِ نمل (ع۲)... الْوَادِ الْاَیْمَنِ قصص (ع۴) (۶) هَادِ دو جگہ لَهَادِ الَّذِیْنَ حج (ع۷) بِهٰدِ الْعُمْیِ روم (ع۵)

(اور بِهٰدِی الْعُمْیِ نمل (ع۶) میں سب کے لیے یا کے ساتھ وقف ہے کیونکہ اس میں یا لکھی ہوئی ہے پس یہ اس قاعدہ میں داخل نہیں)

(۷) یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ یٰسٓ (ع۲) میں (۸) صَالِ الْجَحِیْمِ صٰفٰت (ع۵) (۹) یُنَادِ قٓ کے آخر میں (۱۰) تُغْنِ النُّذُرُ قمر (ع۱) (۱۱)

اَلْجَوَارِ دو جگہ اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ رحمٰن (ع) اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ،
تکویر میں) پس ان سب میں وقفاً یا پڑھتے ہیں یعنی یُؤْتِ سے،
وَاخْشَوْنِ سے، يَقْضِ سے وغیرہ اور باقی کو بھی اسی طرح سمجھ لو)*
اور تنوین کے سوا کہنے سے بَاغٍ، عَادٍ جیسے کلمات نکل گئے کیونکہ
ان میں اوروں کی طرح یعقوبؒ کے لیے بھی یا کے بغیر وقف ہے۔
(۱۱) ان تین قسموں میں یعقوبؒ سکتہ کی ہا زیادہ کر کے وقف
کرتے ہیں (۱) لِمَهْ۔ فِيمَهْ۔ مِمَّهْ۔ عَمَّهْ۔ بِمَهْ (جو اصل میں لِمَ
فِيمَ، مِمَّ، عَمَّ، بِمَ تھے)
اور گو ایک وجہ کی رو سے بزیؒ بھی اس قسم میں ان کے ساتھ
شریک ہیں لیکن یہ (ہا کا زیادہ کرنا) ان (بزیؒ) کے لیے طریق کے خلاف
ہے (۲) هُوَهْ اور هِيَهْ جس طرح بھی آئیں (یعنی واو، فا، لام کے
بعد ہوں یا کسی اور حرف کے بعد) (۳) ہر تشدید والی یا متکلم جس پر
فتحہ ہو (پس يُبْنَيَّ کی یا نکل گئی) اور جمع مؤنث غائب کا نون جو آخر
میں ہو (پس يُؤْمِنَّ، دَاوُدَ تُنَّ وغیرہ نکل گئے) جیسے عَلَيَّهْ، إِلَيَّهْ،
لَدَيَّهْ، عَلَيْهِنَّهْ، إِلَيْهِنَّهْ وغیرہ۔

---

* واضح ہو کہ ان تنوین والے کلمات میں سے وَالٍ، وَاقٍ، بَاقٍ، هَادٍ چاروں کلمات میں
صرف مکیؒ کے لیے یا سے وقف ہے۔ یعنی وَالِي وغیرہ ۱۲ منہ * اور ان میں سے يُنَادِ
(ق) میں قنبلؒ کیلئے بھی صرف اثبات ہے اور بزیؒ کیلئے حذف و اثبات دونوں ہیں۔ اور
حرز کی رو سے قنبلؒ کیلئے بھی دونوں وجوہ ہیں لیکن حذف غریب ہے۔

اور گو تجبیر کی رو سے عام اہلِ ادا کے قول پر مِنۡ کَیۡدِ کُنَّہٗ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے جو ابھی اوپر درج ہوا۔ کیونکہ نشر میں ہے کہ معتبر لوگوں نے جمع مؤنث کے نون کی وہی مثالیں دی ہیں جن میں نون ہا کے بعد ہے جیسے عَلَيۡهِنَّ، اِلَيۡهِنَّ اس سے معلوم ہو گیا کہ مِنۡ كَيۡدِكُنَّ جیسی مثالوں میں ہا کی زیادتی نہیں ہے اور عمل بھی اسی پر ہے۔

(۱۲) اسی طرح صرف رویس یُوَیۡلَتَہٗ، یٰحَسۡرَتَہٗ، یَآسَفَہٗ اور ثَمَّ کے فتحہ والے ثَمَّہٗ ظرفیہ ان چاروں میں سکتہ کی ہا زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں۔

(۱۳) یعقوبؒ ان سات کلمات میں نو جگہ صلاً ہائے سکتہ کو حذف کرتے ہیں ۱۔ کِتَٰبِيَ دونوں جگہ ۲۔ مَالِيَ ۳۔ سُلۡطَٰنِيَ ۴۔ حِسَابِيَ دو جگہ (چاروں حاقہ میں) ۵۔ لَمۡ يَتَسَنَّ (بقرہ ع ۳۵) ۶۔ اقۡتَدِ (انعام ع) ۷۔ مَاهِيَ (قارعہ) جو حذف سے پہلے سُلۡطَٰنِيَهۡ۔ مَالِيَهۡ وغیرہ تھے۔ اور وقفاً ان سب میں ہا کو ثابت رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے مَالِيَ، سُلۡطَٰنِيَ، مَاهِيَ کی ہا کے حذف میں حمزہؒ اور لَمۡ يَتَسَنَّ، اقۡتَدِ میں شفاؒ بھی ان کے ساتھ شریک

ہیں

ہمزہ سے پہلے ساکن پر سکتہ کرنے کے بارے میں حمزہ کا قاعدہ

مَنْ اٰمَنَ، قَدْ اَفْلَحَ، خَلَوْا اِلٰی، عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ جیسے ساکن منفصل میں خلفؒ کے لیے سکتہ اور عدم سکتہ اور خلادؒ کے لیے صرف عدم سکتہ ہے۔ اور اَلْ اور شَیْءٍ میں خلفؒ راوی کے لیے صرف سکتہ اور خلادؒ کے لیے دونوں وجوہ ہیں۔

فائدہ۔ ساکن منفصل میں خلفؒ کے لیے اور اَلْ اور شَیْءٍ میں خلادؒ کے لیے عدم سکتہ طریق کے موافق ہے۔

یاآتِ اضافت

یائے اضافت کی جو یاآت فتحہ والے قطعی ہمزہ سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ (اعراف ع) (۲) وَلَا تَفْتِنِّیْ اَلَا (توبہ ع) (۳) وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ (ہود ع) (۴) فَاتَّبِعْنِیْٓ اَھْدِکَ (مریم ع) ان چاروں میں دسوں کے لیے سکون ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی ۹۹ میں فتحہ وسکون کا اختلاف ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے (۱) فَاذْکُرُوْنِیْٓ (بقرہ) (۲) ذَرُوْنِیْٓ (۳) اُدْعُوْنِیْٓ (مومن) میں صرف مکیؒ کے لیے فتحہ ہے (۴ و ۵) اجْعَلْ لِّیْٓ (عمران ومریم) (۶) ضَیْفِیْٓ (ہود) (۷ و ۸) اِنِّیْٓ اَرٰنِیْٓ دونوں میں اِنِّیْ کی یا (۹) یَاْذَنَ لِیْٓ (یوسف) (۱۰)

مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ (کہف) (۱۱) وَیَسِّرْلِیْ (طٰہٰ) ان آٹھ میں مدنیؒ و ابوعمروؒ ۱۲ مَعِیَ اَبَدًا (توبہ) (۱۳) مَعِیَ اَوْ (ملک) میں عمؒ، حبرؒ اور حفصؒ ۱۴ و ۱۵ وَلٰکِنِّیْ اَرٰیکُمْ (ہود واحقاف) (۱۶) اِنِّیْ اَرٰیکُمْ (ہود) (۱۷) مِنْ تَحْتِیْ (زخرف) ان چار میں مدنیؒ، بزیؒ وابوعمروؒ ۱۸ فَطَرَنِیْ (ہود) میں مدنیؒ و بزیؒ ۱۹ اَرَھْطِیْ (ہود) (۲۰ تا ۲۵) لَعَلِّیْ ہر جگہ ان ساتؒ میں عمؒ، حبرؒ ۲۶ لَیَحْزُنُنِیْ (یوسف) (۲۷) حَشَرْتَنِیْ (طٰہٰ) — (۲۸) تَاْمُرُوْنِّیْ (زمر) (۲۹) اَتَعِدَانِنِیْ (احقاف) ان چار میں صرف حرمیؒ ۳۰ سَبِیْلِیْ (یوسف) (۳۱) لِیَبْلُوَنِیْ (نمل) میں صرف مدنیؒ ۳۲ و ۳۳ اَوْزِعْنِیْ اَنْ (نمل واحقاف) میں ورشؒ و بزیؒ ۳۴ مَالِیْ اَدْعُوْکُمْ (مومن) میں صرف حرمیؒ، ابوعمروؒ، ہشامؒ کے لیے فتحہ ہے۔

اور ۳۵ عِنْدِیْ اَوَلَمْ (قصص) میں مدنیؒ وابوعمروؒ کے لیے صرف فتحہ اور مکیؒ کے لیے فتحہ و سکون دونوں ہیں لیکن بزیؒ کے لیے سکون اور قنبلؒ کے لیے فتحہ طرق کے موافق ہے۔

اور ان کے علاوہ باقی ۶۴ یاآت میں صرف حرمیؒ وابوعمروؒ کے لیے فتحہ

---

۵۷ گو حرز و تیسیر میں اَرَھْطِیْ میں ہشامؒ کے لیے صرف سکون بیان کیا گیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشامؒ کے لیے فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور دونوں صحیح ہیں اور فتحہ مشہور تر اور طرق کے موافق ہے ۱۲ (عنایات)

اور یائین کے لیے سکون ہے اور وہ یہ ہیں:-

(۱ تا ۳) اِنِّیٓ اَشْکُرُ (بقرہ و یوسفؑ) (۴) اَنِّیٓ اَخْلُقُ (عمران) (۵ تا ۲۲) اِنِّیٓ اَخَافُ (مائدہ و انعام و اعراف و انفال و یونس و ہود و مریم و شعراء و قصص و زمر و مؤمن و احقاف و حشر) (۲۳ و ۲۴) لِیٓ اَنْ (مائدہ و یونس) (۲۵) اِنِّیٓ اَرٰىكَ (انعام) (۲۶) یَعْدِیَ (اعراف) (۲۷ تا ۲۹) اِنِّیٓ اَرٰی (انفال و یوسف و صٰفّٰت) (۳۰) اِنِّیٓ اَعِظُكَ (ہود) (۳۱ و ۳۲) اِنِّیٓ اَعُوْذُ (ہ ومریم) (۳۳) شِقَاقِیٓ (ہود) (۳۴) رَبِّیٓ اَحْسَنَ (۳۵ و ۳۶) اَرٰىنِیٓ (یوسف) (۳۷ تا ۳۹) اِنِّیٓ اَنَا (یوسف و حجر و قصص) (۴۰) اَبِیٓ اَوْ (یوسف) (۴۱) اِنِّیٓ اَسْكَنْتُ (ابراہیم) (۴۲ و ۴۳) عِبَادِیٓ اَنِّیٓ اَنَا (حجر) (۴۴ تا ۴۷) رَبِّیٓ اَعْلَمُ (کہف و شعراء و قصص) (۴۸ و ۴۹) بِرَبِّیٓ اَحَدًا (کہف) (۵۰) رَبِّیٓ اَنْ (یہ) (۵۱ تا ۵۳) اِنِّیٓ اٰنَسْتُ (طٰہٰ و نمل و قصص) (۵۴) اِنِّیٓ اَنَا (۵۵) اِنَّنِیٓ اَنَا (طٰہٰ) (۵۶) رَبِّیٓ اَنْ (قصص) (۵۷) اِنِّیٓ اٰمَنْتُ (یٰس) (۵۸) اَنِّیٓ اَذْبَحُكَ (صٰفّٰت) (۵۹) اِنِّیٓ اَحْبَبْتُ (صٓ) (۶۰) اِنِّیٓ اٰتِیْكُمْ (دخان) (۶۱) اِنِّیٓ اَعْلَنْتُ (نوحؑ) (۶۲) رَبِّیٓ اَمَدًا (جن) (۶۳) رَبِّیٓ اَكْرَمَنِ (۶۴) رَبِّیٓ اَهَانَنِ (فجر)

۲ اور جو یائیں کسرہ والے ہمزہ قطعی سے پہلے ہیں ان میں سے

(۱) اَنْظِرْنِیْ (اعراف) (۲) یٰبَنِیْ عُوْنِیْ (یوسف) (۳ و ۴) فَاَنْظِرْنِیْ (حجر و ص) (۵) یُصَدِّقُنِیْ (قصص) (۶ و ۷) تَدْعُوْنَنِیْ دونوں مومن میں (۸) فِیْ ذُرِّیَّتِیْ (احقاف) (۹) اَخَّرْتَنِیْ (منفقون) ان نو میں سب کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی ۵۲ میں فتحہ و سکون کا اختلاف ہے اور تفصیل یہ ہے:-

(۱ و ۲) اَنْصَارِیْ (عمران و صف) (۳) بَنَاتِیْ (حجر) (۴ تا ۶) سَتَجِدُنِیْ (کہف و قصص و صٰفّٰت) (۷) بِعِبَادِیْ (شعراء) (۸) لَعْنَتِیْ اِلٰی (ص) ان آٹھ میں صرف مدنی کے ۹ یَدِیْ (مائدہ) میں مدنی ابو عمرو اور حفص ۱۰ وَاُمِّیَ (مائدہ) اور (۱۱ تا ۱۹) اَجْرِیَ اِلَّا ہر جگہ ان دس میں عم ابو عمرو اور حفص ۲۰ تَوْفِیْقِیْ (ہود) (۲۱) وَحُزْنِیْ (یوسف) میں عم وابو عمرو ۲۲ اٰبَآءِیْ (یوسف) اور (۲۳) دُعَآءِیْ (نوح) میں عم، جبر ۲۴ اِخْوَتِیْ (یوسف) میں صرف ورش و یزید اور ۲۵ وَرُسُلِیْ (مجادلہ) میں عم کے لیے فتحہ ہے۔ اور ۲۶ مَالِیَ اِنَّ (صٰفّٰت) میں ورش، ابو عمرو اور یزید کے لیے صرف فتحہ اور قالون کے لیے فتحہ و سکون دونوں اور باقین کے لیے صرف سکون ہے۔

ان کے علاوہ باقی ۲۶ یا آت میں مدنی و ابو عمرو کے لیے فتحہ اور باقی کے لیے سکون ہے اور وہ یہ ہیں:-

(۱) مِنِّيَ إِلَّا (بقرہ) (۲) مِنِّيَ إِنَّكَ (عمران) (۳) رَبِّيَ إِلَى (انعام) (۴ و ۵) نَفْسِيَ إِنَّ (یونس و یوسف) (۶ تا ۱۰) رَبِّيَ إِنَّهُ (یونس یوسف ومریم وعنکبوت وسبا) (۱۱) عَنِّيَ إِنَّهُ (ہود) (۱۲) نُصْحِيَ إِنْ (۰) (۱۳ و ۱۴) إِنِّيَ إِذًا (۰ ویس) (۱۵ تا ۱۷) رَبِّيَ إِنِّي، رَبِّيَ إِنَّ، بِيَ إِذْ (یوسف) (۱۸) رَبِّيَ إِذًا (اسراء) (۱۹ تا ۲۱) لِذِكْرِيَ إِنَّ، عَيْنِيَ إِذْ، بِرَأْسِيَ إِنِّي (طٰہٰ) (۲۲) إِنِّيَ إِلَٰهٌ (انبیاء) (۲۳ و ۲۴) لِيَ إِلَّا، لِأَبِيَ إِنَّهُ (شعراء) (۲۵) بَعْدِيَ إِنَّكَ (صٓ) (۲۶) — أَمْرِيَ إِلَى (مومن)

۳ جو یاآت ضمہ والے قطعی ہمزہ سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) بِعَهْدِيَ أُوفِ (بقرہ) (۲) آتُونِيَ أُفْرِغْ (کہف) میں سب کے لیے سکون ہے۔ ان کے علاوہ باقی دس میں صرف مدنی کے لیے فتحہ ہے اور وہ یہ ہیں:-

(۱) إِنِّيَ أُعِيذُهَا (عمران) (۲ و ۳) إِنِّيَ أُرِيدُ (مائدہ و قصص) (۴) فَإِنِّيَ أُعَذِّبُهُ (مائدہ) (۵ و ۶) إِنِّيَ أُمِرْتُ (انعام وزمر) (۷) عَذَابِيَ أُصِيبُ (اعراف) (۸) إِنِّيَ أُشْهِدُ (ہود) (۹) أَنِّيَ أُوفِي (یوسف) (۱۰) إِنِّيَ أُلْقِيَ (نمل)

۴ جو یاآت الف لام سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) نِعْمَتِيَ

الّتِیْ (۲) حَسْبِیَ اللّٰہُ (۳) شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ تینوں میں ہر جگہ (۴)
وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ (عمران) (۵) لِیَ الْاَعْدَآءَ (اعراف) (۶) مَسَّنِیَ
السُّوْٓءُ (ر) (۷) وَلِیِّیَ اللّٰہُ (ر) (۸) مَسَّنِیَ الْکِبَرُ (حجر) (۹)
اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ (سبا) (۱۰) رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ (۱۱) جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ
(مؤمن) (۱۲) نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ (تحریم) ان بارہ[۱۲] میں سب کے لیے فتحہ ہے۔

اور ان کے علاوہ باقی ۱۶ میں اختلاف ہے اور تفصیل یہ کہ:-

۱ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ (بقرہ) میں حفصؒ وحمزہؒ ۲ تا ۱۰ رَبِّیَ
الَّذِیْ (بقرہ) رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ (اعراف) اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ (مریم)
مَسَّنِیَ الضُّرُّ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (انبیاء) عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ
(سبا) مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ (ص) اَرَادَنِیَ اللّٰہُ (زمر) اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ
(ملک) ان نو میں صرف حمزہؒ اور ۱۱ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ (اعراف) میں شامیؒ
وحمزہؒ۔ اور ۱۲ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ابراہیم) میں شامیؒ، اخوینؒ اور
روحؒ ۱۳ و ۱۴ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ (عنکبوت وزمر) میں بصریؒ اور
شفاؒ کے لیے سکون ہے ۱۵ اٰتٰنِیَ اللّٰہُ (نمل میں) (۱) قالونؒ
ابوعمروؒ، حفصؒ کے لیے وصلاً فتحہ اور وقفاً حذفؒ اثباتؒ دونوں۔

---

۱ اور تحقیق یہ ہے کہ قالونؒ اور ابوعمروؒ کے لیے وقفاً بھی اثبات ہی ماخوذ و پسندیدہ اور حفصؒ کے
لیے دونوں وجوہ صحیح ہیں لیکن اثبات طریق کے خلاف ہے ۱۲ (المفردات للدانیؒ)
مرزاق

(۲) رویس کے لیے وصلاً فتحہ اور وقفاً صرف سکون واثبات۔ (۳) ورش ویزید کے لیے وصلاً فتحہ اور وقفاً حذف۔ (۴) روح کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً سکون واثبات۔ (۵) باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔ ۱۶/ فبشر عباد الذین (زمر) میں (۱) سوسی کے لیے وصلاً فتحہ اور وقفاً حذف واثبات دونوں۔ (۲) یعقوب کے لیے وصلاً حذف اور وقفاً صرف سکون واثبات۔ (۳) باقین کے لیے حالین میں حذف ہے۔

۱۴/ جو یاآت لام کے بغیر ہمزہ وصلی سے پہلے ہیں ان میں کل سات ہیں۔ ۱/ انی اصطفیتک (اعراف) ۲/ اخی اشدد (طٰہٰ) میں حمزہ۔ ۳/ لنفسی اذھب ۴/ ذکری اذھبا (طٰہٰ) میں حرمی، ابوعمرو ۵/ یلیتنی اتخذت (فرقان) میں صرف ابوعمرو ۶/ قومی اتخذوا (فرقان) میں حرمی، روح ابوعمرو اور روح ۷/ بعدی اسمه (صف) میں سما شعبہ کے لیے فتحہ اور باقین کے لیے سکون ہے۔

۱۵/ جو یاآت ہمزہ کے علاوہ کسی اور حرف سے پہلے ہیں وہ کل پانچسو ہیں۔ ان میں سے چار سو ستر میں سب کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی تیس کا حکم یہ ہے ۱/ بیتی للطائفین میں مدنی، ہشام اور حفص ۲/ وجہی للہ (آل عمران) ۳/ تومنوا لی (دخان) میں صرف ورش ۴/ ومحیای میں عم و حفص ۵/ صراطی (انعام) ۶/ ارضی

(عنکبوت) میں صرف شامی ۱۹ وَمَمَاتِیَ (انعام) میں مدنی ۱۰ تا ۱۷ مَعِیَ ص میں ہر جگہ ۱۸ وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ (ابراہیم) ۱۹ وَلِیَ نَعْجَةٌ (ص) ۲۰ مَا کَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ (ص) میں صرف حفص ۲۱ مِنْ وَّرَآءِیَ (مریم) ۲۲ شُرَکَآءِیَ (فصلت) میں صرف مکی ۲۳ وَلِیَ فِیْهَا (طٰہٰ) اور ۲۴ وَمَنْ مَّعِیَ (شعراء) میں ورش و حفص ۲۵ مَالِیَ لَآ اَرَی (نمل) میں مکی، ہشام، عاصم اور کسائی ۲۶ لِیَ (یٰسٓ) میں غیر حمزہ اور یعقوب کے لیے ۲۷ بَیْتِیَ (نوح) میں ہشام اور حفص کے لیے فتحہ ہے ۲۸ وَمَحْیَایَ میں قالون و یزید کے لیے صرف سکون اور ورش کے لیے فتحہ و سکون دونوں ہیں ۲۹ یٰعِبَادِ (زخرف) میں (۱) شعبہ کے لیے وصلاً فتحہ اور وقفاً سکون (۲) عَمّ، ابوعمرو و رویس کے لیے حالین میں سکون (۳) باقین کے لیے حالین میں حذف ہے ۳۰ وَلِیَ دِیْنِ میں نافع، ہشام و حفص کے لیے بلا اختلاف اور بزی کے لیے بخلاف فتحہ ہے لیکن سکون طریق کے موافق ہے۔

یاآتِ زوائد

(۱) یہ کل ایک سو تئیس ۱۲۳ ہیں (۲) ان میں حذف و اثبات کا اختلاف ہے (۳) مکی اور یعقوب کے لیے تو اپنی اپنی سب یاآت میں اور ہشام کے لیے ثُمَّ کِیْدُوْنِ (اعراف) میں اور حمزہ کے لیے اَتُمِدُّوْنَنِ (نمل) میں حالین میں اثبات و سکون ہے اور یزید کے لیے اَلَّا تَتَّبِعَنِ (طٰہٰ) اور یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ (یٰسٓ) میں

ص یہ (مَعِیَ اَبَدًا - مَعِیَ اَوْ اور) مَعِیَ رِدْءًا کے علاوہ ہیں۔ ۱۲ منہ

وصلاً اثبات و فتحہ اور وقفاً اثبات و سکون ہے۔ اور نافعؒ۔ ابو عمروؒ اور کسائیؒ کے لیے اپنی اپنی تمام .... اور ابو جعفرؒ کے لیے مذکورہ دو[2] یا آت کے علاوہ باقی اپنی سب یا آت میں وصلاً اثبات و سکون اور وقفاً حذف ہے۔ اور تفصیل یہ ہے:-

کلمہ ۱ و ۲ الدَّاعِ[1] ے اِذَا دَعَانِ ے (بقرہ) کلمہ ۳ تَسْـَٔلْنِ ے (ہود) کو ورشؒ، بصریؒ اور یزیدؒ کلمہ ۴ وَاتَّقُوْنِ ے (بقرہ) کلمہ ۵ وَخَافُوْنِ ے (عمران) کلمہ ۶ وَاخْشَوْنِ ے وَلَا (مائدہ) کلمہ ۷ وَقَدْ هَدٰىنِ ے (انعام) کلمہ ۸ وَلَا تُخْزُوْنِ ے (ہود) کلمہ ۹ اَشْرَكْتُمُوْنِ ے (ابراہیمؑ) کلمہ ۱۰ وَاتَّبِعُوْنِ ے (زخرف) کو بصریؒ و یزیدؒ کلمہ ۱۱ اتَّبَعَنِ ے (عمران) کلمہ ۱۲ و کلمہ ۱۳ الْمُهْتَدِ ے (اسراء و کہف) کو مدنیؒ و بصریؒ کلمہ ۱۴ ثُمَّ كِيْدُوْنِ ے کو بصریؒ، ہشامؒ[2] اور یزیدؒ کلمہ ۱۵ يَاْتِ ے (ہود) کلمہ ۱۶ نَبْغِ ے (کہف) ان دو کو سماؒ اور کسائیؒ کلمہ ۱۷ تُؤْتُوْنِ ے (یوسفؑ) کو حقؒ و یزیدؒ کلمہ ۱۸ اٰتٰىنِ ے (نمل) کو صرف قنبلؒ کلمہ ۱۹ الْمُتَعَالِ ے (رعد) کو مکیؒ اور یعقوبؒ کلمہ ۲۰ تا کلمہ ۲۲ وَعِيْدِ ے

---

[1] الدَّاعِ ے اِذَا دَعَانِ ے اور التَّلَاقِ ے، التَّنَادِ ے چاروں میں قالونؒ کے لیے حذف و اثبات دونوں ہیں لیکن حذف مشہور تر ہے ۱۲ منہ

[2] گو حرز میں ہشامؒ کے لیے كِيْدُوْنِ ے (اعراف) میں ماليين میں دونوں وجوہ بتائی ہیں لیکن حذف طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

(ابراہیم وق)[۱] ۲۳ تا ۲۶ نَکِیرِ ے (حج وسبا وفاطر وملک) ۲۷ یُکَذِّبُونِ ے
(قصص) ۲۸ یُنقِذُونِ ے (یٰس) ۲۹ لَتُرْدِینِ ے (صٰفّٰت)[۳] ۳۰
تَرْجُمُونِ ے ۳۱ فَاعْتَزِلُونِ ے (دخان) ۳۲ تا ۳۷ وَنُذُرِ ے (قمر)
۳۷ نَذِیرِ ے (ملک) ان انیس[۱۹] کو ورشؒ و یعقوبؒ ۳۹ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ے ۔
(ابراہیم) کو ورشؒ، بزیؒ، ابوعمروؒ، حمزہؒ اور دوریؒ ۴۰ تا ۴۸ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ ے
(اسراء) یَهْدِیَنِ ے، یُؤْتِیَنِ ے، تُعَلِّمَنِ ے (کہف) اَلَّا تَتَّبِعَنِ ے
(طٰہٰ) الْجَوَارِ ے (شوریٰ) الْمُنَادِ ے (قٓ) اِلَی الدَّاعِ ے (قمر) یَسْرِ ے (فجر)
ان نو کو سما ۴۹ تَرَنِ ے (کہف) ۵۰ اتَّبِعُونِ ے اَهْدِکُمْ کو قالونؒ، حقؒ
اور یزیدؒ ۵۱ وَالْبَادِ ے (حج) کو ورشؒ، حقؒ اور یزیدؒ ۵۲ اَتُمِدُّونَنِ ے کو
سما اور حمزہؒ ۵۳ کَالْجَوَابِ ے (سبا) کو ورشؒ وحقؒ ثابت رکھتے ہیں اور
۵۴ یُرِدْنِ ے الرَّحْمٰنُ میں یزیدؒ کے لیے حالین میں اور یعقوبؒ کے لیے
صرف وقفاً اثبات ہے ۵۵ التَّلَاقِ ے اور ۵۶ التَّنَادِ ے کو ورشؒ، مکیؒ،
ابن وردانؒ اور یعقوبؒ ۵۷ یَدْعُ الدَّاعِ ے کو ورشؒ، بزیؒ، بصریؒ اور یزیدؒ
۵۸ بِالْوَادِ ے کو ورشؒ، مکیؒ، یعقوبؒ ۵۹ اَکْرَمَنِ ے[۲] ۶۰ اَهَانَنِ ے کو

---

۱ دونوں راویوں کے لیے حالین میں اثبات ہی طریق کے موافق ہے ۱۲ منہ

۲ اَکْرَمَنِ ے اور اَهَانَنِ ے دونوں میں ابوعمروؒ کے لیے حذف و اثبات دونوں
ہیں لیکن حذف درست تر ہے ۱۲ منہ

مدنی، بزی اور یعقوبؔ ثابت رکھتے ہیں اور یٰعِبَادِ ے فَاتَّقُوْنِ ہیں
یٰعِبَادِ ے کی یا کو صرف رویسؔ حالین میں ثابت رکھتے ہیں اور ساکن
پڑھتے ہیں اور باقی سب کے لیے حالین میں حذف ہے۔

اور ان کے ما سوا جو یا آتِ زوائد رؤس آیات واقع ہوئی ہیں ان کو
صرف یعقوبؔ ثابت رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں (۱و۲) فَارْهَبُوْنِ ے (بقرہ
نحل) (۳ تا ۶) فَاتَّقُوْنِ ے (بقرہ نحل۔ مومنون، زمر) (۷) وَلَا تَكْفُرُوْنِ ے
(بقرہ) (۸ تا ۱۸) وَاَطِيْعُوْنِ ے (آل عمران۔ شعراء، زخرف، نوح) (۱۹ تا ۲۱)
تُنْظِرُوْنِ ے (اعراف، یونس، ہود) (۲۲) فَاَرْسِلُوْنِ ے (۲۳)
وَلَا تَقْرَبُوْنِ ے (۲۴) اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ے (یوسف) (۲۵) مَتَابِ ے
(رعد) (۲۶ تا ۲۸) عِقَابِ ے (رعد وص ومومن) (۲۹) وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ے
(رعد) (۳۰) فَلَا تَفْضَحُوْنِ ے (حجر) (۳۱) وَلَا تُخْزُوْنِ ے (۶)
(۳۲ تا ۳۴) فَاعْبُدُوْنِ ے (انبیاء وعنکبوت) (۳۵) فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ے
(انبیاء) (۳۶ تا ۳۸) كَذَّبُوْنِ ے (مومنون وشعراء) (۳۹) يَحْضُرُوْنِ ے
(۴۰) رَبِّ ارْجِعُوْنِ ے (۴۱) وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ے (مومنون) (۴۲)
اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ے (شعراء) (۴۳ و ۴۴) اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ے (۶ وقصص)
(۴۵ تا ۴۷) سَيَهْدِيْنِ ے (شعراء وصفت وزخرف) (۴۸) فَهُوَ يَهْدِيْنِ ے
(۴۹) وَيَسْقِيْنِ ے (۵۰) يَشْفِيْنِ ے (۵۱) يُحْيِيْنِ ے (شعراء) (۵۲)

تَشْهَدُوْنِ ۓ (نمل) (۵۳) فَاسْمَعُوْنِ ۓ (یٰسٓ) (۵۴) عَذَابِۓ (صٓ) (۵۵) لِيَعْبُدُوْنِ ۓ (۵۶) اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۓ (۵۷) فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۓ (ذٰریٰت) (۵۸) فَكِيْدُوْنِ ۓ (مرسلٰت) (۵۹) وَلِيَ دِيْنِ ۓ (کٰفرون)

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ (۱) فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ اور (۲) ... کا ذکر یا آت زائد فی میں آچکا ہے۔ اور (۳) تُرْتِعْ ۓ (یوسف) میں ترتیل کے لیے اثبات و حذف دونوں ہیں لیکن حذف صحیح اور مشہور ہے۔ پس کل ایک سو تینتیس ۱۳۳ یا آت ہو گئیں۔

تتمہ: فَلَا تَسْئَلْنِيْ (کہف) میں ابن ذکوان کے لیے حالین میں حذف و اثبات دونوں ہیں جو اخفش کے ذریعہ ابن ذکوان سے منقول ہیں لیکن حذف عبد العزیز فارسی کے بجائے ابو الحسن سے ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے اور اب معمول بہا اس میں صرف اثبات ہے۔

فرش الحروف

الفاتحۃ

۱؎ مٰلِکِ میں عاصمؒ، رویسؒ، یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے مَلِکِ ہے۔

۲؎ الصِّرَاطِ، صِرَاطِ میں (۲) خلفؒ کے لیے ہر جگہ صاد کا زا کے ساتھ اشمام ہے (۳) خلادؒ کے لیے صرف الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (فاتحہ) میں اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ ہیں لیکن ترتیب کی رُو سے اشمام کے ساتھ توشئیؒ اور آلؔ میں عدم سکتہ اور خالص صاد کے ساتھ سکتہ ہے اس کے خلاف کرنے سے طرق میں خلط ہو جائیگا اور باقی سب موقعوں میں صرف خالص صاد ہے (۴) قنبلؒ اور رویسؒ کے لیے سب جگہ سین ہے۔

پارہ الٓمٓ

البقرۃ

۱؎ الٓمٓ میں اور ہجا کے باقی حروف پر (جو ۲۹ سورتوں

ف جس کی کیفیت یہ ہے کہ صاد اور زا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنا لیتے ہیں جو سننے میں پُر زا کی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کو "اشمام بالحرف" کہتے ہیں ۱۲ منہ

کے شروع میں ہیں) صرف ابوجعفرؒ کے لیے سکتہ ہے یعنی ہر حرف کو دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور سانس لیے بغیر تھوڑی دیر ٹھیرتے ہیں۔
اسی بنا پر الٓمّٓ میں ان کے لیے نہ تو لام کے میم کا دوسرے میم میں ادغام ہوگا اور نہ اس پر تشدید آئے گی اور نہ غنہ ہوگا۔ نیز آل عمران کے شروع میں میم کا اللّٰہ کے ساتھ وصل بھی نہ ہوگا۔ اور طٰسٓمّٓ اور یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ اور کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ اور طٰسٓ (نمل) میں ان کے لیے نون کا اظہار رہوگا۔ ع

ع

۱۷ وَمَا یَخْدَعُوْنَ میں نافعؒ اور حجرؒ کے لیے وَمَا یُخٰدِعُوْنَ ہے۔
۱۸ یَکْذِبُوْنَ میں شاؒ اور شامیؒ کے لیے یُکَذِّبُوْنَ ہے۔
۱۹ قِیْلَ لَھُمْ جگہ غِیْضَ (ہود) جِآئَ، سِیْٓئَ، سِیْٓئَتْ حِیْلَ، سِیْقَ ساتوں میں (۲) ہشامؒ، کسائیؒ اور رویسؒ کے لیے پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشمام ہے (جس کی کیفیت یہ ہے کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک مرکب حرکت بنالیتے ہیں جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور اس کو اشمام بالحرکۃ کہتے ہیں) اور (۳) حِیْلَ اور سِیْقَ کے اشمام میں ابن ذکوانؒ اور (۴) سِیْٓئَ اور سِیْٓئَتْ کے اشمام میں مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ بھی ان کے ساتھ

شریک ہیں۔ ع ۲

۱۔ یَرْجِعُوْنَ اور اس مضارع کے تمام الفاظ تُرْجَعُ میں جہاں یا اور تا کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہو تو (۲) یعقوبؒ کے لیے تَرْجِعُوْنَ، تَرْجِعُ ہے۔ یا اور تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے اور کلمہ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ میں چھٹوں جگہ شامیؒ اور شفا اور کلمہ ۲ تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ (البقرہ ع ۳۸) میں ابو عمروؒ اور کلمہ ۳ یُرْجَعُ الْاَمْرُ (ہود) میں نافعؒ، حفصؒ اور یزیدؒ کلمہ ۴ اور لَا تُرْجَعُوْنَ (مومنون ع ۶) میں شفا کلمہ ۵ اور لَا یُرْجَعُوْنَ (قصص ع ۴) میں نافعؒ اور شفا بھی یعقوبؒ کے ساتھ شریک ہیں۔

۲۔ اگر ھُوَ اور ھِیَ کی ہا، واو، فا، لام کے بعد ہو جیسے وَھُوَ، وَھِیَ، فَھُوَ، فَھِیَ، لَھُوَ، لَھِیَ تو قالونؒ، ابو عمروؒ، کسائیؒ اور یزیدؒ کے لیے ہا کا سکون ہے یعنی وَھْوَ، وَھْیَ وغیرہ۔

اور یُّمِلَّ ھُوَ (البقرہ ع ۳۹) میں صرف ابو جعفرؒ کے لیے سکون ہے اور ثُمَّ ھُوَ (قصص) میں قالونؒ، کسائیؒ اور یزیدؒ کے لیے سکون ہے۔ ابو عمروؒ ان کے ساتھ شریک نہیں۔ ع ۳

۱۔ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا میں پانچوں جگہ صرف یزیدؒ کے لیے تا کے کسرہ کے بجائے اس کا ضمہ ہے۔

۲۔ فَاَزَلَّھُمَا میں صرف حمزہؒ کے لیے فَاَزَالَھُمَا ہے۔

۳ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ میں صرف مکی کے لیے اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٌ ہے۔

۴ فَلَا خَوْفٌ اور وَلَا خَوْفٌ اور لَا خَوْفٌ میں ہر جگہ صرف یعقوبؒ کے لیے خَوْفَ ہے۔ اور اس کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ خَوْفُ (دو پیشوں والا) یعقوبؒ کے لیے ہر جگہ خَوْفَ ہے۔ ع

۱ وَلَا يُقْبَلُ میں حقؒ کے لیے وَلَا تُقْبَلُ ہے۔

۲ وٰعَدْنَا یہاں اور اعراف (عٓ) اور وٰعَدْنٰكُمْ (طٰہٰ عٓ) میں بصریانؒ اور یزیدؒ کے لیے وَعَدْنَا اور وَعَدْنٰكُمْ ہے۔

۳ بَارِئِكُمْ میں دونوں جگہ اور يَأْمُرُهُمْ۔ يَأْمُرُكُمْ۔ يَنْصُرُكُمْ۔ يُشْعِرُكُمْ ان چھوں میں (۲) دوریؒ کے لیے ہمزہ کے کسرہ اور را کے ضمہ کا اختلاس اور سکون دونوں اور (۳) سوسیؒ کے لیے صرف سکون ہے۔

۴ نَّغْفِرْ لَكُمْ میں یہاں (۲) مدنیؒ کے لیے يُغْفَرْ اور (۳) شامیؒ کے لیے تُغْفَرْ ہے۔ ع

(النَّبِيّٖنَ نافعؒ) ع ۱ وَالصّٰبِـِٕيْنَ مدنیؒ ۲ حفصؒ کے هُزُوًا میں (۲) حمزہؒ کے لیے وصلاً هُزْءًا اور وقفاً هُزَوًا یا هُزْوًا (۳) امام خلفؒ کے لیے وصلاً هُزْءًا اور وقفاً هُزْوًا (۴) باقین کے لیے وصلاً هُزُؤًا اور وقفاً هُزُؤًا ہے۔ ع

ع ۷

ع ۸

ما عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ میں صرف مکیؒ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے
ما اَمَانِیَّ ، اَمَانِیُّهُمْ ، بِاَمَانِیِّكُمْ اور اُمْنِیَّتِهٖ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اَمَانِیْ ، اَمَانِیْهِمْ ، بِاَمَانِیْكُمْ اور اُمْنِیَتِهٖ ہے یا کی تخفیف سے اور جس جگہ اس کی یا پر ضمہ یا کسرہ ہے وہاں یا کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور اگر اس یا ساکنہ کے بعد ہا ہو تو اس ہا کو کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے تِلْكَ اَمَانِیْهِمْ وغیرہ۔

ما خَطِیْٓــَٔتُهٗ میں مدنیانؒ کے لیے خَطِیْٓــَٔاتُهٗ ہے ع

ما لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ میں مکیؒ اور اخوینؒ کے لیے لَا یَعْبُدُوْنَ ہے۔

ما لِلنَّاسِ حُسْنًا میں شفاؒ اور یعقوبؒ کے لیے حَسَنًا ہے۔

ما تَظٰهَرُوْنَ میں یہاں اور تَظٰهَرَا (تحریم) میں سماؒ ، شامیؒ کے لیے تَظَّهَرُوْنَ اور تَظَّهَرَا ہے۔

اور تُظٰهِرُوْنَ احزاب (ع) میں (۱) عاصمؒ کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ کے لیے تَظٰهَرُوْنَ (۳) شفاؒ کے لیے تَظٰهَرُوْنَ (۴) سماؒ کے لیے تَظَّهَّرُوْنَ ہے۔

اور یُظٰهِرُوْنَ مجادلہ (ع) میں (۱) عاصمؒ کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ ، شفاؒ و یزیدؒ کے لیے یَظٰهَرُوْنَ (۳) نافعؒ ، حقؒ کے لیے یَظَّهَّرُوْنَ ہے۔

۴ أَسْرٰى میں صرف حمزہؒ کے لیے اَسْرٰى ہے اور انفال ع میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اَسْرٰى کے بجائے أُسٰرٰى ہے اور الْاَسْرٰى انفال ع میں ابوعمروؒ، ابوجعفرؒ کے لیے الْاُسٰرٰى ہے (اور قاعدہ کے مطابق ابوعمروؒ کے لیے امالہ بھی ہے)

۵ تُفٰدُوْهُمْ میں مدنیؒ، عاصمؒ، کسائیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے تَفْدُوْهُمْ ہے۔

۶ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ میں نافعؒ، مکیؒ، صفا اور یعقوبؒ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے۔ ع

ع ۱۰

۱ الْقُدُسِ میں چاروں جگہ صرف مکیؒ کے لیے الْقُدْسِ ہے۔

۲ یُنَزِّلَ، تُنَزِّلُ، نُنَزِّلُ میں (۲) حقؒ کے لیے یُنْزِلُ، تُنْزِلُ، نُنْزِلُ ہے نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے لیکن

۱ عَلٰٓى اَنْ یُّنَزِّلَ (انعام) میں بصریؒ کے لیے ۲ وَنُنَزِّلُ حَتّٰى تُنَزِّلَ (اسراء) میں مکیؒ کے لیے ۳ بِمَا یُنَزِّلُ (نحل) میں یعقوبؒ کے لیے باقین کی طرح تشدید ہے۔ ۴ اور مُنَزِّلُهَا (مائدہ) اور یُنَزِّلُ الْغَیْثَ (لقمٰن وشوریٰ) ان تین کی تخفیف میں شفا بھی حقؒ کے ساتھ شریک ہیں

۵ مُنْزَلِیْنَ (آل عمران) اور مُنْزِلُوْنَ (عنکبوت) میں صرف شامیؒ کے لیے مُنَزَّلِیْنَ اور مُنَزِّلُوْنَ ہے نون کے زبر اور زا کی تشدید سے

۱ مُنَزَّلٌ میں شامیؒ اور حفصؒ کے غیر کے لیے مُنْزَلٌ ہے۔
تنبیہ وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر) میں سب کے لیے حفصؒ کی طرح تشدید ہے۔

۳ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ میں یہاں صرف یعقوبؒ کے لیے تَعْمَلُونَ ہے اور بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ (حجرات) میں صرف مکیؒ کے لیے يَعْمَلُونَ ہے۔ ع ۱۱

۱ جِبْرِيلَ میں (۲) مکیؒ کے لیے جَبْرِيلَ (۳) شعبہؒ کے لیے جَبْرَئِلُ (۴) شفاؒ کے لیے جَبْرَئِيلُ ہے۔
۲ وَمِيكَٰلَ میں (۲) مدنیؒ کے لیے وَمِيكَائِلَ (۳) ابانؒ و صحبہؒ کے لیے وَمِيكَائِيلَ ہے۔
۳ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ یہاں اور وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ دونوں (انفال ع ۲) تینوں میں شامیؒ، شفاؒ کے لیے وَلَٰكِنِ الشَّيَاطِينُ اور وَلَٰكِنِ اللّٰهُ ہے اور وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ (دونوں جگہ بقرہ ع ۲۲ و ع ۲۲) میں نافعؒ اور شامیؒ کے لیے وَلَٰكِنِ الْبِرُّ ہے اور وَلَٰكِنَّ النَّاسَ (یونس) میں صرف شفاؒ کے لیے وَلَٰكِنِ النَّاسُ ہے۔ ع ۱۲

۱ مَا نَنسَخْ میں صرف شامیؒ کے لیے مَا نُنسِخْ ہے۔
۲ أَوْ نُنسِهَا میں جبرؒ کے لیے نَنسَأْهَا ہے۔ ع ۱۳

۱ـ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ میں صرف شامیؒ کے لیے قَالُوا ہے۔
۲ـ کُنْ فَیَکُوْنُ میں یہاں اور آل عمران ونحل ویٰسٓ (عٓ) اور مریمؑ (عٓ) ومومن (عٓ) میں شامیؒ کے لیے فَیَکُوْنَ ہے اور نحل ویٰسٓ میں کسائیؒ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں تنبیہ آل عمران عٓ اور انعام عٓ میں سب کے لیے فَیَکُوْنُ ہے۔
۳ـ وَلَا تُسْـَٔلُ میں نافعؒ اور یعقوبؒ کے لیے وَلَا تَسْـَٔلْ ہے۔

ع ۱۴ ۱۴

۱ـ صرف شامؒ کے لیے ذیل کے تینتیس ۳۳ مقامات میں اِبْرٰهِمَ کے بجائے اِبْرٰهَامَ ہے ۱ تا ۱۵ بقرہ کے تمام کلمات ۱۶ تا ۱۸ نساء کے آخری تین جو عٓ اور عٓ میں ہیں ۱۹ انعام کا آخری (عٓ) ۲۰ و ۲۱ توبہ کے آخری دو (عٓ) ۲۲ سورہ ابراہیمؑ ۲۳ و ۲۴ نحل میں ۲۵ تا ۲۷ مریمؑ کے تین ۲۸ عنکبوت کا آخری (عٓ) ۲۹ شورٰے۔ ۳۰ ذٰرِیٰت ۳۱ نجم ۳۲ حدید میں ۳۳ ممتحنہ کا پہلا۔
اور ایک وجہ کی رُو سے صرف بقرہ والوں میں ابن ذکوانؒ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان کے لیے یہ وجہ طریق کے خلاف ہے۔
۲ـ وَاتَّخِذُوْا میں نافعؒ وشامیؒ کے لیے وَاتَّخَذُوْا ہے۔
۳ـ فَاُمَتِّعُهٗ میں صرف شامیؒ کے لیے فَاُمْتِعُهٗ ہے۔

۴ آرِنَا اور آرِنِی میں ہر جگہ (۲) مکیؒ، سوسیؒ اور یعقوبؒ کے لیے رَا کا سکون ہے اور (۳) دوریؒ کے لیے رَا کے کسرہ کا اختلاس ہے۔

اور آرِنَا الَّذَیْنِ (فصلت) میں شامیؒ، شعبہؒ کے لیے بھی سکون ہے۔ ع ۱۵/۱۵

۱ وَوَصّٰی میں عمؒ کے لیے وَاَوْصٰی ہے۔

۲ اَمْ تَقُوْلُوْنَ میں مدنیؒ، حبرؒ، شعبہؒ اور روحؒ کے لیے یَقُوْلُوْنَ ہے ع ۱۶/۱۶

پارہ ۲ سَیَقُوْلُ

۱ لَرَءُوْفٌ اور رَءُوْفٌ میں ہر جگہ صحبہؒ، حمیؒ کے لیے لَرَءُوْفٌ اور رَءُوْفٌ ہے وَاو کے بغیر۔

۲ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ میں شامیؒ، اخوینؒ، ابوجعفرؒ اور روحؒ کے لیے تَعْمَلُوْنَ ہے ع ۱۷/۱

۱ مُوَلِّیْهَا میں صرف شامیؒ کے لیے مُوَلّٰهَا ہے۔

۲ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥ وَمِنْ حَیْثُ میں صرف ابو عمروؒ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے۔ (۳ لِئَلَّا (ج) ع ۱۸/۲

۱ وَمَنْ تَطَوَّعَ میں شُفاؒ اور یعقوبؒ کے لیے اور ۲ فَمَنْ تَطَوَّعَ (بقرہ ع۲۳) میں صرف شُفاؒ کے لیے یَطَّوَّعْ ہے۔ ع۱۹/۴

۱ الرِّيحُ میں پندرہ جگہ توحید و جمع کا اختلاف ہے۔ توحید والے الرِّيحُ اور جمع والے الرِّيٰحُ پڑھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) یہاں (۲) کہف (ع۶) (۳) جاثیہ (ع۱)، ان تین میں صرف شُفاؒ کے لیے (۴) اعراف (ع۷) (۵) نمل (ع۵) (۶) روم (ع۵) کا دوسرا (۷) فاطر (ع۲) ان چار۴ میں مکیؒ اور شُفاؒ کے لیے (۸) حجر (ع۲) میں صرف فتیؒ کے لیے (۹) فرقان (ع۵) میں صرف مکیؒ کے لیے توحید ہے۔

اور (۱۰) ابراہیم (ع۳) (۱۱) شوریٰ (ع۴) میں صرف مدنیؒ کے لیے جمع ہے۔ ۱۲ اسراء (ع۷) (۱۳) انبیاء (ع۶) (۱۴) سبا (ع۲) (۱۵) صٓ (ع۳)

ان چار۴ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے جمع ہے۔

۲ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ میں نافعؒ، شامیؒ، یعقوبؒ کے لیے تَرَى الَّذِيْنَ ہے۔

۳ اِذْ يَرَوْنَ میں صرف شامیؒ کے لیے یا کا پیش ہے۔

۴ اَنَّ الْقُوَّةَ اور وَاَنَّ اللّٰهَ میں ثَوْرِیؒ کے لیے ہمزہ کا کسرہ ہے۔ ع۲۰/۴

۱ خُطُوٰتِ میں قنبلؒ، شامیؒ، حفصؒ، کسائیؒ، ثَوْرِیؒ کے غیر کے لیے خُطْوٰتِ ہے۔

۲ اَلْمَیْتَۃُ چاروں، اور مَیْتَۃً دونوں اور مَیْتًا پانچوں، ان گیارہ میں ابوجعفرؒ کے لیے اَلْمَیِّتَۃُ، مَیِّتَۃً، مَیِّتًا ہے۔ اور مَیِّتًا (انعام) میں نافعؒ اور یعقوبؒ اور مَیِّتًا (حجرات) میں نافعؒ اور رویسؒ اور اَلْمَیِّتَۃُ (یٰسٓ) میں صرف نافعؒ ابوجعفرؒ کے ساتھ شریک ہیں اور اَلْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ اور اَلْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ میں چاروں جگہ جو کل آٹھ ہیں ان میں نفرؒ، شعبہؒ کے لیے اَلْمَیْتِ ہے اور مَیِّتٍ (اعراف وفاطر) میں بصریؒ، ابانؒ وشعبہؒ کے لیے مَیْتٍ ہے۔

۳ جب دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ان چھے میں سے کوئی ایک ہو۔ اَنْ، مَنْ، لٰکِنْ کا نون، تنوین، قُلْ کا لام، اَوْ کا واو۔ تانیث کی تا، قَدْ کی دال اور دوسرے ساکن کے بعد ضمہ لازمی ہو تو (۱) عاصمؒ اور حمزہؒ کے لیے چھئوں میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے (۲) حرمیؒ، ہشامؒ اور رویؒ کے لیے چھئوں میں ضمہ ہے (۳) ابن ذکوانؒ کے لیے تنوین میں سب جگہ کسرہ ہے لیکن بِرَحْمَۃٍ اُدْخُلُوا (اعراف) اور خَبِیْثَۃٍ اجْتُثَّتْ (ابراہیم) میں کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں اور کسرہ طریق کے موافق ہے۔ اور باقی پانچ میں صرف ضمہ ہے (۴) ابوعمروؒ کے لیے قُلْ کے لام اور اَوْ کے واو میں ضمہ اور باقی چار میں کسرہ ہے (۵) یعقوبؒ کے لیے اَوْ کے واو میں ضمہ اور باقی پانچ میں کسرہ ہے۔

۴ فَمَنِ اضْطُرَّ میں چاروں جگہ صرف ابوجعفرؒ کے لیے وصلاً فَمَنْ اضْطِرَّ اور اعادہ کی صورت میں اُضْطِرَّ ہے۔ ع ۲۱/۵

ع ۲۱/۵

۱ لَيْسَ الْبِرَّ میں حفصؒ اور حمزہؒ کے غیر کے لیے لَيْسَ الْبِرُّ ہے

۲ وَلٰكِنِ الْبِرُّ (الخ)

۳ مِنْ مُّوْصٍ میں صحبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے مُوَصٍّ ہے ع ۲۲/۶

ع ۲۲/۶

۱ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ میں (۲) مدنیانؒ، ابن ذکوانؒ کے لیے فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِيْنَ (۳) ہشامؒ کے لیے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ ہے۔

۲ الْقُرْاٰنُ اور قُرْاٰنًا، قُرْاٰنَهٗ میں ہر جگہ مکیؒ کے لیے الْقُرَانُ، قُرَانًا، قُرَانَهٗ ہے۔

۳ الْيُسْرَ، الْعُسْرَ اور عُسْرَةٍ میں ہر جگہ صرف یزیدؒ کے لیے الْيُسُرَ، الْعُسُرَ اور عُسُرَةٍ ہے۔ اور یہ الفاظ سترہ جگہ آئے ہیں۔

(۱و۲) الْيُسُرَ، الْعُسُرَ (البقرہ ع ۲۳ میں) (۳) عُسُرَةٍ (ع ۳۸) (۴) ..... الْعُسُرَةِ (توبہ ع ۱۴) (۵) عُسُرًا (کہف ع ۱۰) (۶تا۸) يُسُرًا (کہف ع ۱۱، ذریت وطلاق ع ۱) (۹و۱۰) عُسُرٍ يُّسُرًا (طلاق ع ۱) (۱۱و۱۲) لِلْيُسُرٰى (اعلیٰ ولیل) (۱۳) لِلْعُسُرٰى (لیل) (۱۴تا۱۷) الْعُسُرِ يُسُرًا دونوں (انشراح میں)

ع ۲۳ ۴ وَلِتُكْمِلُوا میں شعبہ اور یعقوب کے لیے وَلِتُكَمِّلُوا ہے۔ ع ۲۳

۱ الْبُيُوتَ اور بُيُوتًا، بُيُوتَكُمْ میں ہر جگہ ورش، بصری، حفص اور یزید کے غیر کے لیے الْبِيُوتَ، بِيُوتًا، بِيُوتَكُمْ ہے۔

۲ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ، فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ میں

ع ۲۴ ۸ شفا کے لیے وَلَا تَقْتُلُوهُمْ۔ حَتَّى يَقْتُلُوكُمْ۔ فَإِنْ قَتَلُوكُمْ ہے ع ۲۴

۱ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ میں جبر اور ثوری کے لیے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوقٌ ہے۔

۲ وَلَا جِدَالَ میں صرف ابوجعفر کے لیے وَلَا جِدَالٌ ہے۔

۳ فِي السِّلْمِ میں حرمی اور کسائی کے لیے فِي السَّلْمِ ہے۔

۴ وَالْمَلَائِكَةُ میں صرف ابوجعفر کے لیے وَالْمَلَائِكَةِ ہے۔

ع ۲۵ ۹ (۵ ترجمہ کی شفا) ع ۲۵ ۹

۱ لِيَحْكُمَ میں چاروں جگہ صرف ابوجعفر کے لیے لِيُحْكَمَ ہے۔

ع ۲۶ ۱۰ ۲ حَتَّى يَقُولَ میں صرف نافع کے لیے حَتَّى يَقُولُ ہے ع ۲۶ ۱۰

۱ إِثْمٌ كَبِيرٌ میں اخوین کے لیے إِثْمٌ كَثِيرٌ ہے۔

اور لَعْنًا كَبِيرًا (احزاب) میں عاصم کے ماسوا کے لیے لَعْنًا كَثِيرًا ہے۔

۲ قُلِ الْعَفْوَ میں صرف ابوعمرو کے لیے قُلِ الْعَفْوُ ہے۔

۳ لَاَعۡنَتَکُمۡ میں بزیؒ کے لیے حالین میں اور حمزہؒ کے لیے صرف وقفاً تسہیل و تحقیق دونوں ہیں۔ ع ۲۷/۱۱

یَطۡهُرۡنَ میں صحبہؒ کے لیے یَطَّهَّرۡنَ ہے۔ ع ۲۸/۱۲

اِلَّآ اَنۡ یَّخَافَا میں حمزہؒ اور ثوریؒ کے لیے اِلَّآ اَنۡ یُّخَافَا ہے۔ ع ۲۹/۱۳

۱ لَا تُضَآرَّ میں (۲) حقؒ کے لیے لَا تُضَآرُّ اور (۳) یزیدؒ کے لیے لَا تُضَارۡ ہے۔

اور وَلَا یُضَآرَّ بقرہ ع ۳۹ میں بھی یزیدؒ ہی کے لیے وَلَا یُضَارۡ ہے

۲ مَآ اٰتَیۡتُمۡ میں یہاں اور وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا (روم) میں صرف مکیؒ کے لیے اَتَیۡتُمۡ ہے (اور وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔ ع ۳۰/۱۴

۱ تَمَسُّوۡهُنَّ میں تینوں جگہ شفاؒ کے لیے تُمٰسُّوۡهُنَّ ہے۔

۲ قَدَرُهٗ میں دونوں جگہ ابن ذکوانؒ، صحبؒ و یزیدؒ کے غیر کے لیے قَدۡرُهٗ ہے۔

۳ وَصِیَّةً میں حرمیؒ، شعبہؒ، رویؒ اور یعقوبؒ کے لیے وَصِیَّةٌ ہے۔ ع ۳۱/۱۵

۱ فَیُضٰعِفَهٗ میں یہاں و حدید میں شامیؒ، عاصمؒ، یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے فَیُضٰعِفُهٗ ہے۔

ع ۲۷/۱۱
ع ۲۸/۱۲
ع ۲۹/۱۳
ع ۳۰/۱۴
ع ۳۱/۱۵

۲۷ فَيُضٰعِفَهٗ اور يُضٰعِفُ اور مُضٰعَفَةً اور اس باب کے باقی کلمات میں ابنان اور ثوری کے لیے الف کا حذف اور عین کی تشدید ہے۔ پس فَيُضٰعِفَهٗ بقرہ و حدید میں چار قراتیں ہوگئیں (۱) نافع ابوعمرو اور شفا کے لیے فَيُضٰعِفُهٗ (۲) عاصم کے لیے فَيُضٰعِفَهٗ (۳) مکی اور یزید کے لیے فَيُضَعِّفُهٗ (۴) شامی اور حضرمی کے لیے فَيُضَعِّفَهٗ ہے اور چونکہ يُضٰعَفُ (فرقان) میں فا کے جزم اور پیش کا اختلاف بھی ہے اس لیے وہاں بھی چار قراتیں ہیں (۱) نافع ابوعمرو صحب کے لیے يُضٰعَفْ (تخفیف و جزم سے) (۲) شعبہ کے لیے يُضٰعَفُ (۳) مکی اور ثوری کے لیے يُضَعَّفْ (۴) شامی کے لیے يُضَعَّفُ ہے۔ اور احزاب میں تین قراتیں ہیں (۱) ابنان کے لیے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ (۲) بصری، ابوجعفر کے لیے يُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ (۳) باقین کے لیے يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ہے۔

۲۸ يَبْصُۜطُ میں یہاں اور بَصْۜطَةً (اعراف) میں (۱) قنبل ابوعمرو، ہشام، حفص، خلف، رویس اور امام خلف کے لیے دونوں میں سین ہے۔ (۲) خلاد کے لیے صاد اور سین دونوں ہیں (۳) ابن ذکوان کے لیے یہاں سین اور اعراف میں صاد ہے۔ اور جو حضرات ہیں ان کے لیے بھی دونوں جگہ سین و صاد دونوں ہیں جو بقرہ میں توضیح ہیں

لیکن صاد طریق کے خلاف ہے اور اعراف میں سین کی وجہ صحیح نہیں۔
(۴) باقین کے لیے دونوں میں صرف صاد ہے۔

۴۷ عَسَیۡتُمۡ میں دونوں جگہ صرف نافعؒ کے لیے عَسِیۡتُمۡ ہے ع ۳۲ / ۱۶

۱ غُرۡفَةً میں کثیرؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے غَرۡفَةً ہے۔

۲ دَفۡعُ اللّٰهِ میں دونوں جگہ مدنیؒ اور یعقوبؒ کے لیے دِفَاعُ ہے۔ ع ۳۳ / ۱

پارہ ۳ تِلۡكَ الرُّسُلُ

۱ لَا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ تینوں میں یہاں اور لَا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیمؑ) میں اور لَا لَغۡوٌ فِيۡهَا وَلَا تَاۡثِيۡمٌ (طور) میں حقؒ کے لیے لَا بَيۡعَ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا بَيۡعَ فِيۡهِ وَلَا خِلٰلَ اور لَا لَغۡوَ فِيۡهَا وَلَا تَاۡثِيۡمَ ہے۔ ع ۳۴ / ۲

۱ اَنَا اُحۡيٖ اور اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ اور اَنَا اَوَّلُ وغیرہ جب کہ اَنَا کے بعد ضمہ یا فتحہ والا ہمزہ قطعی ہو تو مدنیؒ کے لیے حالین میں الف کا اثبات ہے (اور اس کی وجہ سے یہ منفصل کے باب سے ہو جاتا ہے) اور اَنَا اِلَّا میں تینوں جگہ صرف قالونؒ کے لیے اثبات وعدم اثبات دونوں ہیں۔ لیکن عدم اثبات اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔

۲ (لَمْ يَتَسَنَّ وصلاً شفاء)

۳ نُنْشِزُهَا میں سما کے لیے نَنْشُرُهَا ہے۔

۴ قَالَ اَعْلَمُ میں اخوین کے لیے قَالَ اعْلَمْ ہے اور ابتداء یا اعادہ کی صورت میں اِعْلَمْ ہے۔

۵ فَصُرْهُنَّ میں فتی، ابوجعفر اور رویس کے لیے فَصِرْهُنَّ ہے

۶ جُزْءًا میں تینوں جگہ (۲) شعبہ کے لیے جُزُءًا ہے (اور جُزًّا (ث))۔ ع ۳۵ / ۳

ع ۳۵ / ۳

۱ بِرَبْوَةٍ اور اِلٰی رَبْوَةٍ میں شامی اور عاصم کے غیر کے لیے رُبْوَةٍ ہے۔

۲ اُكُلُهَا، اُكُلَهٗ، الْاُكُلِ، اُكُلٍ میں (۲) نافع، مکی کے لیے اُكْلُهَا، اُكْلَهٗ، الْاُكْلِ، اُكْلٍ ہے (۳) اور صرف اُكُلُهَا میں چاروں جگہ ابوعمرو کے لیے بھی کاف کا سکون ہے۔ ع ۳۶ / ۴

ع ۳۶ / ۴

۱ (تا آت بزی) ۲ وَمَنْ يُّؤْتَ میں صرف یعقوب کے لیے وصلاً يُؤْتِ اور وقفاً يُؤْتِ ے ہے۔

۳ فَنِعِمَّا اور نِعِمَّا میں (۲) قالون، ابوعمرو، شعبہ کے لیے عین کے کسرہ کا اختلاس (۳) انہی اختلاس والوں اور ابوجعفر کے لیے عین کا سکون (۴) شامی اور شفا کے لیے فَنَعِمَّا اور نَعِمَّا ہے۔

۴ وَيُكَفِّرُ میں (۲) حفصؒ اور شعبہؒ کے لیے وَنُكَفِّرُ (۳) مدنیانؒ اور شفاؒ کے لیے وَنُكَفِّرْ ہے۔

۵ يَحْسَبُهُمُ، يَحْسَبُونَ، تَحْسَبُ اور تَحْسَبَنَّ میں جب کہ مضارع کا صیغہ ہو شامیؒ، عاصمؒ، حمزہؒ و یزیدؒ کے ماسوا کے لیے سین کا کسرہ ہے۔ ع ۳۷/۵

ع ۳۷/۵

۱ فَاْذَنُوْا میں شعبہؒ و حمزہؒ کے لیے فَاٰذِنُوْا ہے۔

۲ (عُسْرَةٍ (ث))

۳ مَيْسَرَةٍ میں صرف نافعؒ کے لیے مَيْسُرَةٍ ہے۔

۴ تَصَدَّقُوْا میں عاصمؒ کے غیر کے لیے تَصَّدَّقُوْا ہے

ع ۳۸/۶

۵ (تُرْجَعُوْنَ (حما)) ع ۳۸/۶

۱ اَنْ تَضِلَّ میں صرف حمزہؒ کے لیے اِنْ ہے۔

۲ فَتُذَكِّرَ میں (۲) حمزہؒ کے لیے فَتُذَكِّرُ (۳) حقؒ کے لیے فَتُذْكِرَ ہے۔

۳ تِجَارَةً حَاضِرَةً میں عاصمؒ کے ماسوا کے لیے تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ ہے۔ اور نساء والے تِجَارَةً میں کفیؒ کے غیر کے لیے تِجَارَةٌ ہے۔ ۴ (وَلَا يُضَآرَّ (ث))

ع ۳۹/۷

۵ فَرِهٰنٌ میں حبرؒ کے لیے فَرُهُنٌ ہے۔ ع ۳۹/۷

۱ فَیَغْفِرُ اور وَیُعَذِّبُ میں شامیؒ، عاصمؒ، ثوریؒ کے ماسوا کے لیے فَیَغْفِرُ اور وَیُعَذِّبُ ہے۔

۲ وَکُتُبِہٖ میں یہاں شفاؒ کے لیے اور بہ تحریم میں بصریؒ حفصؒ کے ماسوا کے لیے وَکِتٰبِہٖ اور لِلْکُتُبِ (انبیاء) میں صحبؒ کے غیر کے لیے لِلْکِتٰبِ ہے۔

۳ لَا نُفَرِّقُ میں صرف یعقوبؒ کے لیے لَا یُفَرِّقُ ہے ع ۸

ع ۸

آل عمران

۱ سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ میں شفاؒ کے لیے تا کے بجائے یا ہے۔

۲ یَرَوْنَھُمْ میں مدنیانؒ اور یعقوبؒ کے لیے تَرَوْنَھُمْ ہے

۳ وَرِضْوَانٌ اور ہر جا رِضْوَانَہٗ میں ہر جگہ صرف شعبہؒ کے لیے را کا ضمہ ہے لیکن مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ (مائدہ ع ۳) میں ان کے لیے بھی کسرہ ہی ہے۔

ع ۹

۴ اِنَّ الَّذِیْنَ میں صرف کسائیؒ کے لیے اَنَّ ہے۔ ع ۱۰

ع ۱۰

۱ وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ میں صرف حمزہؒ کے لیے وَیُقٰتِلُوْنَ ہے ۲ (المَیِّتَ (نفر مر))

۳ تُقٰىةً میں صرف یعقوبؒ کے لیے تَقِیَّةً ہے۔ ع ۱۱

ع ۱۱

۱ بِمَا وَضَعَتْ میں شامیؒ، شعبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے وَضَعْتُ ہے

۲؎ وَكَفَّلَهَا میں کوفی کے ماسوا کے لیے وَكَفَلَهَا ہے۔

۳؎ زَكَرِيَّا میں ہر جگہ صحبؔ کے غیر کے لیے زَكَرِيَّاءُ ہے پھر یہاں اول کلمہ میں شعبہؒ کے لیے تو ہمزہ کا نصب (زبر) اور سماؔ، شامیؒ کے لیے رفع (پیش) ہے اور انعام، انبیاء میں اور مریمؑ کے پہلے موقع میں ہمزہ پڑھنے والے سب حضرات کے لیے ہمزہ کا نصب (زبر) اور اس کے دوسرے موقع میں اور اسی طرح عمران کے آخری دو موقعوں میں رفع ہے۔

۴؎ فَنَادَتْهُ میں شفاؔ کے لیے فَنَادٰىهُ ہے۔

۵؎ اَنَّ اللّٰهَ میں شامیؒ اور حمزہؒ کے لیے اِنَّ اللّٰهَ ہے۔

۶؎ يُبَشِّرُكَ دونوں یہاں اور اسراء، وکہف (ع) چاروں میں اخوینؒ اور يُبَشِّرُ اللّٰهُ (شوریٰ) میں جبرؒ اور اخوینؒ اور يُبَشِّرُهُمْ (توبہ) اور نُبَشِّرُكَ (حجر، مریمؑ) اور لِتُبَشِّرَ (مریمؑ) ان چاروں میں صرف حمزہؒ کے لیے یاؔ، نونَ، تاؔ کا فتحہ باؔ کا جزم اور شین کا پیش ہے یعنی يَبْشُرُ وغیرہ — ع

۱؎ (کُنْ فَيَكُوْنَ (ک)) ۲؎ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ میں مدنیانؒ ۱۲ عاصمؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے وَنُعَلِّمُهُ ہے۔

۳؎ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ میں مدنیانؒ کے لیے اِنِّیْٓ اَخْلُقُ ہے۔

۴ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ میں یہاں اور مائدہ میں صرف یزیدؒ کے لیے کَهَیَّئَةِ الطَّیْرِ ہے۔

۵ فَیَکُوْنُ طَیْرًا میں یہاں و مائدہ میں مدنیانؒ اور یعقوبؒ کے لیے طَآئِرًا ہے۔ ع۵/۱۳

۶ فَیُوَفِّیْهِمْ میں حفصؒ اور رویسؒ کے غیر کے لیے فَنُوَفِّیْهِمْ اور وَلِیُوَفِّیَهُمْ احقاف میں حقؒ، ہشامؒ اور عاصمؒ کے ماسوا کے لیے وَلِنُوَفِّیَهُمْ ہے۔ ع۶/۱۴

(هٰٓاَنْتُمْ (ب ح ث) هَآاَنْتُمْ یا هٰٓاَنْتُمْ (ج) هَاَنْتُمْ (ز) ع/۱۵

۱ (ءَ اَنْ یُّؤْتٰی (د) ۲ یُؤَدِّهٖ (ب ل ظ) یُؤَدِّهْ (ح ص ن ث)

۳ تُعَلِّمُوْنَ میں سماؒ کے لیے تَعْلَمُوْنَ ہے۔

۴ وَلَا یَاْمُرَکُمْ میں شامیؒ، عاصمؒ، فتیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے وَلَا یَاْمُرُکُمْ ہے۔ ع/۱۶

۱ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ میں (۱) صرف حمزہؒ کے لیے لِمَا اٰتَیْتُکُمْ (۲) مدنیؒ کے لیے لَمَا اٰتَیْنٰکُمْ ہے۔

۲ یَبْغُوْنَ اور وَاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ میں (۱) حفصؒ و یعقوبؒ کے لیے دونوں میں یا (۲) ابوعمروؒ کے لیے پہلے میں یا اور دوسرے میں تا

(۳) باقین کے لیے دونوں میں تا ہے۔ (ف) یعقوبؒ یا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ میں اپنے قاعدہ پر ہیں۔ ع ۹/۱۷

پارہ ۴ لَن تَنَالُوا

رحجّ میں صحبؒ اور یزیدؒ کے ماسوا کے لیے حَجّ ہے۔ ع ۱

۱ وَمَا يَفْعَلُوْا اور فَلَنْ يُكْفَرُوْهُ دونوں میں صحبؒ کے غیر کے لیے تا ہے۔

۲ لَا يَضُرُّكُمْ میں کثرؒ اور یزیدؒ کے ماسوا کے لیے لَا يَضِرْكُمْ ہے ۔ ع ۱۲/۳

۱ (مُنَزَّلِيْنَ ک) ۲ مُسَوِّمِيْنَ میں حقؒ اور عاصمؒ کے غیر کے لیے مُسَوَّمِيْنَ ہے ۔ ع ۱۳/۴

۱ وَسَارِعُوْا میں عمؒ کے لیے سَارِعُوْا ہے۔

۲ قَرْحٌ دونوں اور الْقَرْحُ میں صحبہؒ کے لیے قاف کا ضمہ ہے۔ ع ۱۴/۵

۱ كَاَيِّنْ (ث) كَآئِنْ (د) ۲ قٰتَلَ میں کثرؒ و یزیدؒ کے ماسوا کے لیے قُتِلَ ہے۔ ع ۱۵/۶

۱ الرُّعْبَ اور رُعْبًا میں شامیؒ، کسائیؒ اور ثویؒ کے لیے الرُّعُبَ اور رُعُبًا ہے

۲ یَغْشٰی میں شفاؔ کے لیے تغشٰی ہے ۳ کُلَّہٗ لِلّٰہِ میں بصریؔ کے لیے کُلُّہٗ ہے۔ ع۱۶

ع۱۶

۱ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ میں مکیؔ اور شفاؔ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے

۲ مِتُّمْ۔ مِتُّ۔ مِتْنَا میں ہر جگہ (۱) نفرؔ۔ شعبہؔ۔ ثوبیؔ کے لیے میم کا ضمہ اور (۲) نافعؔ اور شفاؔ کے لیے ہر جگہ میم کا کسرہ ہے (۳) حفصؔ کے لیے یہاں دونوں میں میم کا ضمہ اور باقی سب موقعوں میں میم کا کسرہ ہے۔

۳ یَجْمَعُوْنَ میں یہاں حفصؔ کے ماسوا کے لیے اور یونس ع ۱ میں شامیؔ، یزیدؔ اور رویسؔ کے لیے تا ہے۔

۴ یَغُلَّ میں جبرؔ اور عاصمؔ کے ماسوا کے لیے یُغَلَّ ہے۔

۵ لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا میں ہشامؔ کے لیے قُتِّلُوْا ہے۔

۶ وَلَا تَحْسَبَنَّ میں صرف ہشامؔ کے لیے یا اور تا دونوں ہیں

۷ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا میں یہاں اور ثُمَّ قُتِلُوْا (حج) میں صرف شامیؔ کے لیے قُتِّلُوْا ہے۔

۸ وَاَنَّ اللّٰہَ میں صرف کسائیؔ کے لیے وَاِنَّ اللّٰہَ ہے۔ ع۱۷

ع۱۷ ۸

۱ وَلَا یَحْزُنْكَ اور اس کے باقی الفاظ جن میں زا کا پیش ہے صرف نافعؔ کے لیے یا کا ضمہ اور زا کا کسرہ ہے۔

اور لَا یَحْزُنُهُمُ (انبیاء) میں نافعؒ کے لیے حفصؒ کی طرح آتا اور صرف یزیدؒ کے لیے لَا یُحْزِنُهُمُ ہے۔

۲ وَلَا یَحْسَبَنَّ (ع) کے دونوں کلمات میں صرف حمزہؒ کے لیے تا ہے۔

۳ یَمِیْزَ میں یہاں اور لِیَمِیْزَ (انفال) میں شفاؒ اور یعقوبؒ کے لیے یُمَیِّزَ اور لِیُمَیِّزَ ہے۔

ع ۱۸ / ۹

۴ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ میں حقؒ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے۔ ع

۱ سَنَکْتُبُ۔ وَقَتْلَهُمُ۔ وَنَقُوْلُ میں صرف حمزہؒ کے لیے سَیُکْتَبُ۔ وَقَتْلُهُمْ۔ وَیَقُوْلُ ہے۔

۲ وَالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ میں (۲) ہشامؒ کے لیے وَبِالزُّبُرِ وَ بِالْکِتٰبِ (۳) ابن ذکوانؒ کے لیے وَبِالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ ہے۔

۳ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ دونوں میں حبرؒ اور شعبہؒ کے لیے یا ہے۔

۴ لَا تَحْسَبَنَّ میں کوفیؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے یا ہے۔

ع ۱۹ / ۱۰

۵ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ میں حبرؒ کے لیے فَلَا یَحْسَبُنَّهُمْ ہے۔ ع

۱ وَقُتِلُوْا میں یہاں اور وَقَتَلُوْا (انعام ع ۱۶) میں ابنانؒ کے لیے تا کی تشدید ہے۔

ﮯ ۲ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں یہاں اور فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ (توبہ) میں شفا کے لیے ترتیب بدل کر وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور فَیُقْتَلُوْنَ وَ یَقْتُلُوْنَ ہے۔

ﮯ ۳ صرف رویس کے لیے ذیل کے پانچ کلمات میں تشدید اور فتحہ کے بجائے نون کا سکون اور تخفیف ہے (۱) لَا یَغُرَّنْكَ میں یہاں (۲) لَا یَحْطِمَنْكُمْ (نمل) (۳) وَلَا یَسْتَخِفَّنْكَ (روم) (۴) نَذْهَبَنْ بِكَ (۵) اَوْ نُرِیَنْكَ (دونوں زخرف میں)۔ ف نَذْهَبَنْ میں وقف الف سے کرتے ہیں یعنی نَذْهَبَا۔

ﮯ ۴ صرف ابوجعفر کے لیے لٰکِنِ الَّذِیْنَ میں یہاں اور زمر میں نون پر تشدید اور فتحہ ہے یعنی لٰکِنَّ الَّذِیْنَ۔ ع ۱۱

ع ۲۰ / ۱۱

النساء

ﮯ ۱ تَسَآءَلُوْنَ میں کوفی کے ماسوا کے لیے تَسَّآءَلُوْنَ ہے

ﮯ ۲ وَالْاَرْحَامَ میں صرف حمزہ کے لیے وَالْاَرْحَامِ ہے

ﮯ ۳ فَوَاحِدَةً میں صرف ابوجعفر کے لیے فَوَاحِدَةٌ ہے۔

ﮯ ۴ قِیٰمًا میں یہاں نافع، شامی اور قِیٰمًا مائدہ میں صرف شامی کے لیے قِیَمًا ہے۔

ع ۱ / ۱۲

ﮯ ۵ وَسَیَصْلَوْنَ میں شامی، شعبہ کے لیے وَسَیُصْلَوْنَ ہے۔ ع ۱۲

ﮯ ۱ وَاحِدَةً میں مدنیان کے لیے وَاحِدَةٌ ہے۔

۲ فَلِاُمِّهِ میں دونوں جگہ یہاں حالین میں اور فِيْٓ اُمِّهَا (قصص)
اور فِيْٓ اُمِّ (زخرف) میں صرف وصلاً اخوینؒ کے لیے ہمزہ کا زیر ہے۔
(پس اِن آخری دونوں میں ابتدا یا اعادہ کی حالت میں باقیین کی طرح
اِن کے لیے بھی ہمزہ کا ضمہ ہی ہے)

اور بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (نحل و زمر و نجم میں) اور بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ
(نور) میں صرف وصلاً حمزہؒ کے لیے ہمزہ اور میم دونوں کا زیر۔ اور کسائیؒ
کے لیے ہمزہ کا زیر اور میم کا زبر ہے۔ (اور ابتدا یا اعادہ کی صورت میں
دونوں کے لیے حفصؒ ہی کی طرح ہے)۔

۳ يُوْصِيْ بِهَآ میں دونوں جگہ (۱) ابنانؒ و شعبہؒ کے لیے يُوْصٰى
(۲) حفصؒ کے لیے اول میں يُوْصِيْ اور ثانی میں يُوْصٰى (۳) باقی سب
کے لیے دونوں جگہ يُوْصِيْ ہے۔

۴ يُدْخِلْهُ دونوں یہاں و فتحنا و تغابن و طلاق ان پانچوں
میں اور يُعَذِّبْهُ (فتحنا) اور يُكَفِّرْ (تغابن) میں عمؒ کے لیے ساتوں میں
یا کے بجائے نون ہے۔ ع ۲/۱۲

ع ۲/۱۳

۱ وَالَّذٰنِ میں یہاں اور هٰذٰنِ (طٰہٰ و حج) اور هٰتَيْنِ اور
الَّذَيْنِ ان چاروں میں پانچوں جگہ صرف مکیؒ کے لیے اور فَذٰنِكَ میں
حبرؒ اور رویسؒ کے لیے نون پر تشدید ہے (اور اس سے پہلے الف

اور یاؔ میں طول ہے اور یاؔ میں توسط اور قصر بھی جائز ہے یعنی وَالَّذٰنِّ،
ھٰذٰنِّ، ھٰتَیْنِّ وغیرہ۔

۲ کَرۡھًا یہاں اور توبہ میں شفلؔ کے لیے کُرۡھًا ہے۔
اور کُرۡھًا احقاف میں ابن ذکوانؔ، کفیؔ اور یعقوبؔ کے ماسوا
کے لیے کَرۡھًا ہے۔

۳ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ میں تینوں جگہ مکیؔ اور شعبہؔ کے لیے
مُبَیَّنَةٍ ہے۔

اور مُبَیِّنٰتٍ میں تینوں جگہ شامیؔ اور صحبؔ کے ماسوا کے لیے
مُبَیَّنٰتٍ ہے۔ ع ۱۴

پارہ ۵ وَالْمُحْصَنٰتُ

۱ الْمُحْصَنٰتِ اور مُحْصَنٰتٍ میں اس سورۃ کے پہلے موقع
کے سوا جو پانچویں پارہ کے بالکل شروع میں ہے باقی تمام قرآن میں
صرف کسائیؔ کے لیے صاد کا کسرہ ہے یعنی الْمُحْصِنٰتِ وغیرہ۔

۲ وَاُحِلَّ لَکُمۡ میں صحبؔ اور ابو جعفرؔ کے ماسوا کے لیے وَاَحَلَّ ہے
۳ اُحۡصِنَّ میں صحبہؔ کے لیے اَحۡصَنَّ ہے۔ ع ۱

۱ تِجَارَةً (غیر کفیؔ) ۲ مُدۡخَلًا یہاں و حج ع میں مدنیانؔ

کے لیے مَدْ خَلًا ہے ۳ وَسَلُوا (درویٰ) ۴ عَقَدَتْ میں کوفی کے غیر
کے لیے عٰقَدَتْ ہے۔ ع ۵/۲

۱ حَفِظَ اللّٰہُ میں صرف ابوجعفر کے لیے حَفِظَ اللّٰہَ ہے۔
۲ بِالْبُخْلِ میں دونوں جگہ شفا کے لیے بِالْبَخَلِ ہے۔
۳ حَسَنَۃً میں حرمی کے لیے حَسَنَۃٌ ہے۔
۴ تُسَوّٰی میں (۲) عم کے لیے تَسَّوّٰی (۳) شفا کے لیے
تَسَوّٰی ہے۔ ع ۶/۳

لٰمَسْتُمْ میں دونوں جگہ شفا کے لیے لَمَسْتُمْ ہے۔ ع ۷/۴

اِلَّا قَلِیْلٌ میں صرف شامی کے لیے قَلِیْلًا ہے۔ ع ۹/۶

کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ میں مکی، حفص اور رویس کے غیر کے لیے کَاَنْ
لَّمْ یَکُنْ ہے۔ ع ۱۰/۷

۱ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا میں مکی، شفا، ابوجعفر اور روح کے لیے یا ہے
۲ بَیَّتْ طَّآئِفَۃٌ (ح ف) ۳ اَصْدَقُ، یَصْدِفُوْنَ،
یَصْدُرُ، تَصْدِیَۃً وغیرہ جن کلمات ۱۳ میں صاد ساکن کے بعد دال ہو
ان میں شفا اور رویس کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام ہے۔ ع ۱۱/۸

حَصِرَتْ میں صرف یعقوب کے لیے حَصِرَۃً ہے (اور وقف
ہا ساکنہ سے ہے) ع ۱۲/۹

۱ فَتَبَيَّنُوْا میں تینوں جگہ شفا کے لیے فَتَثَبَّتُوْا ہے۔

۲ اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ میں عمؒ اور فتیؒ کے لیے السَّلَمَ ہے۔

۳ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں صرف ابن وردانؒ کے لیے مُؤْمَنًا ہے

۴ غَيْرُ اُولِي میں عمؒ اور رذیؒ کے لیے غَيْرَ اُولِي ہے۔ ع [۱۳/۱۰]

۱ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ میں ابوعمروؒ اور فتیؒ کے لیے يُؤْتِيْهِ ہے اور سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اسی سورۃ (ع [۲۱]) میں حفصؒ کے غیر کے لیے نُؤْتِيْهِمْ ہے۔ اور سَنُؤْتِيْهِمْ (ع [۲۲]) میں فتیؒ کے لیے سَيُؤْتِيْهِمْ ہے۔ اور فَسَيُؤْتِيْهِ فتحنا میں حرمیؒ، شامیؒ اور روحؒ کے لیے فَسَنُؤْتِيْهِ ہے۔ ع [۱۷/۱۴]

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ میں، یہاں و مریم و مومن اور سَيَدْخُلُوْنَ (مومن) چاروں میں (۱) مکیؒ، شعبہؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے يُدْخَلُوْنَ اور سَيُدْخَلُوْنَ ہے (۲) ابوعمروؒ اور روحؒ کے لیے يُدْخَلُوْنَ اور سَيَدْخُلُوْنَ ہے (۳) رویسؒ کے لیے یہاں يَدْخُلُوْنَ اور باقی تین میں يُدْخَلُوْنَ اور سَيُدْخَلُوْنَ

اور يَدْخُلُوْنَهَا فاطر میں صرف ابوعمروؒ کے لیے يُدْخَلُوْنَهَا ہے۔ ع [۱۸/۱۵]

اَنْ يُّصْلِحَا میں کوفی کے ماسوا کے لیے اَنْ يَّصَّالَحَا ہے۔ ع [۱۹/۱۶]

۱ تَلْوُا میں شامیؒ اور حمزہؒ کے لیے تَلُوْا ہے۔

۲ الَّذِيْ نَزَّلَ اور الَّذِيْٓ اَنْزَلَ میں نفرؒ کے لیے نُزِّلَ، اُنْزِلَ

ے۳ وَقَدْ نَزَّلَ میں عاصمؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے وَقَدْ نُزِّلَ ہے
پس (۱) عاصمؒ اور یعقوبؒ کے لیے تینوں میں نَزَّلَ، اَنْزَلَ (۲)
اور مدنیانؒ و شفاؒ کے لیے نَزَّلَ۔ اَنْزَلَ۔ نُزِّلَ ہے (۳) اور نصرؒ کے لیے
تینوں میں نُزِّلَ۔ اُنْزِلَ ہے) ع ۲۰/۱۷

ے۱ فِی الدَّرَكِ میں کفیؒ کے ماسوا کے لیے فِی الدَّرَكِ ہے۔

پارہ ۶ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ

ے۲ (سَوْفَ نُؤْتِیْهِمْ (غیرع)) ع ۲۱/۱

ے۱ لَا تَعْدُوْا میں (۱) ورشؒ کے لیے لَا تَعَدُّوْا عین کے پورے
فتحہ اور دال کی تشدید سے (۲) قالونؒ کے لیے عین کے فتحہ کے اختلاس
اور دال کی تشدید سے (۳) قالونؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے لَا تَعْدُّوْا عین
کے سکون اور دال کی تشدید سے۔ ے۲ (سَیُؤْتِیْهِمْ (فتی)) ع ۲۲/۲
زَبُوْرًا میں دونوں جگہ اور فِی الزَّبُوْرِ میں فتیؒ کے لیے زُبُوْرًا اور
فِی الزُّبُوْرِ ہے۔ ع ۲۳/۳

المائدۃ

ے۱ شَنَآنُ میں دونوں جگہ شامیؒ، شعبہؒ اور یزیدؒ
کے لیے شَنْاٰنُ ہے۔

ے۲ اَنْ صَدُّوْكُمْ میں حبرؒ کے لیے اِنْ ہے ے۳ (وَالْمُحْصِنٰتُ (ر)) ع ۱/۵

۱ وَارْجُلَكُمْ میں نافعؒ، شامیؒ، حفصؒ، کسائیؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے وَارْجُلِكُمْ ہے ۲ لٰمَسْتُمْ (شفا) ع ۲/۶
قَسِيَةً میں اخوینؒ کے لیے قَسِيَّةً ہے۔ ع ۳/۷

۱ مِنْ اَجْلِ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے وصلاً مِنِ اجْلِ..... اور ابتداء میں اِجْلِ ہے۔

۲ رُسُلُنَا، رُسُلُكُمْ، رُسُلُهُمْ........ میں سب جگہ جب کہ لام کے بعد دو حرف لکھے ہوئے ہوں صرف ابوعمروؒ کے لیے سین کا سکون ہے۔

اور سُبُلَنَا میں بھی دونوں جگہ انہی کے لیے با کا سکون ہے ع ۵/۹
لِلسُّحْتِ اور السُّحْتَ میں تینوں جگہ حقؒ، کسائیؒ اور یزیدؒ کے لیے حا کا ضمہ ہے۔ ع ۶/۱۰

۱ وَالْعَيْنَ - وَالْاَنْفَ - وَالْاُذُنَ - وَالسِّنَّ - وَالْجُرُوحَ پانچوں میں کسائیؒ کے لیے آخری حرف (نون ۔ فا ۔ حا) کا رفع (پیش) ہے۔ اور وَالْجُرُوحُ میں نفرؒ اور یزیدؒ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔

۲ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ، اُذُنٌ، اُذُنَيْهِ میں ہر جگہ صرف نافعؒ کے لیے ذال کا سکون ہے۔

۳ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ میں صرف حمزہؒ کے لیے وَلِيَحْكُمَ ہے۔

۴ يَبْغُوْنَ میں صرف شامیؒ کے لیے تَبْغُوْنَ ہے۔ ع ۱۱

۱ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ میں (۲) حرمیؒ، شامیؒ کے لیے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ (۳) بصریؒ کے لیے وَيَقُوْلَ الَّذِيْنَ ہے۔

۲ مَنْ يَّرْتَدَّ میں عمؒ کے لیے مَنْ يَّرْتَدِدْ ہے۔ ع ۱۲

۱ وَالْكُفَّارَ میں بصریؒ اور کسائیؒ کے لیے وَالْكُفَّارِ ہے اور ابوعمروؒ اور کسائیؒ کے دوریؒ کے لیے ان کے قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے

۲ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ میں صرف حمزہؒ کے لیے وَعَبُدَ الطَّاغُوْتِ ہے۔ ع ۱۳

۱ رِسٰلَتَهٗ میں یہاں عمؒ، شعبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے رِسٰلٰتِهٖ ہے اور انعام (۱) میں مکیؒ اور حفصؒ کے ماسوا کے لیے بھی رِسٰلٰتِهٖ ہے۔ ۲ (وَالصّٰبِئُوْنَ مدنیانؒ)

۳ اَلَّا تَكُوْنَ میں بصریؒ اور شفاؒ کے لیے اَلَّا تَكُوْنُ ہے۔ ع ۱۴

پارہ ۷ وَاِذَا سَمِعُوْا

عَقَّدْتُّمُ میں (۲) ابن ذکوانؒ کے لیے عٰقَدْتُّمُ (۳) صحبہؒ کے لیے عَقَدْتُّمُ ہے۔ ع ۱۲ / ۲

۱ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ میں کوفی اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے فَجَزَآءُ مِثْلِ ہے۔

۲ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ میں عمؒ کے لیے اَوْ كَفَّارَةُ طَعَامِ ہے (قیاس ک) ع ۱۳/۳

ع ۱۳/۳

۱ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ میں حفصؒ کے ماسوا کے لیے اُسْتُحِقَّ ہے (اور اعادہ کی صورت میں اُسْتُحِقَّ ہے)

۲ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ میں شعبہ، فشیؒ اور یعقوبؒ کے لیے الْاَوَّلِيْنَ ہے۔ ع ۱۴/۴

ع ۱۴/۴

۱ الْغُيُوْبِ میں چاروں جگہ شعبہ، حمزہؒ کے لیے الْغِيُوْبِ ہے

۲ (الْقُدُسِ (د) ۳ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ (ث) ۴ طَآئِرًا (مدنی ط)

۵ اِلَّا سِحْرٌ میں یہاں اور ہود و صف میں تینوں میں شفاؒ کے لیے سٰحِرٌ ہے۔

۶ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ میں صرف کسائیؒ کے لیے هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ ہے۔

ع ۱۵/۵

۷ (مُنَزِّلُهَا (ق، شفا) ع ۱۵/۵

ع ۱۶/۶

هٰذَا يَوْمُ میں صرف نافعؒ کے لیے يَوْمَ ہے۔ ع ۱۶/۶

ع ۲/۸

الانعام | مَنْ يُّصْرَفْ میں صحبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے يَصْرِفْ ہے ع ۲/۸

۱ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ اور ثُمَّ نَقُولُ میں یہاں صرف یعقوبؒ کے لیے یا سے یَحْشُرُهُمْ اور یَقُولُ ہے۔ اور انعام (رع ۱۵) میں حفصؒ اور روحؒ اور یونسؒ ع میں صرف حفصؒ اور فرقان ع ۲ میں مکیؒ حفصؒ اور ثوریؒ اور سبا میں حفصؒ اور یعقوبؒ کے لیے یا اور باقین کے کے لیے سب موقعوں میں نون ہے۔

۲ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں (۲) مدنیانؒ۔ ابو عمروؒ۔ صفاؒ کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ (۳) اخوینؒ اور یعقوبؒ کے لیے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ ہے۔ اور ابنانؒ و حفصؒ کے لیے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

۳ وَاللّٰهِ رَبِّنَا میں شفاؒ کے لیے رَبَّنَا ہے۔

۴ وَلَا نُكَذِّبَ اور وَنَكُونَ میں (۱) حفصؒ۔ حمزہؒ اور یعقوبؒ کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ وَنَكُونَ (۳) باقین کے لیے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُونُ ہے۔ ع ۳

۱ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ میں صرف شامیؒ کے لیے وَلَدَارُ الْآخِرَةِ ہے

۲ أَفَلَا تَعْقِلُونَ میں یہاں اور اعراف ع ۲۱ میں عمرؒ۔ حفصؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے اور یوسفؒ میں عمرؒ۔ عاصمؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے اور قصص میں صرف ابو عمروؒ کے لیے یا ہے۔ اور یٰس ع ۳ میں مدنیؒ ابن ذکوانؒ اور یعقوبؒ کے لیے تا ہے۔

۳۷ لَا یُکَذِّبُوْنَكَ میں نافعؒ اور کسائیؒ کے لیے لَا یُکْذِبُوْنَكَ ہے
۴۷ (اَرَءَیْتَکُمْ مدیٰ اَرَاَیْتَکُمْ ج اَرَیْتَکُمْ ر) ع۱۰

فَتَحْنَا میں یہاں واعراف ع۱۲ میں شامیؒ یزیدؒ اور رویسؒ کے لیے
اور فُتِحَتْ (انبیا) اور فَفَتَحْنَا (قمر) میں شامیؒ، ثوبؒ کے لیے اور
فُتِحَتْ ۔ وَفُتِحَتْ (زمر و نبا) میں کوفیؒ کے غیر کے لیے تا کی تشدید ہے
یعنی فَتَّحْنَا ۔ فُتِّحَتْ ع۱۱

۱ بِالْغَدَاوۃِ میں دونوں جگہ صرف شامیؒ کے لیے بِالْغُدْوَۃِ ہے
۲ اَنَّہٗ ۔ فَاَنَّہٗ میں (۱) شامیؒ ۔ عاصمؒ اور یعقوبؒ کے لیے
دونوں میں ہمزہ کا فتحہ (۲) مدنیانؒ کے لیے پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا
کسرہ (۳) جبر شفا کے لیے دونوں کا کسرہ ہے ۔
۳ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ میں (۲) مدنیانؒ کے لیے وَ
لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلَ (۳) صحبؒ کے لیے وَلِیَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ ہے ۔ ع۱۲
یَقُصُّ میں حرمیؒ اور عاصمؒ کے ماسوا کے لیے یَقْضِ ہے ۔ ع۱۳
۱ تَوَفَّتْهُ اور اسْتَهْوَتْهُ (ع ۱۳) میں صرف حمزہؒ کے لیے تَوَفّٰہُ
اور اسْتَهْوٰہُ ہے
۲ یُنَجِّیْ ۔ اس کے مضارع کے تیرہ کلمات آئے ہیں ان میں
سے (۱) مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ میں یہاں پہلی جگہ (۲) نُنَجِّیْكَ یونس (ع۹)

(۳) نُنَجِّی رُسُلَنَا یونس (ع) ان تین میں صرف یعقوبؒ کے لیۓ اور
(۴) قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ میں یہاں دوسری جگہ نافعؒ - حقؒ - ابن ذکوانؒ
کے لیے اور (۵) لَمُنَجُّوْهُمْ (حجر ع) (۶) لَنُنَجِّیَنَّهٗ (عنکبوت
ع) میں شفاؒ اور یعقوبؒ کے لیے اور (۷) مُنَجُّوْكَ (عنکبوت ع)
میں مکیؒ، صحبۃؒ اور یعقوبؒ کے لیے اور (۸) نُنَجِّی الَّذِیْنَ (مریم)
میں کسائیؒ اور یعقوبؒ کے لیے اور (۹) وَیُنَجِّی اللّٰہُ (زمر)
میں صرف روحؒ کے لیے تخفیف ہے - یعنی نون کا سکون اور جیم بلا
تشدید ہے - اور اس نون میں اخفا بھی ہے اور (۱۰) نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ
(یونس ع) میں حفصؒ و کسائیؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے اور (۱۱)
تُنْجِیْکُمْ (صف ع) میں صرف شامیؒ کے لیے نون کا فتحہ اور جیم کی
تشدید ہے اور (۱۲) فَنُجِّیَ (یوسف) میں شامیؒ، عاصمؒ اور
یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے فَنُنْجِیْ ہے اور (۱۳) نُنْجِی
الْمُؤْمِنِیْنَ (انبیاء) میں شامیؒ، شعبہؒ کے لیۓ نُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ ہے
۳ۓ وَخُفْیَةً میں دونوں جگہ صرف شعبہؒ کے لیۓ وَخِفْیَةً ہے۔
۴ۓ اَنْجٰنَا میں کوفیؒ کے ماسوا کے لیے اَنْجَیْتَنَا ہے۔
۵ۓ یُنْسِیَنَّكَ میں صرف شامیؒ کے لیۓ یُنَسِّیَنَّكَ ہے - ع
۱ۓ (اسْتَهْوَتْهُ ف) ۲ۓ اٰزَرَ میں صرف یعقوبؒ کے لیۓ اٰزَرُ ہے

ع ۹ / ۱۵ — ۳ (اَتُحَآجُّوٓنِّیْ مدام اور ل خفہ) ۔ ع ۱۵

لہ دَرَجٰتٍ مَّنْ میں یہاں کوفی اور یعقوب کے ماسوا کیلیے دَرَجٰتِ مَنْ اور یوسف (ع ۱) میں صرف کوفی کے ماسوا کے لیے دَرَجٰتِ مَنْ ہے۔

لہ ۲ وَالْیَسَعَ میں یہاں اور صٓ میں شفا کے لیے وَاللَّیْسَعَ ہے۔

لہ ۳ اقْتَدِہْ حرمی ح ن حالین ۔ اقْتَدِہِ ل ۔ اقْتَدِہٖ م

ع ۱۰ / ۱۶ — اقْتَدِ قُلْ وصلاً شفاظ ۔ اقْتَدِہْ وقفاً عشرہ) ۔ ع ۱۶

لہ تَجْعَلُوْنَہٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَہَا وَتُخْفُوْنَ تینوں میں حبرؒ کے لیے یا ہے۔

لہ ۲ وَلِتُنْذِرَ میں یہاں اور لِتُنْذِرَ (یٰسٓ واحقاف) میں (۱) شعبہؒ کے لیے تینوں میں یا (۲) عمؒ اور یعقوبؒ کے لیے تینوں میں تا (۳) بزیؒ کے لیے یٰسٓ میں یا، باقی دو میں تا (۴) قنبلؒ، ابو عمرو صحبؒ کے لیے انعام میں تا باقی دو میں یا ہے۔

لہ ۳ بَیْنَکُمْ میں مدنیانؒ، حفصؒ اور کسائیؒ کے ماسوا کے لیے

ع ۱۱ / ۱۷ — بَیْنُکُمْ ہے۔ ع ۱۷

ے بزیؒ کے لیے احقاف میں یا بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

لہ المَیْتِ نفرص، لہ ۲ وَجَعَلَ الَّیْلَ میں کوفی کے ماسوا کے لیے وَجُعِلُ الَّیْلِ ہے

لہ ۳ فَمُسْتَقَرٌّ میں جبر اور روح کے لیے فَمُسْتَقِرٌّ ہے۔

لہ ۴ اِلٰی ثَمَرِہٖ میں یہاں اور مِنْ ثَمَرِہٖ اس سورت کے (ع) اور یٰسٓ (ع) میں شفا کے لیے ثُمُرِہٖ ہے۔

لہ ۵ وَخَرَقُوْا میں مدنیان کے لیے وَخَرَّقُوْا ہے۔ ع ۱۲/۱۲

ن ۱۲/۱۸

لہ ۱ دَرَسْتَ میں (۲) جبر کے لیے دٰرَسْتَ (۳) شامی اور یعقوب کے لیے دَرَسَتْ ہے۔

لہ ۲ عَدْوًا میں صرف یعقوب کے لیے عُدُوًّا ہے۔ لہ ۳ (یُشْعِرُ کُمْ ح۔ اختلاس ضمہ را۔ ط)

لہ ۳ اَنَّھَا میں حق اور امام خلف کے لیے ہمزہ کا صرف کسرہ اور شعبہ کے لیے فتحہ اور کسرہ دونوں ہیں

لہ ۴ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں شامی اور حمزہ کے لیے تا ہے۔ ع ۱۳/۱۱

ق ۱۳/۱۹

پارہ وَلَوْ اَنَّنَا

لہ ۱ قُبُلًا میں یہاں عم کے لیے قِبَلًا ہے۔ اور کہف (ع) میں کوفی اور ابو جعفر کے ماسوا کے لیے قِبَلًا ہے لہ ۲ مُنَزَّلٌ غیر ع ک)

۳۷ کَلِمَتُ میں یہاں کوفی اور یعقوب کے ماسوا کے لیے کَلِمٰتُ ہے اور یونس ۱۰ ع و مؤمن ع میں عم کے لیے کَلِمٰتُ ہے۔

۲ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ میں (۱) مدنیان، حفص اور یعقوب کے لیے اسی طرح (۲) صحبہ کے لیے فَصَّلَ لَكُم مَّا حُرِّمَ (۳) نفر کے لیے فُصِّلَ لَكُم مَّا حُرِّمَ ہے۔

۵ لَيُضِلُّونَ میں یہاں اور لِيُضِلُّوا یونس ۹ ع میں کوفی کے ماسوا کے لیے یا کا فتحہ ہے۔ ع ۱۴ ۱ (مَيْتًا مدا ظ) ۲ رِسٰلٰتِهٖ غیر د ع)

۳ ضَيِّقًا میں دونوں جگہ صرف مکی کے لیے ضَيْقًا ہے۔

۴ حَرَجًا میں مدنیان، شعبہ کے لیے حَرِجًا ہے۔

۵ يَصَّعَّدُ میں (۲) مکی کے لیے يَصْعَدُ (۳) شعبہ کے لیے يَصَّاعَدُ ہے ۶ (نَحْشُرُهُمْ غیر ع ش) ع ۱۵/۲

۱ عَمَّا يَعْمَلُونَ میں صرف شامی کے لیے تا ہے۔

۲ مَكَانَتِكُمْ اور مَكَانَتِهِمْ میں صرف شعبہ کے لیے نون کا کھڑا زبر ہے۔

۳ مَن تَكُونُ لَهٗ میں دونوں جگہ شفا کے لیے مَن يَكُونُ لَهٗ ہے

۴ بِزَعْمِهِمْ میں دونوں جگہ صرف کسائی کے لیے بِزُعْمِهِمْ ہے

۵ زَيَّنَ، قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ میں صرف شامی

کے لیے زُیِّنَ، قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَاۤؤُهُمْ ہے۔

۶ وَاِنْ يَكُنْ مَيْتَةً میں (۲) شامیؒ کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَيْتَةٌ (۳) یزیدؒ کے لیے وَاِنْ تَكُنْ مَيِّتَةٌ (۴) شعبہؒ کے لیے تَكُنْ مَيْتَةً (۵) مکیؒ کے لیے وَاِنْ يَكُنْ مَيْتَةٌ ہے۔ ۷ اقْتَلُوْا دك) ع ۱۶/۲

۱ حَصَادِهٖ میں بصریؒ، شامیؒ، عاصمؒ کے ماسوا کے لیے حِصَادِهٖ ہے۔

۲ الْمَعْزِ میں مدنیانؒ اور کوفیؒ کے ماسوا کے لیے الْمَعَزِ ہے ۳ (خُطُوٰتِ غیر زک ع رثوی) ع ۱۷/۴

اَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً میں (۲) مکیؒ اور حمزہؒ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً (۳) شامیؒ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ (۴) یزیدؒ کے لیے اَنْ تَكُوْنَ مَيِّتَةٌ ہے۔ ع ۱۸/۵

۱ تَذَكَّرُوْنَ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تا کے ساتھ لکھا ہو اور آخر میں نونؔ ہو تو صحبؔ کے ماسوا کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ ہے۔ اور اعراف (ع) میں شامیؒ کے لیے يَتَذَكَّرُوْنَ ہے اور نمل (ع) میں ابو عمروؒ، ہشامؒ اور روحؒ کے لیے اور حاقہ (ع) میں ابنانؒ اور یعقوبؒ کے لیے يَذَّكَّرُوْنَ ہے۔ اور صرف حاقہ میں ابن ذکوانؒ کے لیے تَذَّكَّرُوْنَ بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے۔

۲ وَاَنَّ هٰذَا میں (۲) شفاؒ کے لیے وَاِنَّ (۳) شامیؒ اور یعقوبؒ کے لیے وَاَنْ ہے۔ ع۱۹

۱ بِصٓادٍ قُوْنَ شفاؒ غ) ۲ اَنْ تَاْتِیَھُمْ میں یہاں اور نحل میں شفاؒ کے لیے اَنْ یَّاْتِیَھُمْ ہے۔

۳ فَرَّقُوْا میں دونوں جگہ اخوینؒ کے لیے فٰرَقُوْا ہے

۴ عَشْرُ اَمْثَالِھَا میں صرف یعقوبؒ کے لیے عَشْرٌ اَمْثَالُھَا ہے

۵ قِیَمًا میں سماؒ کے لیے قَیِّمًا ہے۔ ع۲۰

الاعراف

(مَا یَذَّکَّرُوْنَ (ک) ع۱

تُخْرَجُوْنَ میں یہاں اور روم (ع۲) و زخرف میں اور لَا یُخْرَجُوْنَ جاثیہ میں (۲) شفاؒ کے لیے چاروں میں تَا اور یَا کا فتحہ اور را کا ضمہ (۳) ابن ذکوانؒ کے لیے اول کے تین میں اسی طرح۔ یعنی تَخْرُجُوْنَ اور چوتھے میں لَا یُخْرَجُوْنَ (۴) یعقوبؒ کے لیے اول میں شفاؒ اور باقی تین میں حفصؒ کی طرح ہے۔ ع۲

وَلِبَاسُ التَّقْوٰی میں عمؒ اور کسائیؒ کے لیے وَلِبَاسَ ہے ع۳

۱ خَالِصَةً میں صرف نافعؒ کے لیے خَالِصَةٌ ہے۔

ف اور روم والے میں ابن ذکوانؒ کے لیے تَخْرُجُوْنَ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

ع۱۹ پ۸ ع۲۰ ع۱ ع۲ ع۳

ع ۴ ۱۱

۲ وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ میں صرف شعبہ کے لیے یا ہے۔ ع ۴ ۱۱

۱ لَا تُفَتَّحُ میں (۲) ابوعمرو کے لیے لَا تُفْتَحُ (۳) شفا کے لیے لَا يُفْتَحُ ہے۔

۲ وَمَا كُنَّا میں صرف شامی کے لیے مَا كُنَّا بغیر واؤ کے ہے۔

۳ نَعَمْ میں چاروں جگہ صرف کسائی کے لیے نَعِمْ ہے۔

۴ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں بزی، شامی، شفا اور یزید کے لیے اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ہے۔ ع ۵ ۱۲

ع ۵ ۱۲

۱ يُغْشِي الَّيْلَ میں صحبہ اور حضرمی کے لیے يُغَشِّي الَّيْلَ ہے۔

۲ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ میں یہاں صرف شامی کے لیے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ ہے۔ اور نحل میں (۱) شامی کے لیے اسی طرح چاروں کا رفع (پیش) (۲) حفص کے لیے پہلے دو میں نصب (زبر) اور آخری دو میں رفع (پیش) (۳) باقین کے لیے چاروں میں نصب ہے ۳ (وَخُفْيَةً ص)۔

۴ الرِّيٰحَ (شفا)

۵ بُشْرًا میں (۲) شامی کے لیے نُشْرًا (۳) شفا کے لیے نَشْرًا (۴) سما کے لیے نُشُرًا ہے۔

ع ۷ ۱۳

۶ نَكِدًا میں صرف ابوجعفر کے لیے نَكَدًا ہے۔ ع ۷ ۱۳

ابن وردان کے لیے لَا يُخْرِجُ میں لَا يُخْرَجُ بھی ہے لیکن چونکہ اس کے بیان کرنے میں شطوی منفرد ہیں اس لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں ۱۲ منہ

ﻟ۱ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ میں ہر جگہ کسائیؒ اور یزیدؒ کے لیے غَیْرِهٖ ہے
ﻟ۲ اُبَلِّغُكُمْ میں تینوں جگہ صرف ابو عمروؒ کے لیے اُبْلِغُكُمْ ہے ع ۱۵
(بَصْطَةً مدی، ہ، م، ص، ق، ر، ش۔ بَصْطَةً ز، ح، ل،
ع، ض، غ، د) ع ۱۶

ﻟ۱ مُفْسِدِیْنَ قَالَ میں صرف شامیؒ کے لیے وَقَالَ ہے واؤ
سے۔ ﻟ۲ (ءَ اِنَّكُمْ مدی۔ ع کے ماسوا) ع ۱۷

پارہ ۹ قَالَ الْمَلَاُ

ﻟ۱ (لَفَتَحْنَا۔ ک، ث، غ) ﻟ۲ اَوَ اَمِنَ میں حرمیؒ اور شامیؒ
کے لیے اَوْ اَمِنَ ہے اور صٰفّٰت و واقعہ میں قالونؒ، شامیؒ اور ابو جعفرؒ
کے لیے اَوْ ہے۔ ع ۱۲

حَقِیْقٌ عَلٰی میں صرف نافعؒ کے لیے حَقِیْقٌ عَلَیَّ ہے ع ۱۳ ﻟ۱ (اَرْجِهْ
ب، خ۔ اَرْجِهٖ ج رویٌ ذ۔ اَرْجِهِ ن ف اَرْجِئْهُ دل۔ اَرْجِئْهُ
بصریانؒ۔ اَرْجِئْهِ م) ﻟ۲ بِكُلِّ سٰحِرٍ میں یہاں اور یونس (ع) میں شفاؒ
کے لیے سَحّٰرٍ ہے ﻟ۳ (ءَ اِنَّ لَنَا غیر حرمیؒ ع) ﻟ۴ نَعِمْ ر)
ﻟ۵ تَلْقَفُ میں یہاں اور شعراء میں حفصؒ کے ماسوا کے لیے تَلَقَّفُ
ہے اور طٰہٰ میں حفصؒ کے تَلْقَفْ میں (۲) ابن ذکوانؒ کے لیے تَلَقَّفُ

(۳) باقین کے لیے تَلَقَّفُ ہے ۔ ۱۲؎ (فرعونُ و ... سٰلَم وصلأز
ءَ اٰمَنْتُمْ صحبہ ش - ءَ اٰمَنْتُمْ مدّاہ ج ک) ـــــ عٓ ۱۴/۴

سَنُقَتِّلُ میں حرمیؒ کے لیے سَنَقْتُلُ ہے ـــ عٓ ۱۵/۵

۱؎ یَعْرِشُوْنَ میں دونوں جگہ شامیؒ و شعبہ کے لیے یَعْرُشُوْنَ ہے

۲؎ یَعْكُفُوْنَ میں شفاؒ کے لیے یَعْكِفُوْنَ ہے۔

۳؎ اَنْجَیْنٰكُمْ میں صرف شامیؒ کے لیے اَنْجٰكُمْ ہے۔

۴؎ یُقَتِّلُوْنَ میں صرف نافعؒ کے لیے یَقْتُلُوْنَ ہے ۔ عٓ ۱۶/۶

۱؎ دَكًّا میں شفاؒ کے لیے دَكَّآءَ ہے اور کہف میں کفیؒ کے غیر کے لیے دَكًّا ہے۔

۲؎ بِرِسٰلٰتِیْ میں حرمیؒ اور روحؒ کے لیے بِرِسٰلَتِیْ ہے۔

۳؎ الرُّشْدِ میں شفاؒ کے لیے الرَّشَدِ ہے اور کہف عٓ میں بصریؒ کے لیے رَشَدًا ہے۔ عٓ ۱۷/۷

۱؎ حُلِیِّهِمْ میں (۲) اخوینؒ کے لیے حِلِیِّهِمْ (۳) یعقوبؒ کے لیے حَلْیِهِمْ ہے۔

۲؎ لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا میں شفاؒ کے لیے لَئِنْ لَّمْ تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَتَغْفِرْ لَنَا ہے۔

۳؎ قَالَ ابْنَ اُمَّ میں یہاں اور یَبْنَؤُمَّ (طٰہٰ) میں شامیؒ

١٨ ١٩ ع ع ٨ ٩ صحبہ کیلیے میم کا کسرہ ہے۔ ع ۱۸ اِصْرَهُمْ میں صرف شامی کیلیے آصَارَهُمْ ہے۔ ع ۱۹

نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ میں (۲) مدنیانؒ اور یعقوبؒ کے لیے

تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيئَاتُكُمْ (۳) شامیؒ کے لیے تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيئَتُكُمْ

(۴) صرف ابوعمروؒ کے لیے نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ہے اور خَطِيئَاتِهِمْ

٢٠ ع ١٠ (نوح ع) میں صرف ابوعمروؒ کے لیے خَطَايَاهُمْ ہے۔ ع ۲۰

۱ مَعْذِرَةً میں حفصؒ کے ماسوا کے لیے مَعْذِرَةٌ ہے۔

۲ بَئِيسٍ میں (۲) مدنیانؒ کے لیے بِيسٍ (۳) شامیؒ کے لیے بِئْسٍ (۴) شعبہؒ کے لیے بَيْئَسٍ اور بَئِيسٍ دونوں ہیں۔

۳ يَعْقِلُونَ غیر عمؒ (ع ط)

٢١ ع ١١ ۴ يُمَسِّكُونَ میں صرف شعبہؒ کے لیے يُمْسِكُونَ ہے۔ ع ۲۱

۱ ذُرِّيَّتَهُمْ میں یہاں اور طورؒ کے دو جگہ میں عمؒ و بصریانؒ کے لیے ذُرِّيَّاتِهِمْ ہے اور ذُرِّيَّاتِنَا (فرقان) میں ابوعمروؒ اور صحبہؒ کے لیے ذُرِّيَّتِنَا ہے اور ذُرِّيَّتَهُمْ (یٰس) میں عمؒ اور یعقوبؒ کے لیے ذُرِّيَّاتِهِمْ ہے اور وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ (طور) میں (۲) شامیؒ اور یعقوبؒ کے لیے وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّاتُهُمْ (۳) صرف ابوعمروؒ کے لیے وَأَتْبَعْنَاهُمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ ہے۔

۲ أَنْ تَقُولُوا اور أَوْ تَقُولُوا دونوں میں صرف ابوعمروؒ کیلیے

یا ہے ۳ (یلہث ذٰلِکَ غیر ج دل ث)

۴ یُلْحِدُوْنَ میں یہاں اور نحل و فصلت میں (۲) حمزہؒ کے لیے تینوں جگہ (۳) رویؒ کے لیے صرف نحل میں یَلْحَدُوْنَ ہے۔ ع [۲۲/۱۴]

وَیَذَرُهُمْ میں (۲) شفا کے لیے وَیَذَرْهُمْ (۳) حرمیؒ، شامیؒ کے لیے وَنَذَرُهُمْ ہے۔ ع [۲۳/۱۴]

۱ شُرَکَآءَ میں مدنیانؒ اور شعبہؒ کے لیے شِرْکًا ہے۔

۲ لَا یَتَّبِعُوْکُمْ میں یہاں اور یَتَّبِعُهُمُ (شعرآء) میں صرف نافعؒ کے لیے لَا یَتْبَعُوْکُمْ اور یَتْبَعُهُمُ ہے۔

۳ یَبْطِشُوْنَ میں یہاں اور یَبْطِشَ (قصص) میں اور نَبْطِشُ (دخان) میں صرف یزیدؒ کے لیے طا کا ضمہ ہے۔

۴ طٰٓئِفٌ میں حقؒ و کسائیؒ کے لیے طَیْفٌ ہے

۵ یَمُدُّوْنَهُمْ میں مدنیانؒ کے لیے یُمِدُّوْنَهُمْ ہے ع [۲۴/۱۴]

الانفال

مُرْدِفِیْنَ میں مدنیانؒ اور یعقوبؒ کے لیے دال کا فتحہ ہے۔ ع [۱/۱۵]

۱ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ میں (۲) مدنیانؒ کے لیے یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ (۳) حبرؒ کے لیے یَغْشٰکُمُ النُّعَاسُ ہے۔ ۲ (الرُّعْبَ (ک رثوی)

۳ وَلٰکِنِ اللّٰهُ (ک شفا)

۴ مُؤصَدَۃٌ کَیۡدِ میں (۲) حرمیؒ، ابوعمروؒ کے لیے مُوہِنٌ کَیۡدَ (۳) شامیؒ، صحبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے مُوْهِنُ كَيْدَ ہے۔

۵ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ میں عمؒ اور حفصؒ کے غیر کے لیے وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ ہے۔ ع ۲ ۱۶

(لِيَمِيْزَ اللّٰهُ شفاظ)۔ ع ۴ ۱۸

۱ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ میں صرف رویسؒ کے لیے تعملون ہے

پارہ ۱۰ وَاعْلَمُوْا

۲ بِالْعُدْوَةِ میں دونوں جگہ حقؒ کے لیے عین کا کسرہ ہے۔

۳ مَنْ حَيَّ میں نافعؒ، بزیؒ، شعبہؒ اور ثلثہؒ کے لیے مَنْ حَيِيَ ہے۔ ع ۵ ۱

يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ میں صرف شامیؒ کے لیے تَتَوَفّٰی ہے ع ۶ ۲

۱ وَلَا يَحْسَبَنَّ میں شامیؒ، حفصؒ، حمزہؒ اور یزیدؒ کے غیر کے لیے تا ہے۔

۲ اِنَّهُمْ لَا میں صرف شامیؒ کے لیے اَنَّهُمْ لَا ہے۔

۳ تُرْهِبُوْنَ میں صرف رویسؒ کے لیے تُرَهِّبُوْنَ ہے۔

۴ لِلسَّلْمِ میں یہاں صرف شعبہؒ کے لیے اور اِلَى السَّلْمِ

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں شعبہؒ اور فتیؒ کے لیے سین کا کسرہ ہے ع ۴

ہے ۱ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ یَّغْلِبُوْا اور فَاِنْ یَّکُنْ میں

(۲) شامیؒ وابنانؒ کے لیے دونوں میں تا (۳) بصریانؒ کے لیے

اول میں یا اور ثانی میں تا ہے یعنی وَاِنْ یَّکُنْ، فَاِنْ تَکُنْ۔

ہے ۲ عاصمؒ، فتیؒ کے ضَعْفًا میں (۲) صرف ابوجعفرؒ کے لیے

ضُعَفَآءَ (۳) باقین کے لیے ضُعْفًا ہے۔

ہے ۳ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ میں بصریانؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے اَنْ تَکُوْنَ

ہے۔ ہے ۴ (اُسْرٰی ث)۔ ع ۹ ہے ۵ مِنَ الْاُسٰرٰی ح ث) ع ۹

ہے ۲ مِنْ وَّلَایَتِہِمْ میں صرف حمزہؒ کے لیے مِنْ وِّلَایَتِہِمْ

اور الْوَلَایَۃُ (کہف) میں شفا کے لیے الْوِلَایَۃُ ہے۔ ع ۱۰

التوبۃ

ہے ۱ (اَئِمَّۃَ کن ش۔ اَیِمَّۃَ ابجرع۔ اَئِمَّۃَ لخ۔ اٰئِمَّۃَ ث) ہے ۲ لَآ اَیْمَانَ میں صرف شامیؒ کے لیے لَآ

اِیْمَانَ ہے۔ ع ۲

ہے ۱ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللہِ میں حقؒ کے لیے مَسْجِدَ اللہِ

ہے۔ (اور دوسرے مَسٰجِدَ اللہِ میں کوئی اختلاف نہیں) ہے ۲

(یَبْشُرُہُمْ ف)

ہے ۳ وَعَشِیْرَتُکُمْ میں صرف شعبہؒ کے لیے وَعَشِیْرٰتُکُمْ ہے ع ۳

ے۱ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ میں عاصمؒ، کسائیؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ ہے (نونِ تنوین کے بغیر)

ے۲ یُضَاهِئُوْنَ میں عاصمؒ کے ماسوا کے لیے یُضَاهُوْنَ ہے

ے۳ اِثْنَا عَشَرَ میں یہاں اور اَحَدَ عَشَرَ (یوسفؑ) اور تِسْعَةَ عَشَرَ (مدثر) تینوں میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اِثْنَا عْشَرَ۔ اَحَدَ عْشَرَ۔ تِسْعَةَ عْشَرَ ہے۔ ے۴ (النَّسِیُّ ج۔ ث) ے۵ یُضَلُّ میں (۲) صحبؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے یَضِلُّ (۳) صرف یعقوبؒ کے لیے یُضِلُّ ہے۔ ع۱۱

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَكَلِمَةَ اللّٰهِ ہے ع۱۲

ے۱ (كُرْهًا شفا) ے۲ اَنْ تُقْبَلَ میں شفا کے لیے اَنْ يُّقْبَلَ ہے۔ ے۳ مُدَّخَلًا میں صرف یعقوبؒ کے لیے مَدْخَلًا ہے

ے۴ يَلْمِزُكَ میں یہاں اور يَلْمِزُوْنَ اسی سورۃ کے ع میں اور وَلَا تَلْمِزُوْا (حجرات) تینوں میں صرف یعقوبؒ کے لیے میم کا ضمہ ہے۔ ع۱۳

ے۱ (اُذُنُ (۱)) ے۲ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ میں صرف حمزہؒ کے لیے وَرَحْمَةٍ ہے۔

ے۳ اِنْ نَّعْفُ اور نُعَذِّبْ طَائِفَةً میں عاصمؒ کے ماسوا کے لیے اِنْ يُّعْفَ اور تُعَذَّبْ طَائِفَةٌ ہے ع۱۴

۱ اَلْمُعَذِّرُوْنَ میں صرف یعقوبؔ کے لیے الْمُعْذِرُوْنَ ہے

پارہ ۱۱ یَعْتَذِرُوْنَ

۲ دَآئِرَةُ السَّوْءِ میں دونوں جگہ جبرؔ کے لیے السُّوْءِ ہے

۳ قُرُبَةٌ میں صرف ورشؔ کے لیے قُرْبَةٌ ہے۔ ع ۱۲

۱ وَالْاَنْصَارِ (اسی ع ۱۳) میں صرف یعقوبؔ کے لیے وَ الْاَنْصَارُ ہے۔

۲ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ میں صرف مکیؔ کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ہے

۳ صَلٰوتَكَ میں یہاں اور اَصَلٰوتُكَ (ہود) میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے یہاں صَلَوٰتِكَ اور ہود میں اَصَلَوٰتُكَ ہے۔

۴ مُرْجَوْنَ میں یہاں اور تُرْجِیْ مَنْ (احزاب) میں نفرؔ اور شعبہؔ اور یعقوبؔ کے لیے مُرْجَئُوْنَ اور تُرْجِئُ ہے۔

۵ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا میں عمؔ کے لیے اَلَّذِیْنَ ہے (پہلی واؤ کے حذف سے)

۶ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ اور اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ میں نافعؔ، شامیؔ کے لیے اُسِّسَ بُنْیَانُهٗ ہے۔

۷ جُرُفٍ میں شامیؔ، شعبہؔ اور فتیؔ کے لیے جُرْفٍ ہے۔

۸ (مَا یِ امالہ محضہ سح ص ر قَمَایِ تقلیل ج)
۹ اِلّآ اَنْ تَقَطَّعَ میں (۲) نافعؒ، حبرؒ، شعبہؒ، رویٰ کے لیے اِلّآ اَنْ تُقَطَّعَ (۳) صرف یعقوبؒ کے لیے اِلَی اَنْ تَقَطَّعَ ہے۔
۱۰ (فَیُقْتَلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ شفا) ۲ (الْعُسْرَۃِ ث)
۳ یَزِیْغُ میں حفصؒ و حمزہؒ کے غیر کے لیے تَزِیْغُ ہے۔
اَوَلَا یَرَوْنَ میں حمزہؒ و یعقوبؒ کے لیے اَوَلَا تَرَوْنَ ہے

یُوْنس علیہ السلام

۱ (الٓرٰ ک صحبہؒ محضہ اور ج تقلیل)
۲ لَسٰحِرٌ میں مکیؒ اور کوفیؒ کے ماسوا کے لیے لَسِحْرٌ ہے۔
۳ حَقًّا اِنَّہٗ میں صرف ابو جعفرؒ کے لیے حَقًّا اَنَّہٗ ہے۔
۴ ضِیَآءً میں یہاں اور انبیاء میں اور بِضِیَآءٍ (قصص) میں صرف قنبلؒ کے لیے یا کے بجائے ہمزہ ہے۔
۵ یُفَصِّلُ میں حقؒ و حفصؒ کے ماسوا کے لیے نُفَصِّلُ ہے
۶ لَقُضِیَ اِلَیْھِمْ اَجَلُھُمْ میں شامیؒ و یعقوبؒ کے لیے لَقَضٰی اِلَیْھِمْ اَجَلَھُمْ ہے (اور یعقوبؒ کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق
۷ وَلَآ اَدْرٰىکُمْ میں یہاں اور وَلَآ اُقْسِمُ قیٰمہ کے پہلے موقع میں صرف مکیؒ کے لیے وَلَاَدْرٰىکُمْ اور وَلَاُقْسِمُ ہے الف کے حذف

سے (اور حمزہؒ کے لیے الف کا اثبات بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے)

فائدہ۔ ان دونوں کلمات کا رسم الخط اس قراءۃ کی رو سے وَلَاْاَوْضَعُوْا (توبہ) اور اَوْلَاْ اَذْ بَحَنَّهٗ (نمل) وغیرہ کی طرح ہوگا۔ فافہم۔

۳ (اَكْ بِرْ نَكُمْ رح صحیحہ محضہ اور رح بین بین)

۴ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ میں یہاں اور نحل کے دونوں موقعوں اور روم میں شفا کے لیے تا ہے۔ ع

ع ۲ / ۷

۱ تَمْكُرُوْنَ میں صرف روحؒ کے لیے يَمْكُرُوْنَ ہے۔

۲ يُسَيِّرُكُمْ میں شامیؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے يَنْشُرُكُمْ ہے۔

۳ مَتَاعَ میں حفصؒ کے ماسوا کے لیے مَتَاعُ ہے

۴ قِطَعًا میں مکیؒ، کسائیؒ، اور یعقوبؒ کے لیے قِطْعًا ہے۔

۵ تَبْلُوْا میں شفا کے لیے تَتْلُوْا ہے ع

ع ۳ / ۸

۱ (كَلِمٰتُ عمؒ) ۲ لَا يَهِدِّيْ میں (۲) ورشؒ، ابنانؒ کے لیے لَا يَهَدِّيْ پورے فتحہ سے (۳) قالونؒ، ابوعمروؒ کے لیے لَا يَهَدِّيْ (اختلاس سے) (۴) ابوجعفرؒ کے لیے لَا يَهْدِّيْ (سکون سے) اور قالونؒ کے لیے بھی دوسری وجہ میں اسی طرح ہے جو ان سے صراحۃً مروی ہے۔ (۵) شفا کے لیے لَا يَهْدِيْ (۶) شعبہؒ کے لیے لَا يِهِدِّيْ ہے۔ ع

ع ۴ / ۹

۱ (وَلٰكِنِ النَّاسُ (شفا) ۲ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ كَاَنْ (غیرع)

۳ (آلْنَ اخ) فائدہ آلْنَ اور آلذَّکَرَیْنِ، آللّٰہُ میں سب کے لیے اور آلسِّحْرُ میں صرف ابوعمروؒ اور یزیدؒ کے لیے دو دو وجوہ ہیں ۱ ہمزہ کا الف سے ابدال (جس کی صورت ابھی درج ہوئی) ۲ تسہیل بلا ادخال یعنی ءَ آلْنَ، ءَ آلْـٰٔنَ، ءَ آلذَّکَرَیْنِ اور.... ءَ آلسِّحْرُ (اور آلْنَ کی نقل کا اختلاف اس کے باب میں دیکھیں) ع ۵

ع ۱۰

۱ فَلْیَفْرَحُوْا میں صرف رویسؒ کے لیے فَلْتَفْرَحُوا ہے

ع ۶ ۱۱

۲ (مِمَّا یَجْمَعُوْنَ (ک ش غ) ع ۶

۱ وَمَا یَعْزُبُ میں یہاں اور لَا یَعْزُبُ (سبا ع) میں صرف کسائیؒ کے لیے زا کا کسرہ ہے۔

۲ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَکْبَرَ دونوں میں حمزہؒ اور یعقوبؒ کے لیے را کا رفع (پیش) ہے۔ ع ۷ ۱۲

ع ۷ ۱۲

۱ وَشُرَکَآءَکُمْ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَشُرَکَآؤُکُمْ ہے۔

ع ۸ ۱۳

۲ (بِکُلِّ سَحّٰرٍ شفا) ۳ بِهِ آلسِّحْرُ یا ءَ آلسِّحْرُ (ح یث) ع ۸ ۱۳

۱ (لِیُضِلُّوْا غیر کفی) ۲ وَلَا تَتَّبِعَآنِّ میں صرف ابن ذکوانؒ کے لیے وَلَا تَتْبَعَانِ ہے۔

ہ فَاَجْمِعُوْا میں صرف رویسؒ کے لیے دوسری وجہ کی رو سے فَاجْمَعُوْا بھی ہے۔ لیکن یہ تحبیر و دُرّہ کے طرق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

(اور حرز میں ان کے لیے وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ بھی ہے جو ضعیف ہے)

۳ ءَامَنْتُ اَنَّهٗ میں شفاؔ کے لیے اِنَّهٗ ہے۔ ع ۹/۱۴

۱ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ میں صرف شعبہؔ کے لیے وَنَجْعَلُ ہے۔

۲ نُنْجِي ظ نُنْجِ غیرع رظ) ۔ ع ۱۰/۱۵

هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَام پارہ ۱۲ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

(اَلَّا يُسْجُرُ شفاؔ) ۔ ع ۱

۱ اِنِّیْ لَكُمْ میں حقؔ، روحؔ اور ابوجعفرؔ کے لیے اَنِّیْ لَكُمْ ہے۔

۲ بَادِیَ میں صرف ابوعمروؔ کے لیے بَادِئَ ہے

۳ فَعُمِّيَتْ میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے فَعَمِيَتْ ہے ع ۳/۳

۱ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ میں یہاں اور مؤمنون میں حفصؔ کے ماسوا کے لیے مِنْ كُلِّ ہے۔

۲ مَجْرٖهَا میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے میم کا ضمہ اور را کا کھڑا زبر ہے۔ پھر ان میں سے ورشؔ کے لیے تقلیل اور ابوعمروؔ و صحبؔ کے لیے محضہ اور باقی کے لیے فتح ہے۔

۳ يٰبُنَیَّ میں چھیوں جگہ (۱) حفصؔ کے لیے سب میں یا کا فتحہ (۲) شعبہؔ کے لیے ہودؔ میں فتحہ اور باقی میں کسرہ یعنی يٰبُنَیِّ (۳) بزیؔ

کے لیے لقمٰن کے تیسرے میں یا کا فتحہ اور پہلے میں سکون یعنی یٰبُنَیِّ
اور باقی میں کسرہ (۴) قنبلؒ کے لیے لقمٰن کے پہلے اور تیسرے میں
سکون اور باقی میں کسرہ (۵) باقین کے لیے سب میں کسرہ ہے۔

ﮯ۴ اِرۡکَبۡ مَّعَنَا عم ض د)

ﮯ۵ عَمَلٌ غَیۡرُ میں کسائیؒ اور یعقوبؒ کے لیے عَمِلَ غَیۡرَ ہے۔

ﮯ۶ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ میں (۲) عمؒ کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلۡنِّ (۳) مکیؒ
کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلَنَّ ہے (اور یا زائدہ کا اختلاف اصول میں دیکھیے)
اور فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ (کہف) میں عمؒ کے لیے فَلَا تَسۡـَٔلَنِّیۡ ہے۔

ﮯ۱ خِزۡیِ یَوۡمِئِذٍ اور عَذَابِ یَوۡمِئِذٍ میں مدنیانؒ اور کسائیؒ
کے لیے میم کا زبر ہے۔

اور فَزَعٍ یَّوۡمَئِذٍ (نمل) میں (۱) مدنیانؒ کے لیے فَزَعِ یَوۡمَئِذٍ
(۲) نفرؒ اور یعقوبؒ کے لیے فَزَعِ یَوۡمِئِذٍ (۳) کوفیؒ کے لیے فَزَعٍ
یَّوۡمَئِذٍ ہے۔

ﮯ۳ ثَمُوۡدَاۡ میں یہاں و فرقان و عنکبوت و نجم میں چاروں جگہ
(۱) حفصؒ، حمزہؒ اور یعقوبؒ کے لیے چاروں میں دال کا ایک زبر
(۲) شعبہؒ کے لیے نجم میں ایک اور باقی تین میں دو زبر ہیں (۳) باقین

ﮯ۵ ابن ذکوانؒ کے لیے یا کا حذف بھی آیا ہے لیکن طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

کے لیے چاروں میں دُو زبر ہیں۔

۳ لِثَمُوْدَ میں صرف کسائی کے لیے لِثَمُوْدٍ ہے۔

۱ قَالَ سَلٰمٌ میں دونوں جگہ اخوین کے لیے سِلْمٌ ہے

۲ یَعْقُوْبَ ○ قَالَتْ میں شامیؒ، حفصؒ، حمزہؒ کے ماسوا کے لیے یَعْقُوْبُ قَالَتْ ہے۔ ۳ (شَیْءٌ عم رغ)

۴ فَاسْرِ اور اَنْ اَسْرِ میں حرمیؒ کے لیے فَاسْرِ اور اَنِ اسْرِ ہے ہمزہ وصلی سے اور اَنِ اسْرِ میں ہمزہ وصلی سے اعادہ کے وقت اِسْرِ پڑھیں گے۔

۵ اِلَّا امْرَاَتَكَ میں حبرؒ کے لیے تا کا رفع (پیش) ہے۔

۱ (اَصَلٰوتُكَ غیر صحب) ۲ عَلٰی مَكَانَتِكُمْ (ص)

سُعِدُوْا میں صحبؒ کے ماسوا کے لیے سَعِدُوْا ہے۔

۱ وَاِنْ كُلًّا میں نافعؒ، مکیؒ اور شعبہؒ کے لیے وَاِنْ ہے۔

۲ لَمَّا میں یہاں ویٰس رغ وزخرف رغ وطارق میں (۱) عاصمؒ، حمزہؒ اور ابن جمازؒ کے لیے چاروں میں لَمَّا (۲) شامیؒ کے لیے زخرف میں لَمَا اور باقی تینوں میں لَمَّا ہے (اور ہشامؒ کے لیے زخرف میں لَمَّا بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے) (۳) ابن وردانؒ کے لیے یہاں اور طارق میں لَمَّا اور یٰس وزخرف میں لَمَا (۴) باقین

کے لیے چاروں میں لَمَا ہے۔ پس یہاں چار قراءتیں ہوگئیں۔ (۱) نافعؒ، مکیؒ کے لیے وَاِنْ کُلًّا لَمَّا (۲) شعبہؒ کے لیے وَاِنْ کُلًّا لَّمَّا (۳) بصریؒ اور رُوَیؒ کے لیے وَاِنَّ کُلًّا لَمَّا (۴) شامیؒ، حفصؒ حمزہؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا ہے۔

۳؎ وَزُلَفًا میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے وَزُلُفًا ہے۔

۴؎ بَقِيَّةٍ میں صرف ابن جمازؒ کے لیے بِقْيَةٍ ہے۔ ۵؎ (يَرْجِعُ غیراع)

۶؎ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ میں یہاں اور نمل کے آخر میں عمؒ، حفصؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے يَعْمَلُوْنَ ہے۔ ع ۱۰

یُوسُف علیہ السلام

۱؎ يَآ أَبَتِ میں ہر جگہ شامیؒ و یزیدؒ کے لیے وصلاً يَآ أَبَتَ ہے (اور وقفاً يَآ أَبَهْ ابنانؒ، ثریؒ) ۲؎ (يٰبُنَيِّ غیرع)۔ ع ۱۱

۱؎ اٰيٰتٌ میں یہاں اور عنکبوت میں (۱) مکیؒ کے لیے دونوں میں اٰيَةٌ (۲) صحبہؒ کے لیے یہاں اٰيٰتٌ اور عنکبوت میں اٰيَةٌ (۳) عمؒ، بصریانؒ، حفصؒ کے لیے دونوں میں اٰيٰتٌ ہے۔

۲؎ غَيٰبَتِ میں مدنیؒ کے لیے غَيٰبٰتِ ہے ۳؎ (لَا تَأْمَنَّا ش)

۴؎ يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ میں (۲) مدنیؒ کے لیے يَرْتَعِ وَيَلْعَبْ

(۳) مکیؒ کے لیے نَرْتَعِ وَنَلْعَبْ (۴) ابو عمروؒ، شامیؒ کے لیے نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ کل ۵ اَلذِّیْبُ ج ی رُوِی)

۱ یٰبُشْرٰی میں کوفیؒ کے ماسوا کے لیے یٰبُشْرٰیَ ہے ۲ع ۱۲

۱ ھَیْتَ میں (۲) مدنیانؒ، ابن ذکوانؒ کے لیے ھِیْتَ (۳) ہشامؒ کے لیے ھِئْتَ اور ھِئْتُ دونوں ہیں لیکن ثانی طریق کے خلاف ہے (۴) صرف مکیؒ کے لیے ھَیْتُ ہے

۲ اَلْمُخْلَصِیْنَ میں آٹھوں جگہ مدنیؒ و کوفیؒ کے غیر کے لیے اَلْمُخْلِصِیْنَ ہے۔

اور مُخْلَصًا (مریمؑ) میں کوفیؒ کے غیر کے لیے مُخْلِصًا ہے ۔ ۳ع ۱۳

۱ حَاشَ میں دونوں جگہ صرف ابو عمروؒ کے لیے وصلاً حَاشَا اور وقفاً باقین کی طرح حَاشْ ہے۔

۲ اَلسِّجْنُ اَحَبُّ ہی میں صرف یعقوبؒ کے لیے اَلسَّجْنُ ہے ۴ع ۱۴

۱ دَاَبًا میں حفص کے ماسوا کے لیے دَاْبًا ہے۔

۲ یَعْصِرُوْنَ میں شفا کے لیے تَعْصِرُوْنَ ہے ۔ ۶ع ۱۶

پارہ ۱۳ وَمَآ اُبَرِّئُ

۱ (بِالسُّوْٓءِ اِلَّا ب ٥ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا ب ٥ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا ت

غ ادرج ز بِالسُّوْءِ اَحَّلَا ج ز بِالسُّوْا اَلَّا ح)۔

ع ۱ — ۲ حَیْثُ یَشَآءُ میں صرف مکی کے لیے نَشَآءُ ہے۔

۱ لِفِتْیٰنِہٖ میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے لِفِتْیَتِہٖ ہے

۲ نَکْتَلْ میں شفا کے لیے یَکْتَلْ ہے۔

ع ۲ — ۳ حٰفِظًا میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے حِفْظًا ہے۔

۱ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ یہی (۲) ابوعمرو شامی کے لیے نَرْفَعُ دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ (۳) یعقوبؔ کے لیے

ع ۳ — یَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ یَّشَآءُ ہے۔

۱ اسْتَیْئَسُوْا، وَلَا تَایْئَسُوْا، لَا یَایْئَسُ، اسْتَیْئَسَ، اَفَلَمْ یَایْئَسِ پانچوں میں بزیؔ کے لیے اسْتَایَسُوْا، وَلَا تَایَسُوْا، لَا یَایَسُ، اسْتَایَسَ، اَفَلَمْ یَایَسِ ہے۔ اور دوسری وجہ میں بزیؔ کے لیے باقین کی طرح بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے (اور حمزہؔ کے لیے وقفاً اپنے قاعدہ کے موافق اسْتَیَسُوْا اور اسْتَیْئَسُوْا دونوں جائز ہیں۔ باقی چاروں کو بھی اسی طرح خیال کر لو) (۲ اِنَّكَ لَاَنْتَ)

ع ۴ — ۱ نُوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ (ث) میں تینوں جگہ حفصؔ کے ماسوا کے لیے اور نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ میں صحبؔ کے غیر کے لیے یُوْحٰی ہے (اور فتح و تقلیل اور امالہ میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں) ۲ (اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ غ ر عم ن ظ)

ٹ۳ کُذِّبُوْا میں کفیؒ اور ابوجعفرؒ کے ماسوا کے لیے کُذِبُوْا ہے۔

ٹ۴ (نُنْجِیْ غیر ک ن ظ) ۱۲ ع ۶

الرَّعْدُ

ٹ۱ (یُغْشِی صحبہ ظ) ٹ۲ وَزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ میں حقؒ اور حفصؒ کے ماسوا کے لیے وَزَرْعٍ وَّنَخِیْلٍ صِنْوَانٍ وَّغَیْرِ ہے۔

ٹ۳ یُسْقٰی میں شامیؒ، عاصمؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے تُسْقٰی ہے۔

ٹ۴ وَنُفَضِّلُ میں شفا کے لیے وَیُفَضِّلُ ہے ٹ۵ (ءَاِذَا، ارظ) اور ءَاِذَا، ءَاِنَّاک، ث)

ٹ۶ ھَادٍ، وَالٍ، وَاقٍ، بَاقٍ چاروں میں صرف مکیؒ کے لیے ہر جگہ وصلاً تو اسی طرح ہے اور وقفاً ھَادِیْ، وَالِیْ، وَاقِیْ، بَاقِیْ ہے۔ ع ۱

ٹ۱ اَمْ ھَلْ تَسْتَوِی میں صحبہؒ کے لیے یَسْتَوِی ہے۔

ٹ۲ یُوْقِدُوْنَ میں صحبؒ کے ماسوا کے لیے تُوْقِدُوْنَ ہے۔ ع ۲

ٹ۱ وَصُدُّوْا میں یہاں اور وَصُدَّ غافر میں کفیؒ اور یعقوبؒ کے ماسوا کے لیے صاد کا زبر ہے۔ ٹ۲ (اُکُلُهَا اجر) ع ۵

ٹ۱ وَیُثْبِتُ میں حقؒ و عاصمؒ کے ماسوا کے لیے وَیُثَبِّتُ ہے

۱۲ ع ۶ — ع ۱ ۷ — ع ۲ ۸ — ۵

۲ اَلْکُفْرُ لِمَنْ میں کثیر ویعقوبؒ کے غیر کے لیے اَلْکُفْرُ

ع ۶/۱۲ لِمَنْ ہے — ع ۶/۱۲

ابراھیم علیہ السلام

اللہِ الَّذِیْ میں (۲) عمؒ کے لیے وصل اور ابتدا دونوں حالتوں میں ہ کا رفع (پیش) ہے (۳) رویسؒ کے لیے وصلاً ہ کا جر (زیر) اور ابتداءً رفع

ع ۱/۱۳ ہے — ع ۱/۱۳

ع ۲/۱۴ ۱ (رُسُلُھُمْ ح ۲ سُبُلَنَا ح) — ع ۲/۱۴

۱ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں شفاؒ کے لیے خٰلِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

ع ۳/۱۵ اور ۲ خَلَقَ کُلَّ (نور) میں بھی انھی کے لیے خٰلِقُ کُلِّ ۲

ع ۴/۱۶ بِمُصْرِخِیَّ میں صرف حمزہؒ کے لیے بِمُصْرِخِیِّ ہے — ع ۴/۱۶

۱ لِیُضِلُّوْا میں یہاں اور لِیُضِلَّ حج ولقمٰن اور زمر ع میں (۲) حبرؒ کے لیے یا روں میں اور (۳) رویسؒ کے لیے لقمٰن والے کے سوا

ع ۵/۱۷ باقی تین میں یا کا فتحہ ہے۔ ۲ (لَا بَیْعَ فِیْہِ وَلَا خِلٰلَ (حق)) ع ۵/۱۷ اَفْئِدَۃً میں ہشامؒ کے لیے اٰفْـیِدَۃً ہے (اور انھی

ع ۶/۱۸ کے لیے یا تین کی طرح بھی ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے) ع ۶/۱۸

ع ۷/۱۹ لِتَزُوْلَ میں صرف کسائیؒ کے لیے لَتَزُوْلُ ہے — ع ۷/۱۹

الحجر — پارہ ۱۴ رُبَمَا

۱ رُبَمَا میں مدنی اور عاصم کے ماسوا کے لیے رُبَّمَا ہے۔

۲ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں (۲) شعبہ کے لیے مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ (۳) حمزہ، شامی کے لیے مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے (اور بزی کے لیے تا کی تشدید بھی ہے)

۳ سُكِّرَتْ میں صرف مکی کے لیے سُكِرَتْ ہے۔ ع (الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ۔ فتٰی)۔ ع

۱ (الْمُخْلَصِيْنَ غیر مدنی کوفی) ۲ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ میں صرف یعقوب کے لیے عَلِيٌّ مُسْتَقِيْمٌ ہے۔ ۳ (جُزْءٌ ص جُزُءٌ ش) ع

۱ وَعُيُوْنٍ اور عُيُوْنًا اور الْعُيُوْنِ اور شُيُوْخًا میں مدنی، بصری، ہشام، حفص اور امام خلف کے ماسوا کے لیے عین اور شین کا کسرہ ہے۔ ۲ (نُبَشِّرُكَ ف)

۳ تُبَشِّرُوْنَ میں (۲) نافع کے لیے تُبَشِّرُوْنِ (۳) مکی کے لیے تُبَشِّرُوْنِّ ہے۔

۴ وَمَنْ يَّقْنَطُ میں یہاں اور يَقْنَطُوْنَ (روم) اور لَا تَقْنَطُوْا (زمر) میں بصری اور روی کے لیے نون کا کسرہ ہے۔ ۵ الْمُنَجُّوْهُمْ (حمزہ، علی)

۶۲ قَدَّرْنَا ہیں یہاں اور قَدَّرْنٰهَا (نمل ع۶) میں صرف شعبہ کے لیے قَدَرْنَا اور قَدَرْنٰهَا ہے۔

اور فَقَدَرْنَا (مرسلٰت) میں مدنی و کسائی کے لیے فَقَدَّرْنَا ہے
اور قَدَّرْنَا (واقعہ) میں صرف مکی کے لیے قَدَرْنَا ہے۔
اور قَدَّرَ (اعلیٰ) میں صرف کسائی کے لیے قَدَرَ ہے۔
فَقَدَرَ (فجر) میں شامی و یزید کے لیے فَقَدَّرَ ہے۔ ع۴

(فَاسِرٍ حرمی) ع۵

النحل

(۱ عَمَّا تُشْرِكُوْنَ شفا)

۲ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں صرف روح کے لیے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے۔ (اور حمزہ اور رویس نون کے سکون اور زا کی تخفیف میں اپنے قاعدہ پر ہیں)

ع۱ ۷ بِشِقِّ الْاَنْفُسِ میں صرف یزید کے لیے بِشَقِّ الْاَنْفُسِ ہے
۱۱ يُنْۢبِتُ میں صرف شعبہ کے لیے نُنْۢبِتُ ہے۔
(۱۲ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ صرف ک ۱۳ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ ک، ع)

۲۰ يَدْعُوْنَ میں یہاں عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے اور عنکبوت ع۵ میں بصری و عاصم .... کے غیر کے لیے تَدْعُوْنَ ہے۔ ع۲

۱ تُشَاقُّوْنَ میں صرف نافعؒ کے لیے تُشَاقُّوْنِ ہے۔

۲ تَتَوَفّٰهُمُ میں دونوں جگہ فتیؒ کے لیے یَتَوَفّٰهُمُ ہے۔

(۳) اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ شُفَا ع

(۱) لَا يَهِدِّىْ میں کوفیؒ کے غیر کے لیے لَا يُهْدٰى ہے۔ (۲) فَيَكُوْنَ (ک ر) ۔ ع

(۱) يُوْحٰى غیرع) (۲) اَوَلَمْ يَرَوْا میں شفاؒ کے لیے اَوَلَمْ تَرَوْا ہے (۲) يَتَفَيَّؤُا میں بصریؒ کے لیے تَتَفَيَّؤُا ہے۔ ع

(۱) مُفْرَطُوْنَ میں (۲) نافعؒ کے لیے مُفْرِطُوْنَ (۳) ابوجعفرؒ کے لیے مُفَرِّطُوْنَ ہے۔ ع

(۱) نُسْقِيْكُمْ میں دونوں جگہ (۲) نافعؒ، شامیؒ، شعبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے نَسْقِيْكُمْ (۳) ابوجعفرؒ کے لیے تَسْقِيْكُمْ ہے (۲) يَعْرِشُوْنَ (ک ص) ۔ ع

يَجْحَدُوْنَ میں شعبہؒ اور رویسؒ کے لیے تَجْحَدُوْنَ ہے۔ ع

(۱) مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (ف) مِنْ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ (ر)

(۲) اَلَمْ يَرَوْا میں شامیؒ، فتیؒ و یعقوبؒ کے لیے اَلَمْ تَرَوْا ہے۔

(۳) يَوْمَ ظَعْنِكُمْ میں کوفیؒ کے ماسوا کے لیے عین کا فتحہ ہے۔ ع

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ میں مکیؒ، عاصمؒ، ابوجعفرؒ کے غیر کے لیے

ع ۱۳ / ۱۹ وَلَيَجزِيَنَّ ہے۔ اور ابن ذکوانؒ کے لیے یا اور نون دونوں ہیں ۱۳ ع ۱۹

(۱) بِمَا يُنَزِّلُ (جبر) (۲) الْقُدُسِ (د) (۳) يُلْحِدُونَ شفا

ع ۱۴ / ۲۰ (۴) فُتِنُوا میں صرف شامیؒ کے لیے فَتَنُوا ہے۔ ع ۱۴ ۲۰

ع ۱۶ / ۲۲ ضَيْقٍ میں دونوں جگہ صرف مکیؒ کے لیے ضِيقٍ ہے۔ ع ۱۶ ۲۲

پارہ ۱۵ سُبْحٰنَ الَّذِیْ

الاسراء

(۱) اَلَّا تَتَّخِذُوا میں صرف ابو عمروؒ کے لیے اَلَّا يَتَّخِذُوا ہے۔ (۲) لِيَسُوْٓءٗا میں (۲) شامیؒ شعبہؒ اور فتیؒ کے لیے لِيَسُوْٓءَ (۳) صرف کسائیؒ کے لیے لِنَسُوْٓءَ ہے (۳) وَيُبَشِّرُ (رضی)۔ ع ۱

ع ۱ (۱) وَنُخْرِجُ لَهٗ میں (۲) صرف ابو جعفرؒ کے لیے وَيُخْرَجُ لَهٗ (۳) صرف یعقوبؒ کے لیے وَيَخْرُجُ لَهٗ ہے۔ اور كِتٰبًا کے نصب (دو زبروں) پر سب کا اتفاق ہے۔

(۲) يَلْقٰىهُ میں شامیؒ اور ابو جعفرؒ کے لیے يُلَقّٰىهُ ہے

ع ۲ (۳) اٰمَرْنَا میں صرف یعقوبؒ کے لیے اٰمَرْنَا ہے۔ ع ۲

(۱) يَبْلُغَنَّ میں شفاؒ کے لیے يَبْلُغٰنِّ ہے۔

(۲) اُفٍّ میں تینوں جگہ (۲) ابنانؒ اور یعقوبؒ کے لیے اُفَّ

(۳) ابوعمرو، صحبہ کے لیے اُفٍّ ہے۔ ع

۱ خِطأً میں (۱) مکی کے لیے خِطَاءً (۲) ابن ذکوان و یزید کے لیے خَطَأً ہے۔ ۲ فَلَا یُسْرِفْ میں شفا کے لیے فَلَا تُسْرِفْ ہے۔

۳ بِالْقِسْطَاسِ میں صحبؔ کے ماسوا کے لیے بِالْقُسْطَاسِ ہے۔

۴ سَیِّئُہٗ میں کنز کے ماسوا کے لیے سَیِّئَۃً ہے۔ ع

۱ لِیَذَّکَّرُوْا میں یہاں اور فرقان میں شفا کے لیے لِیَذْکُرُوْا ہے۔

۲ کَمَا یَقُوْلُوْنَ میں مکی، حفص کے ماسوا کے لیے کَمَا تَقُوْلُوْنَ ہے۔

۳ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ میں شفا کے لیے عَمَّا تَقُوْلُوْنَ ہے۔

۴ تُسَبِّحُ میں حرمی، شامی اور شعبہ کے لیے یُسَبِّحُ ہے۔

پس (۱) مکی کے لیے تینوں میں یا (۲) شفا کے لیے تینوں میں تا (۳) عمر و شعبہ کے لیے اول میں تا باقی دو میں یا (۴) حفص کے لیے اول و ثانی میں یا اور ثالث میں تا (۵) بصریان کے لیے اول و ثالث میں تا اور ثانی میں یا ہے۔ ع

۱ زَبُوْرًا نتی ۲ قُلِ ادْعُوا غیر ن ت ظ)۔ ع

۱ وَرَجِلِکَ میں حفص کے ماسوا کے لیے وَرَجْلِکَ ہے۔

۲ اَنْ یَّخْسِفَ، اَوْ یُرْسِلَ، اَنْ یُّعِیْدَکُمْ، فَیُرْسِلَ، فَیُغْرِقَکُمْ میں (۱) حبر کے لیے پانچوں میں نون (۲) ابوجعفر، رویس

کے لیے اول کے چار میں یا اور پانچویں میں فتفُرِّقکم ہے۔ (۳/

ع۲ الْتَّھَا یَحْرُث)۔ ع۲

(۱ آعْمَی پہلا امالہ محضہ ہما صحبہ) ۲ خِلٰفَكَ میں شامی

ع۸ صحبؔ اور یعقوبؔ کے ماسوا کے لیے خَلْفَكَ ہے۔ ع۸

۱ وَنَا میں دونوں جگہ (۲) ابن ذکوانؔ ویزیدؔ کے لیے وَنَآءَ

ع۹ ہے (اور نونؔ اور ہمزہ کا امالہ باب الامالہ میں دیکھیے۔) ع۹

۱ حَتّٰی تَفْجُرَ میں کوفیؔ و یعقوبؔ کے غیر کے لیے حَتّٰی تُفَجِّرَ لَنَا ہے

۲ کِسَفًا میں یہاں نافعؔ و عاصمؔ کے ماسوا کے لیے کِسْفًا ہے۔

اور کِسَفًا (شعرا و سبا) میں حفصؔ کے ماسوا کے لیے کِسْفًا ہے۔

اور کِسَفًا (روم) میں شامیؔ اور ابوجعفرؔ کے لیے کِسْفًا ہے۔ اور

ہشامؔ کے لیے روم والے میں دوسری وجہ کی رو سے باقین کی طرح کِسَفًا

بھی صحیح ہے۔

ع۱۰ ۳ قُلْ سُبْحَانَ میں مکیؔ اور شامیؔ کے لیے قَالَ ہے۔ ع۱۰

۱ لَقَدْ عَلِمْتَ میں صرف کسائیؔ کے لیے لَقَدْ عَلِمْتُ ہے۔

ع۱۲ (۲ آیَا وَقْفًا رَضِیَ ع) ۔ ع۱۲

الکہف

۱ عِوَجًا میں یہاں اور مَرْقَدِنَا یٰس اور مَنْ

۔۔۔ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں صرف حفصؔ

کے لیے سکتہ ہے۔

لمہ ۲ مِن لَّدُنْہُ میں صرف شعبہ کے لیے مِن لَّدْنِہٖ ہے۔ اور دال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کر کے اس کے سکون میں اشمام بھی کرتے ہیں ۔۔۔ (اور مکیؒ اپنے قاعدہ کے موافق ہا کے ضمہ میں صلہ کرتے ہیں) (لمہ ۳ وَیَبْشُرَ رضیؒ) ۔۔۔ ع ۱ / ۱۳

ع ۱ / ۱۳

لمہ ۱ مِرْفَقًا میں عمؒ کے لیے مَرْفِقًا ہے۔

لمہ ۳ تَزٰوَرُ میں (۲) حرمیؒ اور ابو عمروؒ کے لیے تَزَّاوَرُ (۳) شامیؒ اور یعقوبؒ کے لیے تَزْوَرُّ ہے ۔ ع ۲ / ۱۴

ع ۲ / ۱۴

لمہ ۱ وَلَمُلِئْتَ حرمیؒ کے لیے وَلَمُلِّئْتَ ہے۔ (لمہ ۲ رُعْبًا ک ر ثوئی)

لمہ ۳ بِوَرِقِکُمْ میں ابو عمروؒ، شعبہؒ، فتیؒ اور روحؒ کے لیے بِوَرْقِکُمْ ہے۔ ع ۳ / ۱۵

ع ۳ / ۱۵

لمہ ۱ ثَلٰثَ مِائَۃٍ میں شفا کے لیے ثَلٰثَ مِائَۃِ ہے (اور ابوجعفر کے لیے اپنے اصول کے موافق مِایَۃِ ہے)

لمہ ۲ وَلَا یُشْرِکُ میں صرف شامیؒ کے لیے وَلَا تُشْرِکْ ہے۔

(لمہ ۳ بِالْغُدْوَۃِ ک) ۔۔۔ ع ۴ / ۱۶

ع ۴ / ۱۶

لمہ ۱ لَہٗ ثَمَرٌ اور بِثَمَرِہٖ دونوں میں (۱) ابو عمروؒ کے لیے ثُمْرٌ اور

بِثُمُرِهٖ (۲) عاصمؒ، ابوجعفرؒ اور روحؒ کے لیے ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ (۳) رویسؒ کے لیے ثَمْرٌ اور بِثَمْرِهٖ ہے (۴) باقین کے لیے ثُمُرٌ۔ بِثُمُرِهٖ ہے۔

۲ خَيْرًا مِّنْهَا میں حرمیؒ اور شامیؒ کے لیے مِنْهُمَا ہے۔

۳ لٰكِنَّا میں شامیؒ، یزیدؒ، رویسؒ کے لیے وصلاً بھی الف کا اثبات ہے۔

۴ وَلَمْ تَكُنْ شفاؒ کے لیے یَكُنْ ہے۔ ۵ الْوِلَايَةُ شفا)

۶ لِلّٰهِ الْحَقِّ میں ابوعمروؒ اور کسائیؒ کے لیے الْحَقُّ ہے۔

۷ عُقُبًا میں عاصمؒ اور خلفؒ کے ماسوا کے لیے عُقُبًا ہے۔ ع ۱۷

نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں نفرؒ کے لیے تُسَيَّرُ الْجِبَالُ ہے ۔ ع ۱۸

۱ اَشْهَدْتُّهُمْ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اَشْهَدْنَاهُمْ ہے۔

۲ وَمَا كُنْتُ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے وَمَا كُنْتَ ہے۔

۳ وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں صرف حمزہؒ کے لیے نَقُوْلُ ہے ۔ ع ۱۹

۱ قِبَلًا غیر کفی۔ ث) ۲ لِمَهْلِكِهِمْ میں یہاں اور مَهْلِكَ (نمل) میں (۱) حفصؒ کے لیے اسی طرح (۲) شعبہؒ کے لیے لِمَهْلَكِهِمْ اور مَهْلَكَ (۳) باقین کے لیے لِمُهْلَكِهِمْ اور مُهْلَكَ ہے۔ ع ۲۰

۱ اَنْسٰنِيْهُ د اَنْسٰنِيْهِ غیر د، ع) (۲ رَشَدًا بصریؒ)، ۳ (فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ ثم) ع ۲۱

ف۱ لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا میں شفا کے لیے لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا ہے۔
ف۲ (عُسْرًا ث)
ف۳ زَكِيَّةً کنز اور روح کے غیر کے لیے زَاكِيَةً ہے۔
ف۴ نُكُرًا ہر جگہ مدنی، ابن ذکوان، شعبہ و یعقوب کے لیے
نُكُرًا ہے ؞

پارہ ۱۶ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ

ف۵ لَدُنِّيْ میں (۲) مدنیان کے لیے لَدُنِيْ (۲) شعبہ کے لیے
دال کے سکون اور اشمام سے لَدْنِيْ ہے۔
ف۶ لَتَّخَذْتَ میں (۱) مکی اور رویس کے لیے لَتَخِذْتَ (۲)
ابوعمرو اور روح کے لیے لَتَخِذتَّ (۳) حفص کے لیے لَاتَّخَذْتَ (۴)
باقین کے لیے لَاتَّخَذتَّ ہے۔
ف۷ يُبْدِلَهُمَا یہاں اور يُبْدِلَهُ (تحریم) اور يُبْدِلَنَا (قلم)
تینوں میں مدنی و ابوعمرو کے لیے يُبَدِّلَهُمَا۔ يُبَدِّلَهُ اور يُبَدِّلَنَا ہے
اور وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ (نور) مکی، شعبہ اور یعقوب کے لیے
وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ ہے۔
ف۸ رُحُمًا میں شامی اور ثوری کے لیے رُحُمًا ہے۔ ع

۱ فَاتَّبَعَ - ثُمَّ اَتْبَعَ کثیر کے غیر کے لیے فَاتَّبَعَ - ثُمَّ اَتْبَعَ

۲ حَمِئَةٍ شامی، صحبہ ویزید کے لیے حَامِیَةٍ ہے۔

۳ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰی صحب ویعقوب کے غیر کے لیے جَزَآءُ الْحُسْنٰی ہے۔

(۴ یُسْرًا ت) ۵ السَّدَّیْنِ میں حبر وحفص کے غیر کے لیے اور بَیْنَهُمْ سَدًّا میں عم، شعبہ و یعقوب کے لیے اور سَدًّا (یٰسٓ) میں غیر صحب کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

۶ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا میں شفا کے لیے یُفْقِهُوْنَ ہے۔

۷ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ میں دونوں جگہ عاصم کے غیر کے لیے یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ ہے

۸ لَكَ خَرْجًا میں شفا کے لیے خَرَاجًا ہے

اور مومنون میں (۱) شامی کے لیے خَرْجًا فَخَرْجُ (۲) شفا کے لیے خَرَاجًا فَخَرَاجُ (۳) باقین کے لیے خَرْجًا فَخَرَاجُ ہے۔

(۹ مَکَّنِّیْ د) ۱۰ رَدْمًا اٰتُوْنِیْ میں صرف شعبہ کے لیے رَدْمَا ائْتُوْنِیْ ہے۔ اور اعادہ یا ابتدا کی صورت میں اِیْتُوْنِیْ ہے۔

۱۱ الصَّدَفَیْنِ میں (۲) ابان و بصریان کے لیے الصُّدُفَیْنِ (۳) شعبہ کے لیے الصُّدْفَیْنِ ہے۔

۱۲؎ قَالَ اٰتُوْنِیْ میں شعبہؒ اور حمزہؒ کے لیے قَالَ ائْتُوْنِیْ ہے (اور شعبہؒ کے لیے دوسری وجہ میں باقین کی طرح قَالَ اٰتُوْنِیْ بھی ہے)
۱۳؎ فَمَا اسْطَاعُوْا میں صرف حمزہؒ کے لیے فَمَا اسْطَّاعُوْا ہے۔

ع ۱۱
۲

(۱۴؎ دَکَّآءَ میں کوفی کے غیر کے لیے دَکًّا ہے۔) ع ۱۲

اَنْ تَنْفَدَ میں شفا کے لیے اَنْ یَّنْفَدَ ہے ع ۱۳

سورۃ ۱۹

مَرْیَمَ علیہا السلام

۱؎ (کٓھٰیٰعٓصٓ ۚ ذِکْرُ میں (۱) دونوں کا فتح اور اظہار۔ قالونؒ، مکیؒ، حفصؒ اور یعقوبؒ (۲) دونوں کی تقلیل اور اظہار ورشؒ (۳) ہا کا امالہ اور ادغام۔ ابو عمروؒ (۴) یا کا امالہ اور ادغام شامیؒ، فتیؒ (۵) دونوں کا امالہ اور اظہار شعبہؒ (۶) دونوں کا امالہ اور ادغام کسائیؒ (۷) دونوں کا فتح اور ہر حرف پر سکتہ ابو جعفرؒ)۔

(۲؎ زَکَرِیَّآءَ غیر صحب، ۳؎ یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ دونوں میں ابو عمروؒ وکسائیؒ کے لیے ثا کا سکون ہے۔ (۴؎ نُبَشِّرُکَ (ف))

۵؎ عِتِیًّا اور جِثِیًّا دونوں جگہ (ع ۵ ع ۵ میں) اور صِلِیًّا (ع ۵) میں حفصؒ و اخوینؒ کے غیر کے لیے عُتِیًّا۔ جُثِیًّا، صُلِیًّا ہے اور بُکِیًّا

ـــــــــ

ـــہ قالونؒ کے لیے دونوں کی تقلیل بھی آئی ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

(ع) میں اخوینؒ کے لیے بکیّا ہے۔

ع ۴ — ۱ خَلَقۡتُكَ میں اخوینؒ کے لیے خلقنٰك ہے۔ ع

۱ لِاَهَبَ میں ورشؒ و بصریؒ کے لیے لِيَهَبَ ہے

۲ نَسۡيًا میں حفصؒ و حمزہؒ کے غیر کے لیے نِسۡيًا ہے۔

۳ مِنۡ تَحۡتِهَا نافعؒ، شعبہؒ، رویسؒ کے لیے مَنۡ تَحۡتَهَا ہے۔

۴ حفصؒ کے تُسٰقِطۡ میں (۲) حمزہؒ کے لیے تَسَاقَطۡ (۳) یعقوبؒ کے لیے یَسَّاقَطۡ (۴) باقین کے لیے تَسَّاقَطۡ ہے۔

۵ قَوۡلَ الۡحَقِّ میں شامیؒ، عاصمؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے قَوۡلُ الۡحَقِّ ہے۔

۶ وَ اِنَّ اللّٰهَ میں کوفیؒ اور روحؒ کے غیر کے لیے وَ اَنَّ اللّٰهَ ہے (۷ کُنۡ فَيَكُوۡنُ (ک)) ع

ع ۵ ع ۶ (يٰاَبَتِ ک ش) ع

(۱ مُخۡلِصًا کوفی ۲ يَدۡخُلُوۡنَ حق ص ش)

ع ۷ — ۳ نُوۡرِثُ میں صرف رویسؒ کے لیے نُوَرِّثُ ہے۔ ع

۱ ءَ اِذَا مَا میں ابن ذکوانؒ کے لیے اِذَا مَا بھی ہے۔ لیکن طریق کے خلاف ہے۔

ف اور قالونؒ کے لیے یا اور ہمزہ دونوں ہیں لیکن یا طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

ے۲ آو لا یذکر میں نافع، شامی، عاصم کے غیر کے لیے آو لا

یذکر ہے۔

(ے۳ ننجی ۔ ظ) ے۴ مقاما میں یہاں صرف مکی کے لیے

مُقاما ہے۔

اور مُقام (احزاب ع ۲) میں حفص کے غیر کے لیے مَقام ہے۔

اور فی مَقامٍ (دخان) میں عمؒ کے لیے مُقامٍ ہے (ے۵ وریا بام ش)

ے۶ وَلَدًا میں یہاں اور اسی کے ع ۶ میں تین جگہ اور ولدًا

زخرف ع ۶ میں اخوین کے لیے وُلدًا اور وُلدٌ ہے۔

اور وَوَلَدُہٗ کو نوح میں عمؒ اور عاصم کے غیر کے لیے وَوُلْدُہٗ ع ۸

ے۷ تکاد میں دونوں جگہ نافع اور کسائی کے لیے یکاد ہے۔

ے۸ یتفطرن میں دونوں جگہ (۱) بصری اور شعبہ کے لیے

دونوں میں ینفطرن (۲) شامی اور فتی کے لیے یہاں ینفطرن

اور شوریٰ میں یتفطرن ہے ع ۹ ع ۹

طٰہٰ علیہ السلام

ے۱ طٰہٰ میں (۱) صحبہ کے لیے دونوں کا امالہ (۲) ورش و ابو عمرو کے لیے طا کا فتح اور ہا کا امالہ (۳) باقین کے لیے دونوں کا فتح ہے۔ (ے۲ لاھلہ امکثوا ف)

ے۳ انی انا ربک میں حجر اور ابو جعفر کے لیے انّی ہے۔

سا طُوًی میں دونوں جگہ کنز کے غیر کے لیے حالیں میں طُوًی ہے۔

۵ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ میں صرف حمزہ کے لیے وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ ہے۔ ع

۱ اَخِي اشْدُدْ اور وَاَشْرِكْهُ میں صرف شامی کے لیے اَخِيَ اَشْدُدْ اور وَاُشْرِكْهُ ہے۔

۲ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى میں صرف ابوجعفر کے لیے وَلْتُصْنَعْ عَلٰى ہے۔

۳ مَهْدًا میں یہاں اور زخرف میں کفی کے غیر کے لیے مِهٰدًا ہے۔ ع

۱ لَا نُخْلِفُهٗ میں صرف ابوجعفر کے لیے لَا نُخْلِفْهُ ہے۔

۲ سُوًى میں شامی، عاصم، فتی اور یعقوب کے غیر کے لیے سِوًى ہے۔

۳ فَيُسْحِتَكُمْ میں صحب اور رویس کے غیر کے لیے فَيَسْحَتَكُمْ ہے

۴ حفص کے اِنْ هٰذٰنِ میں (۲) مکی کے لیے اِنْ هٰذٰنِّ (۳)
ابوعمرو کے لیے اِنَّ هٰذَيْنِ (۴) باقین کے لیے اِنَّ هٰذٰنِ ہے۔

۵ فَاَجْمِعُوْا میں صرف ابوعمرو کے لیے فَاجْمَعُوْا ہے۔

۶ يُخَيَّلُ میں ابن ذکوان اور روح کے لیے تُخَيَّلُ ہے۔

(۷ تَلْقَفْ غیر م ع تَلَقَّفُ م)

۸ كَيْدُ سٰحِرٍ میں شفا کے لیے كَيْدُ سِحْرٍ ہے (۹ ءَاٰمَنْتُمْ غیر ذ ع غ، (۱۰ يَاْتِهٖ ب غ يَاْتِهِ ی)۔ ع

ما لا تخف درکا میں صرف حمزہ کے لیے لا تخف درکا ہے۔
ما انجینکم۔ وواعدنکم، مارزقنکم تینوں میں شفا کے لیے انجیتکم، وواعدتکم، مارزقتکم ہے۔ (ما و وواعدنکم حاشیہ)
ما فیحل اور ومن یحلل دونوں میں صرف کسائی کے لیے فیحل اور ومن یحلل ہے (اور ان یحل میں کوئی اختلاف نہیں)
ما علی اثری میں صرف رویس کے لیے اثری ہے۔
ما بملکنا میں (۲) شفا کے لیے میم کا ضمہ (۳) ابن اور بصری کے لیے میم کا کسرہ ہے۔
ما حملنا میں حرمی، شامی، حفص اور رویس کے غیر کے لیے حملنا ہے۔
پس (۱) شفا کے لیے بملکنا، حملنا (۲) ابن وردان و رویس کے لیے بملکنا، حملنا (۳) مدنی و حفص کے لیے بملکنا، حملنا۔ (۴) ابوعمرو اور روح کے لیے بملکنا حملنا (۵) شعبہ کے لیے بملکنا حملنا ہے۔ ع

(ما یبنؤم کی بحث) ما لم یبصروا میں شفا کے لیے لم تبصروا ہے۔

ع ۴
۱۴

۹۷ لَنْ تُخْلَفَهُ میں حقؒ کے لیے لَنْ تُخْلِفَهُ ہے۔

۹۷ لَنُحَرِّقَنَّهُ میں (۲) ابن وردانؒ کے لیے لَنَحْرُقَنَّهُ (۳) ابن جمازؒ کے لیے لَنُحْرِقَنَّهُ ہے۔

۱۰۲ يُنْفَخُ میں صرف ابوعمروؒ کے لیے نَنْفُخُ ہے۔ ع ۵ ۱۴

۱۱۲ فَلَا يَخَافُ میں صرف مکیؒ کے لیے فَلَا يَخَفْ ہے۔

۱۱۴ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ میں صرف یعقوبؒ کے لیے أَنْ نَقْضِيَ إِلَيْكَ وَحْيَهُ ہے۔ ع ۶ ۱۵

وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ میں نافعؒ اور شعبہؒ کے لیے وَ إِنَّكَ ہے۔ ع ۷ ۱۶

۱۳۰ تَرْضَىٰ میں شعبہؒ اور کسائیؒ کے لیے تُرْضَىٰ ہے۔

۱۳۱ زَهْرَةَ میں صرف یعقوبؒ کے لیے زَهَرَةَ ہے۔

۱۳۳ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ میں نافعؒ، بصریؒ، حفصؒ اور ابن جمازؒ کے غیر کے لیے یا ہے۔ ع ۸ ۱۷

نوٹ - جن رؤس آیات میں یا سے بدلا ہوا یا آلِف لکھا ہوا الف ہے ان میں (۱) شفاؒ کے لیے سب میں امالہ (۲) ابوعمروؒ کے لیے ذوات الرا میں امالہ اور باقی سب میں تقلیل (۳) ورشؒ کے لیے سب میں تقلیل (۴) باقین کے لیے سب میں فتح ہے لیکن ان میں سے ابوبکرؒ کے لیے سُوًى میں وقفاً امالہ (ہے)

پارہ ١٧ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

الانبیاء علیہم السلام

١ قٰلَ رَبِّی میں صحبؔ کے غیر کے لیے قُلْ رَّبِّی ہے۔ (٢ یُوحٰی غیر ع) — ع١

(یُوحٰی اِلَیْہِ غیر صحب) — ع٢

اَوَلَمْ یَرَ میں صرف مکی کے لیے اَلَمْ یَرَ ہے — ع٣

١ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ میں یہاں صرف شامی کیلیے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ ہے۔ اور وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ نمل و روم میں صرف مکی کے لیے وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ ہے۔

٢ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ میں دونوں جگہ مدنیان کے لیے مِثْقَالُ ہے

(٣ ضِیَآءً (ز) ع٤

١ جُذٰذًا میں صرف کسائی کے لیے جِذَاذًا ہے (٢ اُفٍّ صحبہ اُفِّ ابنان ظ ٣ اَئِمَّۃً اجرغ اَیِمَّۃً ل اَئِمَّۃً (ت) ع٥

١ شامی، حفص، یزید کے لِتُحْصِنَکُمْ میں (٢) شعبہ اور رویس کے لیے لِنُحْصِنَکُمْ (٣) باقین کے لیے لِیُحْصِنَکُمْ ہے۔

٢ لَنْ نَّقْدِرَ میں صرف یعقوب کے لیے لَنْ یُّقْدَرَ ہے (٣

ع۶ نُجّی ک ص)۔ ع۶

ملے وَحَرٰمٌ میں شعبہ واخوین کے لیے وَحِرْمٌ ہے۔ (ملے

فُتِّحَتْ ک ثوی) (یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ غیرن)

(ملے لَا یَحْزُنُهُمُ ث)

ملے یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے تُطْوَی

السَّمَآءُ ہے۔

(ملے لِلْکِتٰبِ غیرصحب ملے فِی الزُّبُوْرِ فتی)

ملے حفصؒ کے قٰلَ رَبِّ احْکُمْ میں (۲) صرف ابوجعفرؒ کے

ع۷ لیے قُلْ رَبُّ احْکُمْ (۳) باقین کے لیے قُلْ رَبِّ احْکُمْ ہے۔ ع۷

الحج

ملے سُکٰرٰی اور بِسُکٰرٰی میں شفا کے لیے سَکْرٰی اور بِسَکْرٰی ہے۔ ملے وَرَبَتْ میں دونوں جگہ صرف ابوجعفر

ع۸ کے لیے وَرَبَأَتْ ہے۔ ملے (لِیُضِلَّ حبرغ) ۔ ع۸

ملے ثُمَّ لْیَقْطَعْ میں ورشؒ، ابوعمروؒ، شامیؒ اور رویسؒ کے لیے

ع۹ لام کا کسرہ ہے۔ (ملے ضٰلٍ (د)) ۔ ع۹

ملے وَلُؤْلُؤًا میں یہاں نافعؒ، عاصمؒ ثویؒ کے غیر کے لیے اور

فاطر میں مدنیؒ اور عاصمؒ کے غیر کے لیے وَلُؤْلُؤٍ ہے

ع۱۰ ملے سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ میں حفصؒ کے غیر کے لیے سَوَآءٌ الْعَاکِفُ

ک۱ ثُمَّ لْيَقْضُوْا میں ورشؒ، قنبلؒ، ابوعمروؒ، شامیؒ اور رویسؒ کے لیے لام کا کسرہ ہے۔

ک۲ وَلْيُوْفُوْا اور وَلْيَطَّوَّفُوْا میں صرف ابن ذکوانؒ کے لیے وَلِيُوْفُوْا، وَلِيَطَّوَّفُوْا ہے۔ (پس ان کے لیے چاروں میں لام کا کسرہ ہے۔) ک۳ وَلْيُوْفُوْا میں صرف شعبہؒ کے لیے وَلْيُوَفُّوْا ہے۔

ک۴ فَتَخْطَفُهُ میں مدنیانؒ کے لیے فَتَخَطَّفُهُ ہے۔ ع ۱۱

ک۱ مَنْسَكًا میں دونوں جگہ شفاؒ کے لیے مَنْسِكًا ہے۔

ک۲ لَنْ يَّنَالَ اور يَنَالُهُ میں صرف یعقوبؒ کے لیے تَنَالَ اور تَنَالُهُ ہے۔

ک۳ يُدَافِعُ میں حقؒ کے لیے يَدْفَعُ ہے۔ ع ۱۲

ک۱ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ میں (۱) مدنیؒ وحفصؒ کے لیے اسی طرح (۲) بصریؒ وشعبہؒ کے لیے أُذِنَ اور يُقٰتِلُوْنَ (۳) مکیؒ اور شفاؒ کے لیے أَذِنَ اور يُقٰتِلُوْنَ (۴) شامیؒ کے لیے أَذِنَ اور يُقٰتَلُوْنَ ہے۔ (ک۲ وَلَوْلَا دِفَاعُ (اثری)

ک۳ لَهُدِّمَتْ میں حرمیؒ کے لیے لَهُدِمَتْ ہے۔

ک۴ أَهْلَكْنٰهَا میں بصریؒ کے لیے أَهْلَكْتُهَا ہے۔

ک۵ تَعُدُّوْنَ میں مکیؒ اور شفاؒ کے لیے يَعُدُّوْنَ ہے۔ ع ۱۳

ع ١٤ مُعٰجِزِيْنَ میں تینوں جگہ حبرؒ کے لیے مُعَجِّزِيْنَ ہے۔ ع ١٤

(۱ قُتِّلُوْا (ک) ۲ مُدْخَلًا (مدا) ۳ يَدْعُوْنَ میں

ع ١٥ یہاں اور لقمٰن میں حرمیؒ، شامیؒ، شعبہؒ کے لیے تَدْعُوْنَ ہے۔ ع ١٥

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ جو اسی سورت کے ع میں ہے اس میں

ع ١٧ صرف یعقوبؒ کے لیے يَدْعُوْنَ ہے۔ ع ١٧

پارہ ١٨ قَدْ اَفْلَحَ

المؤمنون

۱ لِاَمٰنٰتِهِمْ میں دونوں جگہ صرف مکیؒ کے لیے نون کا پڑا زبر ہے۔

۲ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ میں شفاؒ کے لیے صَلَاتِهِمْ ہے۔

۳ عِظٰمًا اور الْعِظٰمَ میں شامیؒ اور شعبہؒ کے لیے عَظْمًا اور الْعَظْمَ ہے۔

۴ سَيْنَآءَ میں کنزؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے سِيْنَآءَ ہے

۵ تَنْۢبُتُ میں حبرؒ اور رویسؒ کے لیے تُنْۢبِتُ ہے۔ ۶ ر ۲

ع ١ نُسْقِيْكُمْ (ک س ر ط۔ تَسْقِيْكُمْ ث ا) ع ١

(۱ اِلٰهٍ غَيْرِهٖ (رث) ۲ مِنْ كُلٍّ (عص)

ع ٢ ۳ مُنْزَلًا میں صرف شعبہؒ کے لیے مَنْزِلًا ہے۔ ع ٢

۱ هَيْهَاتَ دونوں میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے تا کا کسرہ ہے۔
(هَيْهَاهْ وقفا ۰ ر)

۲ تَتْرَا ، كُلَّمَا میں جبرؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے تَتْرًا ہے۔

۳ (۳ اِلٰى رَبْوَةٍ سما شفا) ۔ ع ۳

۱ وَاِنَّ هٰذِهٖ میں (۱) کفی کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ کے لیے وَاَنْ هٰذِهٖ (۳) سما کے لیے وَاَنَّ ہے

۲ تَهْجُرُوْنَ میں صرف نافعؒ کے لیے تُهْجِرُوْنَ ہے۔

(۳ خَرْجًا فَخَرَاجُ (ک) خَرَاجًا فَخَرَاجُ شفا) ۔ ع ۴

۱ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ میں آخر والے دونوں موقعوں میں بصریؒ کے لیے سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ہے۔

۲ عٰلِمِ الْغَيْبِ میں نفر، حفصؒ اور یعقوبؒ کے علاوہ کے لیے عٰلِمُ ہے ۔ ع ۵

۱ شِقْوَتُنَا میں شفا کے لیے شَقٰوَتُنَا ہے۔

۲ سِخْرِيًّا میں یہاں اور صٓ میں مدنیؒ اور شفا کے لیے سُخْرِيًّا ہے۔

۳ اَنَّهُمْ میں آخرینؒ کے لیے اِنَّهُمْ ہے۔

۴ قٰلَ كَمْ میں مکیؒ اور آخرینؒ کے لیے قُلْ كَمْ ہے

۵ قُلَ اِنْ میں۔ اخوینؔ کے لیے قُلْ اِنْ ہے۔
۶ لَا تُرْجَعُوْنَ شفا ظ) ۔ ع

النور

۱ وَفَرَضْنٰھَا میں حبرؔ کے لیے وَفَرَّضْنٰھَا ہے۔
۲ بِھِمَا رَاْفَۃٌ میں صرف مکیؔ کے لیے رَاٰفَۃٌ ہے۔
(۳ الْمُحْصِنٰتِ ر)
۴ اَرْبَعُ شَھٰدٰتٍ میں پہلی جگہ صحبؔ کے غیر کے لیے اَرْبَعَ ہے۔
۵ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ اور اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ میں (۲) نافعؔ کے لیے اَنْ لَعْنَتُ اللّٰہِ اور اَنْ غَضِبَ اللّٰہُ (۳) یعقوبؔ کے لیے اَنْ لَعْنَتُ اللّٰہِ اور اَنْ غَضَبُ اللّٰہِ ہے۔
۶ وَالْخَامِسَۃَ دوسرے موقع میں حفصؔ کے غیر کے لیے وَالْخَامِسَۃُ ہے۔ ع
کِبْرَہٗ میں صرف یعقوبؔ کے لیے کُبْرَہٗ ہے۔ ع
(۱ خُطُوٰتِ ا ہ ح ص فتی) ۲ وَلَا یَاْتَلِ میں صرف ابوجعفرؔ کے لیے وَلَا یَتَاَلَّ ہے۔
۳ یَوْمَ تَشْھَدُ میں شفاؔ کے لیے یَوْمَ یَشْھَدُ ہے۔ ع
۱ جُیُوْبِھِنَّ میں مدنیانؔ، بصریانؔ، ہشامؔ، عاصمؔ اور امام خلفؔ کے غیر کے لیے جِیُوْبِھِنَّ ہے۔

۲ غَيْرِ أُولِي میں شامیؒ، شعبہؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے غَيْرَ ہے۔
۳ آيُّهَ میں تینوں جگہ صرف شامیؒ کے لیے أَيُّهُ ہے۔ (اور وقفاً بصریانؒ وکسائیؒ کے لیے أَيُّهَا اور باقین کے لیے أَيُّهْ ہے) ۴ إِكْرَاهِهِنَّ م خف ۵ مُبَيِّنَٰتٍ سماص)۔ ع

۱ دُرِّيٌّ يُوقَدُ میں (۲) مکیؒ اور بصریؒ کے لیے دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ (۳) امام خلفؒ کے لیے دُرِّيٌّ تُوقَدُ (۴) شعبہؒ وحمزہؒ کے لیے دُرِّيءٌ تُوقَدُ (۵) ابوعمروؒ کے لیے دِرِّيءٌ تَوَقَّدَ (۶) کسائیؒ کے لیے دِرِّيءٌ تُوقَدُ ہے۔

۲ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا میں شامیؒ اور شعبہؒ کے لیے يُسَبَّحُ لَهُ ہے۔
۳ سَحَابٌ ظُلُمَٰتٌ میں (۲) بزیؒ کے لیے سَحَابُ ظُلُمَٰتٍ (۳) قنبلؒ کے لیے سَحَابٌ ظُلُمَٰتٍ ہے۔ ع

۱ يَذْهَبُ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے يُذْهِبُ ہے۔ ۲ خَٰلِقُ كُلِّ شفا) ع (۱ وَيَتَّقْهِ ح-ص-ن-خ- وَيَتَّقِهِ ب-ط اورل- ذ بخلفہما وَيَتَّقِهِۦ ج-د-ک شفا ذ)

۲ كَمَا اسْتَخْلَفَ میں صرف شعبہؒ کے لیے كَمَا اسْتُخْلِفَ ہے۔
(۳ وَلَيُبْدِلَنَّهُم د-ص-ظ)
۴ لَا تَحْسَبَنَّ میں شامیؒ اور حمزہؒ کے لیے لَا يَحْسَبَنَّ ہے۔ ع

۴ ع ۱۰
۵ ع ۱۱
۶ ع ۱۲
۷ ع ۱۳

۱ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ میں صحبہ کے لیے ثَلٰثَ ہے۔ (۲) بُیُوْتِ

ب۔ د۔ ک صحبہ)

۳ بُیُوْتِ اِمّٰھٰتِکُمْ۔ ف وصلاً۔ بِیُوْتِ اِمّٰھٰتِکُمْ۔ ر۔ وصلاً ع ۱۴ — ع ۱۴

یَاْکُلُ مِنْھَا میں شفا کے لیے نَاْکُلُ ہے۔ ع ۱۶ — ع ۱۶

الفرقان

۱ وَیَجْعَلْ لَّکَ میں ابنان اور شعبہ کے لیے وَیَجْعَلُ لَّکَ ہے۔ ۲ (ضَیِّقًا د)

(۳ وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ میں مکی، حفص اور ثوری کے غیر نَحْشُرُھُمْ ہے)

۴ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ میں صرف شامی کے لیے فَنَقُوْلُ ہے۔

۵ اَنْ نَّتَّخِذَ میں صرف ابوجعفر کے لیے اَنْ نُّتَّخَذَ ہے۔

۶ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ میں حفص کے غیر کے لیے یا ہے۔ ع ۱۷ — ع ۱۷

پارہ ۱۹ وَقَالَ الَّذِیْنَ

۱ تَشَقَّقُ میں دونوں جگہ ابوعمرو اور کوفی کے غیر کے لیے تَشَّقَّقُ ہے۔

۲ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ میں صرف مکی کے لیے وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِکَةَ ہے۔ ع ۱ — ع ۱

(وَثَمُوْدَاْ غیر ع ف ظ) ع ۲ (۱ الرِّیٰحَ۔ د) (۲ نُشُرًا۔ سا — ع ۲

(نُشُرًا ۔ک) (نَشْرًا ۔شفا) ۴ (لِيَذْكُرُوا شفا) ۵ لِمَا تَأْمُرُنَا

میں اخوین کے لیے یا ہے۔ غ

۱ سِرٰجًا وَقَمَرًا میں شفا کے لیے سُرُجًا ہے۔

۲ اَنْ يَذَّكَّرَ میں خلف کے لیے اَنْ يَذْكُرَ ہے

۳ وَلَمْ يَقْتُرُوا میں (۲) عم کے لیے وَلَمْ يُقْتِرُوا (۳) حق

کے لیے وَلَمْ يَقْتِرُوا ہے

۴ يُضٰعَفْ اور وَيَخْلُدْ میں شامی اور شعبہ کے لیے فا اور

دال کا رفع (پیش) ہے۔ (۵ فِيْهٖ د، غ) ۶ وَذُرِّيّٰتِنَا ح صحبہ

۷ وَيُلَقَّوْنَ میں صحبہ کے لیے وَيَلْقَوْنَ ہے۔ غ

الشعراء ع

طٰسٓمٓ میں (۱) شعبہ اور رؤی کے لیے امالہ

اور نون کا ادغام (۲) حمزہ کے لیے امالہ اور ادغام

(۳) ابوجعفر کے لیے فتح اور سکتہ (۴) باقین کے لیے فتح اور ادغام ہے

وَيَضِيْقُ اور وَلَا يَنْطَلِقُ میں صرف یعقوب کے لیے

يَضِيْقَ اور وَلَا يَنْطَلِقَ ہے۔ غ

۱ (اَرْجِهِ ۔ ب ۔ خ) (اَرْجِهْ ۔ ج ۔ رؤی ۔ ق) (اَرْجِهٖ

ن ۔ ف) (اَرْجِئْهُ د ۔ ل) (اَرْجِئْهُ ۔ بصریان) (اَرْجِئْهِ م)

۲ (نَعِمْ ۔ ر) (۳ تَلَقَّفُ غیر ع) (۴ ءَاٰمَنْتُمْ غیر ع ۔ غ)

(۵ مُتَيَّاتٌ)

ع د
ع ج
ع ج
ع ط
ع ع

(۱؎ آنِ اسْرِ حرمیؒ) ۲؎ (وَّعیونٍ - دَ-مَ-ص-رضی)
۳؎ حٰذِرُوْنَ میں ابن ذکوانؒ اور کفیؒ کے غیر کے لیے....
حَذِرُوْنَ ہے۔ ۴؎ (ترآءَ الجمعٰنِ- فیؒ) ع
وَاتَّبَعَكَ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَاَتْبَاعُكَ ہے۔ ع
خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ میں حقؒ، کسائیؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے خَلْقُ ہے۔ ع
فٰرِهِیْنَ میں کنزؒ کے غیر کے لیے فَرِهِیْنَ ہے۔ ع
۱؎ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ میں یہاں اور صٓ میں عمؒ، مکیؒ کے لیے
لَیْكَةَ ہے۔ ۲؎ (بِالْقُسْطَاسِ غیر صحبؒ) ۳؎ (کِسْفًا غیر ع) ع
۱؎ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ میں شامیؒ، صحبہ اور یعقوبؒ
کے لیے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ ہے۔
۲؎ اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً میں صرف شامیؒ کے لیے اَوَلَمْ
تَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةٌ ہے۔
۳؎ وَتَوَكَّلْ میں عمؒ کے لیے فَتَوَكَّلْ ہے۔ ۴؎ (یَتَّبِعُهُمُ ا)

النمل

بِشِهَابٍ کفیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے بِشِهَابِ ہے
۱؎ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ میں صرف مکیؒ کے لیے اَوْ لَیَاْتِیَنَّنِیْ ہے
۲؎ فَمَكَثَ میں عاصمؒ اور روحؒ کے غیر کے لیے فَمَكُثَ ہے
۳؎ مِنْ سَبَاٍ میں یہاں اور لِسَبَاٍ (سبا) میں ۲، ۱ بزیؒ

اور ابو عمروؒ کے لیے سَبَاَ۔ لِسَبَاَ (۳) قنبلؒ کے لیے سَبَاْ اور لِسَبَاْ ہے۔

ﻛ۴ اَلَّا یَسْجُدُوْا میں کسائیؒ۔ ابو جعفرؒ اور رویسؒ کے لیے اَلَا ہے۔

اور ان کے ہاں وقف اضطراری و اختباری اَلَا۔ یَا۔ اسْجُدُوْا تینوں پر

ہو سکتا ہے۔ اور اعادہ میں اُسْجُدُوْا ہوگا ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ۔ اور

باقین کے لیے صرف اَلَّا اور اسْجُدُوْا پر وقف ہوگا نہ کہ یَا پر بھی۔

ﻛ۵ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ میں حفصؒ و کسائیؒ کے غیر کیلیے یا ہے۔

ﻛ۶ (فَاَلْقِهِ ب۔ ل۔ ظ۔ فَاَلْقِهْ ح۔ ن۔ ت۔ ث۔ فَاَلْقِهِ ج۔ د

م۔ رویؒ) ع ۲ ۱۷

ﻛ۱ اَنَا اٰتِیْكَ ص۔ و ﻛ۲ عَنْ سَاقَیْهَا میں یہاں اور بِالسُّوْقِ

(صٓ) اور عَلٰی سُوْقِهٖ (فتحا) میں صرف قنبلؒ کے لیے سَاْقَیْهَا۔

بِالسُّؤْقِ اور عَلٰی سُؤْقِهٖ ہے۔

اور بعض میں انہی کے لیے صٓ اور فتحا میں بِالسُّؤُوْقِ اور عَلٰی سُؤُوْقِهٖ

بھی ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ سُؤُوْقِ والی وجہ صٓ والے میں تو صحیح ہے

اور فتحا والے میں صحیح نہیں ہے۔ ع ۳

ﻛ۱ لَنُبَیِّتَنَّهٗ اور لَنَقُوْلَنَّ میں شفا کے لیے لَتُبَیِّتُنَّهٗ اور

لَتَقُوْلُنَّ ہے۔

(ﻛ۲ مَهْلَكَ ص)۔ (مُهْلَكَ غیرن)

ع ۲ ۱۷ ع ۳ ۱۸

۳ آنَّا دَمَّرْنٰهُمْ میں یہاں اور آنَّ النَّاسَ ع میں کوفی اور یعقوب کے غیر کے لیے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ ہے۔
(۴ قَدَّرْنٰهَا ص) ع
۱ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ میں بصری اور عاصم کے غیر کے لیے تُشْرِکُوْنَ ہے۔

ع ۱۹

پارہ ۲۰ اَمَّنْ خَلَقَ

۲ (یَذَّکَّرُوْنَ - ح - ل - ش)
۳ بَلِ ادّٰرَكَ میں حق و یزید کے لیے بَلْ اَدْرَكَ ہے۔ ع
(۱ اِذَا مِتْنَا اور آئِنَّا (سمان فتی) ۲ اِنَّنَا لَمُخْرَجُوْنَ (ک۔ ر) (۳ فِیْ ضِیْقٍ (د) ۴ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ د)
۵ بِهٰدِی الْعُمْیِ میں دونوں جگہ صرف حمزہ کے لیے تَهْدِی الْعُمْیَ ہے۔ اور وقف میں اخوین اور یعقوب تو دونوں جگہ یا کو ثابت رکھتے ہیں اور باقی سب حضرات یہاں ثابت رکھتے ہیں اور روم میں حذف کرتے ہیں۔ ۶ اِنَّ النَّاسَ غیر کوفی ظ)۔ ع
۱ آتَوْهُ میں حفص و فتی کے غیر کے لیے اَتُوْهُ ہے۔
۲ بِمَا تَفْعَلُوْنَ میں حق اور ہشام کے لیے یا ہے۔ (۳ مِنْ فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ (مدنا) مِنْ فَزَعِ یَوْمِئِذٍ (نفرظ) فَزَعٍ یَوْمَئِذٍ

ع ۵ / ع ۱
ع ۶ / ع ۲

(۳) بِمَا یَعْمَلُوْنَ غیر عم ع ط ۶

(۱) وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا ہر

القصص | شفا کے لیے وَیَرٰی فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا ہے

(۲) وَحَزَنًا میں شفا کے لیے وَحُزْنًا ہے۔ ۶

(۱) یُصْدِرَ میں ابوعمرو، شامی اور یزید کے لیے یَصْدُرَ ہے

اور قاعدہ کے موافق شفا اور رویس کے لیے اس میں اشمام بھی ہے

(۲) یٰاَبَتِ ک۔ ث (۳) اِنّیْٓ د)۔ ۶

(۱) لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا ف)

(۲) عاصم کے جَذْوَةٍ میں (۲) فتی کے لیے جُذْوَةٍ (۳) سما، شامی اور

کسائی کے لیے جِذْوَةٍ ہے۔

(۳) حفص کے الرَّهْبِ میں (۲) سما کے لیے الرَّهَبِ (۳)

شامی، صحبۃ کے لیے الرُّهْبِ ہے۔ (۴) فَذٰنِكَ جبرغ)

(۵) رِدْءًا (۱) رِدًا حالین میں ث)

(۱) یُّصَدِّقُنِیْٓ عاصم و حمزہ کے غیر کے لیے یُصَدِّقْنِیْٓ ہے۔

(۱) وَقَالَ مُوْسٰی میں صرف مکی کے لیے قَالَ مُوْسٰی ہے۔

(۸) وَمَنْ یَّکُوْنُ شفا (۹) لَا یُرْجَعُوْنَ ا۔ شفا۔ ط (۱۰)

اَئِمَّةً کنز۔ ش اَیِمَّةً ل۔ اٰئِمَّةً ث) اٰیِمَّةً اجرغ۔ ۶

ع ۵/۸ سِحْرٰنِ میں کوفی کے غیر کے لیے سٰحِرٰنِ ہے۔ ع ۵/۸

۱ یُجْبٰی میں مدنی اور رویس کے لیے تُجْبٰی ہے۔ (۲) اِنِّیْ

ع ۶/۹ اِمِّهَا خِرِیْنَ۔ ۳ یَعْقِلُوْنَ (ح)۔ ع ۶/۹

ع ۷/۱۰ (۱) ثُمَّ هُوَب رث ۲ بِضِیَآءٍ (ز)۔ ع ۷/۱۰

۱ وَیْكَ (ح) اور وَیْ (ر) (وقفاً)

ع ۸/۱۱ ۲ لَخَسَفَ میں حفص و یعقوب کے غیر کے لیے لَخُسِفَ ہے۔ ع ۸/۱۱

العنکبوت

ع ۲/۱۴ ۱ اَوَلَمْ یَرَوْا میں صحبہ کے لیے اَوَلَمْ تَرَوْا ہے

۲ النَّشْاَةَ میں تینوں جگہ جبر کے لیے النَّشَآءَةَ ہے۔ ع ۲/۱۴

۱ حفص و حمزہ و روح کے مَوَدَّةَ بَیْنِكُمْ میں (۲) جبر کسائی اور رویس کے لیے مَوَدَّةُ بَیْنِكُمْ (۳) عم، صفا کے لیے مَوَدَّةً بَیْنَكُمْ ہے

ع ۳/۱۵ (۲ پہلا ءَاِنَّكُمْ غیر حرمی کس ع ظ) ع ۳/۱۵

۱ لَنُنَجِّیَنَّهٗ شفا۔ ظ ۲ مُنَجُّوْكَ دصحبہ۔ ظ ۳ سِیْٓءَ

عم رغ ۴ مُنْزِلُوْنَ ک ۵ وَثَمُوْدًا غیر ع ف ظ ۶

ع ۴/۱۶ مَا تَدْعُوْنَ غیر حما ن)۔ ع ۴/۱۶

پارہ ۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

ع ۵/۱ (اٰیٰتٌ دصحبہ)۔ ع ۵/۱

ك ١ وَيَقُوْلُ میں نافع اور کوفی کے غیر کے لیے نون ہے۔

ك ٢ تُرْجَعُوْنَ میں صرف شعبہ کے لیے یا ہے (اور یعقوب کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق تَرْجِعُوْنَ ہے)

ك ٣ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ میں شفا کے لیے لَنُثْوِيَنَّهُمْ ہے۔ ع ٦

وَلِيَتَمَتَّعُوْا میں قالون، مکی، شفا کے لیے وَلْيَتَمَتَّعُوْا ہے۔ ع ٧

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ میں سما کے لیے عَاقِبَةُ ہے۔ ع ١

الروم ك ١ تُرْجَعُوْنَ میں ابو عمرو، شعبہ اور روح کے لیے یا ہے۔

(ك ٢ تَخْرُجُوْنَ م خف شفا ك ٣ الْمَيِّتِ نفرص) ع ٢

لِلْعَالِمِيْنَ میں حفص کے غیر کے لیے لِلْعٰلَمِيْنَ ہے۔ ع ٣

(ك ١ فَرَّقُوْا اخوین ك ٢ يَقْنِطُوْنَ بصری، راوی ك ٣ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا (د) ك ٤ لِيَرْبُوَا میں نافع اور ثوری کے لیے لِتُرْبُوْا ہے۔ (ك ٥ عَمَّا تُشْرِكُوْنَ شفا) ع ٤

ك ١ لِيُذِيْقَهُمْ میں قنبل اور روح کے لیے لِنُذِيْقَهُمْ ہے۔

(ك ٢ كِسَفًا ل خفم ش)

ك ٣ اٰثٰرِ میں شامی اور صحبت کے غیر کے لیے اَثَرِ ہے۔

(ك ٤ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ (د) ك ٥ تَهْدِي الْعُمْيَ (ف)) ع ٥

ك ١ ضُعْفٍ اور ضُعْفًا میں شعبہ اور حمزہ کے لیے ضَعْفٍ

اور ضَعْفًا ہے۔ اور دوسری وجہ میں حفص کے لیے اس طرح بھی صحیح ہے۔
ے ۲ لَا يَنْفَعُ میں یہاں غیر کفی کے اور مومن میں غیر نافع اور کفی
کے لیے تا ہے۔ ع ۹

لقمٰن
ے ۱ هُدًى وَرَحْمَةً میں صرف حمزہ کے لیے وَرَحْمَةٌ
ہے (ے ۲ لِيُضِلَّ جر)

ے ۳ وَيَتَّخِذَهَا میں صحب اور یعقوب کے غیر کے لیے وَ
يَتَّخِذُهَا ہے (ے ۴ هُزُوًا (نش)۔ هُزُؤًا (غیر فق ع) ے ۵ أُذُنَيْهِ
(ا) ۔ ع (ے ۱ پہلا يٰبُنَيَّ د ۔ يٰبُنَيِّ غیر د ۲ دوسرا يٰبُنَيِّ
غیر ع ے ۳ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مدا ے ۴ يٰبُنَيَّ تیسرا (ز) يٰبُنَيِّ غیر ع)
ے ۵ وَلَا تُصَعِّرْ میں ابنان، عاصم اور ثوری کے غیر کے لیے
وَلَا تُصَاعِرْ ہے۔ ع ۱۱

ے ۱ نِعَمَهُ میں مدنیان، ابو عمرو، حفص کے غیر کے لیے نِعْمَةً ہے
ے ۲ وَالْبَحْرُ میں بصری کے لیے وَالْبَحْرَ ہے ے ۳ تَدْعُونَ
حرمی ک ص (ا) ۔ ع ۱ يُنْزِلُ حق شفا) ع ۱۳

السجدة
خَلَقَهُ میں نفر اور ثوری کے لیے خَلْقَهُ ہے ع ۱۴
ے ۲ أُخْفِيَ لَهُمْ میں حمزہ اور یعقوب کے لیے مِنْ
أُخْفِي لَهُمْ ہے۔ ع ۱۵

لَمَّا صَبَرُوْا میں اخوینؔ اور رویسؔ کے لیے لِمَا ہے۔ ع ۳/۱۶ — ع ۳/۱۶

الاحزاب

۱ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں یہاں اور ع میں اور فتحنا ع تینوں میں صرف ابو عمروؔ کے لیے یا ہے (۲ الّٰٓئِ ب زظ۔ الّٰیٔ ءِ مدو قصر دونوں ج دح ث الّٰی ہ ح وصلًا الّٰی رج مح ث وقفا) (۳ تَظّٰہَّرُوْنَ سما تَظّٰہَرُوْنَ ک۔ تَظٰہَرُوْنَ شفا)۔ ع ۱/۱۷ — ع ۱/۱۷

۱ الظُّنُوْنَا میں یہاں اور الرَّسُوْلَا اور السَّبِیْلَا ع میں (۱) مکیؔ، حفصؔ، رویؔ کے لیے وقفًا الف کا اثبات اور وصلًا حذف (۲) بصریؔ اور حمزہؔ کے لیے حالین میں حذف (۳) عمؔ، شعبہؔ کے لیے حالین میں اثبات ہے۔ (۲ مَقَامَ غیر ع)

۳ لَاٰتَوْھَا میں حرمیؔ کے لیے لَاَتَوْھَا ہے۔

۴ یَسْاَلُوْنَ میں صرف رویسؔ کے لیے یَسَّآءَلُوْنَ ہے ع ۲/۱۸ — ع ۲/۱۸

۱ اُسْوَۃٌ میں تینوں جگہ عاصمؔ کے غیر کے لیے اِسْوَۃٌ ہے۔

(۲ الرُّعُبَ ک رثوی) — ع ۳/۱۹ (۱ مُبَیِّنَۃٍ دص۔ ۲ نُضَعِّفْ لَہَا الْعَذَابَ (دک) یُضَعَّفْ لَھَا الْعَذَابُ کماث) — ع ۳/۱۹

پارہ ۲۲ وَمَنْ یَّقْنُتْ

ـــ۳ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا میں شفا کے لیے وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُؤْتِهَا ہے۔

ع ۴ ـــ۴ وَقَرْنَ میں مدنیانؒ، عاصمؒ کے غیر کے لیے وَقِرْنَ ہے۔ ع ۱

ـــ۱ اَنْ يَّكُوْنَ میں ہشامؒ اور کوفی کے غیر کے لیے اَنْ تَكُوْنَ ہے۔

ع ۵ ـــ۲ وَخَاتَمَ میں عاصمؒ کے غیر کے لیے وَخَاتِمَ ہے۔ ع ۲

(ـــ۱ تُمَاسُّوْهُنَّ شفا ـــ۲ تُرْجِئُ حق ک ص)

ع ۶ ـــ۳ لَا يَحِلُّ میں بصریؒ کے لیے لَا تَحِلُّ ہے۔ ع ۳

ـــ۱ سَادَتَنَا میں شامیؒ اور یعقوبؒ کے لیے سَادَاتِنَا ہے۔

ع ۸ (ـــ۲ لَعْنًا كَثِيْرًا غیرن)۔ ع ۵

السَّبَا ـــ۱ عٰلِمِ الْغَيْبِ میں (۲) عمؒ اور رویسؒ کے لیے عٰلِمُ الْغَيْبِ (۳) اخوینؒ کے لیے عَلَّامِ الْغَيْبِ ہے۔

(ـــ۲ لَا يَعْزُبُ ـــ۳ مُعَجِّزِيْنَ حبرؒ)

ـــ۴ رِجْزٍ اَلِيْمٌ میں دونوں جگہ مکیؒ، حفصؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے اَلِيْمٍ ہے۔

ـــ۵ نَشَاْ نَخْسِفْ اور نُسْقِطْ تینوں میں شفا کے لیے يَشَاْ

ع ۱ يَخْسِفْ يُسْقِطْ ہے۔ (ـــ۶ كِسَفًا غیرع)۔ ع ۷

ـــ۱ الرِّيْحَ میں (۲) شعبہؒ کے لیے الرِّيْحُ (۳) یزیدؒ کے لیے الرِّيَاحَ ہے۔

۲ مِنۡسَاَتَہٗ میں (۲) مدنی و ابوعمرو کے لیے مِنۡسَاتَہٗ (۳) ابن ذکوان کے لیے مِنۡسَاۡتَہٗ ہے۔

۳ تَبَیَّنَتِ میں صرف رویس کے لیے تُبُیِّنَتِ ہے۔ (۴) لِسَبَاٍ ح لِسَبَاٍ ز)

۵ حفص و حمزہ کے مَسۡکَنِہِمۡ میں (۲) رؤی کے لیے مَسۡکِنِہِمۡ (۳) باقین کے لیے مَسٰکِنِہِمۡ ہے۔

۶ اُکُلٍ میں (۲) بصری کے لیے اُکُلِ (۳) نافع، مکی کے لیے اُکۡلٍ ہے۔

۷ وَ ھَلۡ نُجٰزِیۡۤ اِلَّا الۡکَفُوۡرَ میں صحب اور یعقوب کے غیر کے لیے وَ ھَلۡ یُجٰزٰۤی اِلَّا الۡکَفُوۡرُ ہے۔

۸ فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ میں (۲) یعقوب کے لیے رَبُّنَا بٰعَدَ (۳) حبر اور ہشام کے لیے رَبَّنَا بَعِّدۡ ہے۔

۹ صَدَّقَ میں کفی کے غیر کے لیے صَدَقَ ہے۔ ع ۲ / ۸

اَذِنَ اور فُزِّعَ دونوں میں (۲) ابوعمرو اور شفا کے لیے اُذِنَ اور فُزِّعَ (۳) شامی اور یعقوب کے لیے اَذِنَ اور فَزَّعَ ہے۔ ع ۳ / ۹

۱۱ جَزَآءُ الضِّعۡفِ میں صرف رویس کے لیے جَزَآءً الضِّعۡفُ ہے

۱۲ الۡغُرُفٰتِ میں صرف حمزہ کے لیے الۡغُرۡفَتِ ہے۔

۱۳ نَحۡشُرُھُمۡ اور نَقُوۡلُ غ ع ظ) ع ۵ / ۱۱

۱ التّنَاوُشُ میں حرمیؒ، شامیؒ اور حفصؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے التّنَآؤُشُ ہے۔ (۲ حِیْلَ ک، ر، غ)۔ ع۶ ۱۲

ع۶ ۱۲

الفاطر

۱ غَیْرُ اللّٰہِ میں شفاؒ و یزیدؒ کے لیے غَیْرِ اللّٰہِ ہے۔ (۲ تَرْجِعُ شامیؒ، شفاؒ ظ)۔ ع۱ ۱۲

ع۱ ۱۲

۱ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ میں صرف یزیدؒ کے لیے فَلَا تُذْهِبْ نَفْسَكَ ہے۔ (۲ الرِّیٰحَ د شفا ۳ مَیِّتٍ بصریؒ، ابانؒ، صؒ)

ع۲ ۱۴

۱ وَلَا یُنْقَصُ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَلَا یَنْقُصُ ہے۔ ع۲ ۱۴

(۱ یُدْخَلُوْنَهَا ح ۲ وَلُؤْلُؤٍ نفرؒ، شفاؒ، ظؒ)

ع۴ ۱۶

۳ نَجْزِیْ کُلَّ میں صرف ابوعمروؒ کے لیے یُجْزٰی کُلُّ ہے۔ ع۴ ۱۶

۱ بَیِّنَتٍ میں عمؒ، شعبہؒ، کسائیؒ اور یعقوبؒ کے لیے بَیِّنٰتٍ ہے۔

۲ وَمَکْرَ السَّیِّئِ میں صرف حمزہؒ کے لیے وصلاً السَّیِّئْ ہمزہ کے سکون سے اور وقفاً السَّیِّیْ ہے)۔ ع۵ ۱۷

ع۵ ۱۷

یٰسٓ علیہ السلام

۱ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں (۱) شعبہؒ، رویؒ اور روحؒ کے لیے امالہ اور ادغام (۲) حمزہؒ کے لیے امالہ اور اظہار (۳) ورشؒ، شامیؒ اور رویسؒ کے لیے فتح اور ادغام (۴) قالونؒ، حبرؒ، حفصؒ کے لیے فتح اور اظہار (۵) ابوجعفرؒ

کے لیے نسخ اور رد ہوسکتے۔

۲ تَنْزِیْلَ میں سما، شعبہ کے لیے تَنْزِیْلُ ہے۔ (۳ سُدًّا سماک ص) ع ۱۸

۱ فَعَزَّزْنَا میں صرف شعبہ کے لیے فَعَزَزْنَا ہے۔

۲ اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے ءَ اَیْنَ ذُکِرْتُمْ ہے (ادخال سے اور دوسرے ہمزہ کے فتحہ اور اس کی الف کی طرح تسہیل اور کاف کی تخفیف سے)۔

ع ۱۸

پارہ ۲۳ وَمَالِیَ لَا

۳ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ میں یہاں و ع میں صرف یزیدؒ کے لیے دونوں تاؤں کا رفع (دو پیش) ہے۔ یعنی صَیْحَةٌ وَّاحِدَةٌ

(۲ لَمَّا احق روی خ) ع ۲

۱ الْمَیْتَةُ مدا) ۲ عَمِلَتْهُ میں صحبہ کے لیے عَمِلَتْ ہے۔ ہا کے بغیر۔

ع ۱

۳ وَالْقَمَرَ نافعؒ۔ جبرؒ اور روحؒ کے لیے وَالْقَمَرُ ہے (۳ ذُرِّیَّتَهُمْ عم ظ)

۵ یَخِصِّمُوْنَ میں (۲) ورشؒ، مکیؒ، ہشامؒ کے لیے خا کا فتحہ

(۳) قالونؒ، ابوعمروؒ کے لیے خا کے فتحہ کا اختلاس (۴) قالونؒ ہی کے لیے دوسری وجہ میں اور ابوجعفرؒ کے لیے خا کا سکون اور صاد کی تشدید (۵) حمزہؒ کے لیے خا کا سکون اور صاد کی تخفیف ہے یعنی یَخْصِمُوْنَ۔ ع ۳

۱ شُغُلٍ میں نافعؒ اور حبرؒ کے لیے شُغْلٍ ہے۔ ۲ فٰکِهُوْنَ میں یہاں اور فٰكِهِيْنَ دخان اور طور میں تینوں میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے الف کا حذف ہے یعنی فَكِهُوْنَ وغیرہ۔
اور تطفیف میں حفصؒ اور ابوجعفرؒ کے غیر کے لیے الف کا اثبات ہے یعنی فٰكِهِيْنَ ہے۔

۳ ظِلٰلٍ میں شفاؒ کے لیے ظُلَلٍ ہے۔

۴ مدنیانؒ وعاصمؒ کے جِبِلًّا ہیں (۲) ابوعمروؒ۔ ابن عامرؒ کے لیے جُبْلًا (۳) مکیؒ، شفاؒ اور رویسؒ کے لیے جُبُلًا (۴) روحؒ کے لیے جُبُلًّا ہے۔ (۵ مَكَانَتِهِمْ ص)۔ ع ۴

۱ نُنَكِّسْهُ میں عاصمؒ اور حمزہؒ کے غیر کے لیے نَنْكُسْهُ ہے

۲ تَعْقِلُوْنَ مدنیانؒ م ظ ۳ لِتُنْذِرَ عمؒ ظ ۴ وَسَيُنٰرِبُ لا

۵ بِقٰدِرٍ میں یہاں اور احقاف میں (۲) رویسؒ کے لیے دونوں میں (۳) روحؒ کے لیے صرف احقاف میں بِقٰدِرٍ کے بجائے يَقْدِرُ ہے۔ ۶ فَيَكُوْنُ ک، ر ع ۵

والصّٰفّٰت ۳۷

(۱ تینوں کلمات کا ادغام (ح خف ف وجوبًا)

۲ حفصؒ و حمزہؒ کے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ میں (۲) شعبہؒ کے لیے بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبَ (۳) باقین کے لیے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ہے۔

۳ لَا يَسَّمَّعُوْنَ میں صحبؒ کے غیر کے لیے لَا يَسْمَعُوْنَ ہے۔

۴ عَجِبْتَ میں شفاؒ کے لیے عَجِبْتُ ہے۔

(۵ اٰ اَ اٰبَا وُنَا ب ک ث ۶ نَعَمْ ر) ۔ ع ۱

(۱ لَا تَنَاصَرُوْنَ ہ ث ۲ الْمُخْلَصِيْنَ غیر مدا کفی)

۳ يُنْزَفُوْنَ میں یہاں شفاؒ کے لیے يُنْزِفُوْنَ۔ اور واقعہ میں کفیؒ کے غیر کے لیے يُنْزَفُوْنَ ہے۔ ع ۲

۱ يَزِفُّوْنَ میں صرف حمزہؒ کے لیے یا کا ضمہ ہے۔

(۲ يٰبُنَيَّ غیر ع ۳ يٰاَبَتَ ک ث)

۴ مَاذَا تَرٰى میں شفاؒ کے لیے مَاذَا تُرِيْ ہے۔ ع ۳

۱ وَاِنَّ اِلْيَاسَ میں صرف ابن ذکوانؒ کے لیے وَاِنَّ اَلْيَاسَ ہے۔ (اور انہی سے باقین کی طرح بھی آیا ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے)

۲ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ میں صحبؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ ہے۔

ع ۱ ۵
ع ۲ ۶
ع ۳ ۷

ع ۸ ۳۷ اِلْ یَاسِیْنَ میں نافعؒ شامیؒ اور یعقوبؒ کے لیے ....
آلِ یَاسِیْنَ ہے۔ ع۴/۸

ع ۹ اَصْطَفَی میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اِصْطَفَی ہے (اور
ملانے کی صورت میں لَکٰذِبُوْنَ اصْطَفَی ہے) ع۵/۹

ع ۱۰ ص (اَصْحٰبُ لَیْکَۃَ عمؒ د) ع۱/۱۰
فَوَاقٍ میں شفا کے لیے فُوَاقٍ ہے۔ ع۲/۱۱

۱؎ لِیَدَّبَّرُوْا میں صرف یزیدؒ کے لیے لِتَدَبَّرُوْا ہے۔ (۲؎
ع ۱۲ بِالسُّؤْقِ ز)۔ ع۳/۱۲

۱؎ بِنُصْبٍ میں (۲) ابوجعفرؒ کے لیے بِنُصُبٍ (۳) یعقوبؒ
کے لیے بِنَصَبٍ ہے۔ اور معارج میں شامیؒ حفصؒ کے غیر کے لیے
نَصْبٍ ہے۔

۲؎ عِبٰدَنَآ اِبْرٰھِیْمَ میں صرف مکیؒ کے لیے عَبْدَنَا ہے۔

۳؎ بِخَالِصَۃٍ میں مدنیؒ اور ہشامؒ کے لیے بِخَالِصَۃِ ہے (۴؎
وَالْیَسَعَ شفا)

۵؎ مَا تُوْعَدُوْنَ میں یہاں حبرؒ کے لیے ——
اور قٓ میں صرف مکیؒ کے لیے یُوْعَدُوْنَ ہے۔

۶؎ وَغَسَّاقٌ میں یہاں اور وَغَسَّاقًا (نبا) میں صحبؒ کے ماسوا

کے لیے وَغَسَاقٌ اور وَغَسَاقًا ہے۔

۷ وَاٰخَرُ مِنْ میں بصریؒ کے لیے وَاُخَرُ مِنْ ہے۔

۸ اَتَّخَذْنٰهُمْ میں بصریؒ اور شفاؒ کے لیے اِتَّخَذْنٰهُمْ ہے (اور ملانے کی صورت میں الْاَشْرَارِ اِتَّخَذْنٰهُمْ ہے۔ اور قاعدہ کے موافق الْاَشْرَارِ میں ابوعمروؒ اور دوریؒ کے لیے امالہ اور حمزہؒ کے لیے ورشؒ کی طرح تقلیل بھی ہے) ۹ سُخْرِيًّا مدنی۔ شفا ع ۱۳

۱ اِلَّآ اَنَّمَا میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اِلَّا اِنَّمَا ہے۔

۲ فَالْحَقُّ میں عاصمؒ اور فتیؒ کے غیر کے لیے فَالْحَقَّ ہے۔ ع ۱۴

الزمر

۱ فِیْ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ ف وصلًا فِیْ بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ (ر وصلًا) ۲ یَرْضَهُ (ی ذ) یَرْضَهٗ (د ط م روی خ) ۳ لِیَضِلَّ (حبر غ)

۴ اَمَّنْ هُوَ میں نافعؒ، مکیؒ، حمزہؒ کے لیے اَمَنْ هُوَ ہے۔ ع ۱۵

(وصلًا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ (ی، اور وقفًا عِبَادِیْ (ی ط)۔ ع ۱۶

سَلَمًا میں حق کے لیے سَالِمًا ہے۔ ع ۱۷

پارہ ۲۴ فَمَنْ اَظْلَمُ

۱ بِكَافٍ عَبْدَهٗ میں شفاؒ اور یزیدؒ کے لیے عِبَادَهٗ ہے۔

کلمہ کشفت ضرہ ۔ ممسکت رحمتہ بصری کے لیے
کشفت ضرہ اور ممسکت رحمتہ ہے۔ (کلمہ ....

ع ۱ — مکانتکم (ص) — ع

قضی علیہا الموت میں شفا کے لیے قضی علیہا

ع ۲ — الموت ہے ۔ ع
(کلمہ ۱ لا تقنطوا حمار (ی)
کلمہ ۲ تجزی میں (۲) یزید کے لیے تجزی ہے (۳) اور
ابن ذکوان کے لیے دوسری وجہ میں تجزی بھی ہے۔ (کلمہ وقیل ش)

ع ۳ — کلمہ ۳ بمفازتہم میں صحبت کے لیے بمفازتہم ہے۔ ع
کلمہ ۱ تامرونی (مدنی) اور تامرونی (ک) (کلمہ ....)

ع ۴ — ل رغ ۔ ع
(کلمہ ۱ یبشق دونوں ک رغ کلمہ ۲ فتحت و فتحت دونوں

ع ۵ — سکاک ۔ ع

المؤمن | کلمہ ۱ ساتوں حروف میں (۱) قالون، مکی، ہشام، حفص، ثوری کے لیے حا کا فتح (۲) ورش، ابوعمرو کے لیے تقلیل (۳) ابن ذکوان اور صحبت کے لیے امالہ ہے۔ (کلمہ ۲ تقلیل ....

ع ۶ — عصم ۔ ع

يَدْعُوْنَ میں نافعؒ اور ہشامؒ کے لیے تَدْعُوْنَ ہے۔ ع۲

۱ آشَدَّ مِنْهُمْ میں صرف شامیؒ کے لیے مِنْكُمْ ہے۔

۲ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ اور الْفَسَادَ میں (۱) حفصؒ و یعقوبؒ کے لیے اسی طرح (۲) مدنیؒ و ابو عمروؒ کے لیے وَاَنْ ...... (۳) ابنانؒ کے لیے وَاَنْ يَّظْهَرَ اور الْفَسَادُ (۴) صحبۃؒ کے لیے اَوْ اَنْ يَّظْهَرَ اور الْفَسَادُ ہے۔ ع۳

۱ كُلِّ قَلْبِ میں ابو عمروؒ اور ابن ذکوانؒ کے لیے قَلْبٍ ہے۔

۲ فَاَطَّلِعَ میں حفصؒ کے غیر کے لیے فَاَطَّلِعُ ہے۔ (۳ وَ صَدَّ غیر کفی ظا) ۔ ع۴

۱ يُدْخَلُوْنَ (حبر ص ثوی)

۲ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا میں نفرؒ اور شعبہؒ کے لیے السَّاعَةُ ادْخُلُوْا ہے۔ اور ابتدا و اعادہ میں اُدْخُلُوْا ہے۔ ع۵

(۱ لَا تَنْفَعُ غیرا۔ کفی) ۲ تَتَذَكَّرُوْنَ میں کفیؒ کے غیر کے لیے يَتَذَكَّرُوْنَ ہے۔ (۳ سَيُدْخَلُوْنَ (دص ث غ) ۔ ع۶

(شُيُوْخًا دم ص رضی) ۔ ع۷

فصلت

۱ اَيَّامٍ سَوَآءً میں (۲) ابو جعفرؒ کے لیے سَوَآءٌ (۳) یعقوبؒ کے لیے سَوَآءٍ ہے۔

ع ۲ / ۱۶ — ۲ نجست میں نافع و حق کے لیے نجست ہے ۔ ع ۲ / ۱۶
ع ۳ / ۱۷ — یحشر اعداء اللہ میں نافع اور یعقوب کے لیے نحشر اعداء اللہ ہے ۔ ع ۳ / ۱۷
ع ۴ / ۱۸ — (۱ ارنا اختلاس (ط) ارنا (دی ک ص ظ) ۲ الذین (د) ۔ ع ۴ / ۱۸
ع ۵ / ۱۹ — (۱ یلحدون ن ف ۲ ءاعجمی (ل) اور دو ہمزوں والے حضرات سب اپنے اپنے قاعدہ پر ہیں سوائے حفص و ابن ذکوان کے یہ یہیں دوسرے کی تحقیق کے بجائے تسہیل کرتے ہیں ۔ ع ۵ / ۱۹

پارہ الیہ یرد ۲۵

ع ۶ / ۱ — ۱ ثمرت میں عم اور حفص کے غیر کے لیے ثمرت ہے (۲ وردنا (ام ہشام) ۔ ع ۶ / ۱

الشوریٰ

ع ۱ / ۲ — ۱ یوحی میں صرف مکی کے لیے یوحی ہے ۔ (۲ یکاد (ار) ۳ ینفطرن (بصری ص) ع ۱ / ۲
ع ۳ / ۳ — (۱ یبشر اللہ حمز اخوین ۲ ما تفعلون میں صحب کے غیر کے لیے ما یفعلون ہے ۔ (۳ ینزل حق شفا) ۔ ع ۳ / ۳
۱ مصیبۃ فبما میں عم کے لیے مصیبۃ بما ہے ۔

.... ۷ الرَّایحُ مدا ۔

۳ وَیَعلَمَ الَّذِینَ میں عمؔ کے لیے وَیَعلَمُ ہے ۔

۴ کَبٰٓئِرَ الاِثمِ میں دونوں جگہ شفاؔ کے لیے کَبِیرَ ہے ۔ ع۵

اَو یُرسِلَ اور فَیُوحِیَ میں صرف نافعؔ کے لیے اَو یُرسِلُ

اور فَیُوحِی بِاِذنِہٖ ہے ۔ ع۵

ع۵ ع۶

الزخرف

۱ فِی اُمِّ (اخوینؔ) ۲ صَفحًا اَن میں مدنیانؔ اور شفاؔ کے لیے اِن کُنتُم ہے ۳ مِثلَہٗ الغیرنقی ۵ تَخرُجُونَ (م شفا) ۶ جُزءًا (ص جُزُءًا) ع۶

۱ یُنَشَّؤُا میں صحبؔ کے غیر کے لیے یَنشَؤُا ہے ۔

۲ ھُم عِبٰدُ الرَّحمٰنِ میں حرمیؔ، شامیؔ اور یعقوبؔ کے لیے عِندَ الرَّحمٰنِ ہے ۔ (۳ ءَاُشهِدُوا (سا)) ۴ قٰلَ اَوَلَو میں شامیؔ اور حفصؔ کے غیر کے لیے قُل ہے ۔

۵ جِئتُکُم میں صرف ابوجعفرؔ کے لیے جِئنٰکُم ہے ۔ ع۸

۱ سُقُفًا میں جبر و یزیدؔ کے لیے سَقفًا ہے ۔ ۳ لَمَا غیر ن ت ذ) ۔ ع۹

ع۷ ع۸ ع۹

۱ نُقَیِّض میں صرف یعقوبؔ کے لیے یُقَیِّض ہے ۔

۲ جَآءَنَا میں حرمیؔ، شامیؔ اور شعبہؔ کے لیے جَآءَانَا ہے ۔ ع۱۰

۴ مَتّٰبات)

ع۱۰

(۱ أَيُّهَا وقفًا بصری اَیُّہٗ ک وصلًا)
۲ آسوِرَۃٌ حفصؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے اَسوِرَۃٌ ہے
۳ سَلَفًا اخوینؒ کے لیے سُلُفًا ہے ــ ع ۱۱ ۵ ع ۱۱
۱ یَصِدُّونَ عمؒ اور راوؒی کے لیے یَصُدُّونَ ہے۔ (۲ ءَآلِهَتُنَا غیر کوفی ش) ــ ع ۱۲ ۶ ع ۱۲
۱ تَشْتَهِيهِ عمؒ اور حفصؒ کے غیر کے لیے تَشْتَهِي الْأَنفُسُ ہے
(۲ وُلْدٌ اخوین)
۳ يُلٰقُوا میں تینوں جگہ صرف ابوجعفرؒ کے لیے يَلْقَوا ہے۔
۴ تُرجَعُونَ میں مکیؒ، شفاؒ اور رویسؒ کے لیے یا ہے (اور تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ میں رویسؒ اور روحؒ اپنے قاعدہ پر ہیں)
۵ وَقِيلِهِ میں عاصمؒ اور حمزہؒ کے غیر کے لیے وَقِيلَهُ ہے۔
۶ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ میں عمؒ کے لیے تا ہے ــ ع ۱۳ ۷ ع ۱۳

الدّخان

۱ رَبِّ السَّمٰوٰتِ میں کفیؒ کے غیر کے لیے رَبُّ ہے۔
(۲ فَاسْرِ حرمیؒ۔ ۳ وَعُيُونٍ دم ص رضی) ــ ع ۱۴ ۱ ع ۱۴
۱ يَغْلِي میں مکیؒ، حفصؒ اور رویسؒ کے غیر کے لیے تا ہے۔
۲ فَاعْتِلُوهُ میں نافعؒ، ابنانؒ اور یعقوبؒ کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

ع ۳ / ۱۶

۳ ذُقْ اِنَّكَ میں صرف کسائی کے لیے اَنَّكَ ہے۔

(۴) فِی مُقَامٍ عم ۲) ۔ ع ۳ / ۱۶

الجاثیة ۱ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ اور الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ میں اخوین اور یعقوبؒ کے لیے اٰیٰتٍ ہے (۲ الرِّیْحِ شفا)

ع ۱ / ۱۷

۳ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ میں شامیؒ، صحبۃؒ اور رویسؒ کے لیے تُؤْمِنُوْنَ ہے۔ (۴ رِّجْزٍ اَلِیْمٍ غیر دع ئل) ۔ ع ۱ / ۱۷

۱ لِیَجْزِیَ میں (۲) صرف ابوجعفرؒ کے لیے لِیُجْزٰی قَوْمًا

(۳) شامیؒ اور شفاؒ کے لیے لِنَجْزِیَ ہے

ع ۲ / ۱۸

۲ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ میں صحبؒ کے غیر کے لیے سَوَآءٌ ہے۔ ع ۲ / ۱۸

ع ۳ / ۱۹

غِشٰوَۃً میں شفاؒ کے لیے غَشْوَۃً ہے۔ ع ۳ / ۱۹

۱ کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰٓی میں صرف یعقوبؒ کے لیے کُلَّ اُمَّۃٍ ہے

۲ وَالسَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْهَا میں صرف حمزہؒ کے لیے وَ السَّاعَۃَ ہے۔

ع ۴ / ۲۰

(۳ لَا یُخْرَجُوْنَ شفا) ع ۴ / ۲۰

پارہ ۲۶ حٰمٓ ۱

الاحقاف (۱ لِیُنْذِرَ دعم ہ ظ) ۲ اِحْسَانًا میں کوفیؒ

غیر کے لیے حُسنًا ہے۔ (۲) کرھًا غیرم کفی ظ)

۴ وَفِصٰلُہٗ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَفَصْلُہٗ ہے

۵ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ ـــ وَنَتَجَاوَزُ میں صحبؒ کے

غیر کے لیے یُتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنُ، وَیُتَجَاوَزُ ہے۔

(۶ اُفٍّ ابان ظ اُفِّ ح صحبہ ۷ اَتَعِدَانِنِیْٓ ل ۸

وَلِنُوَفِّیَھُمْ غیر حق ل ن ۹ ءَاَذْھَبْتُمْ ابان ثوی)۔ ع

(۱ اُبَلِّغُکُمْ ح) ۲ لَا یُرٰٓی اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ میں

عاصمؒ، نسیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے لَا تَرٰٓی اِلَّا مَسٰکِنَھُمْ ہے

(یَقْدِرُ ظ) ع قُتِلُوْا میں بصریؒ اور حفصؒ کے غیر

کے لیے قٰتَلُوْا ہے۔ ع

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اٰسِنٍ میں صرف مکیؒ کے لیے اَسِنٍ ہے۔ اور اٰنِفًا میں

بزیؒ کے لیے اَنِفًا بھی مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ ع

(۱ عَسِیْتُمْ (ل) ۲ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ میں صرف رویسؒ

کے لیے تُوُلِّیْتُمْ ہے۔

۳ وَتُقَطِّعُوْا میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَتَقْطَعُوْا ہے

۴ وَاَمْلٰی لَھُمْ میں (۲) ابو عمروؒ کے لیے وَاُمْلِیَ لَھُمْ (۳)

یعقوبؒ کے لیے وَاُمْلِیْ لَھُمْ ہے۔

لہ ۵ إِسْرَارَهُمْ میں حفص کے غیر کے لیے أَسْرَارَهُمْ ہے۔

لہ ۶ رِضْوَانَهُ (ص) — ع ۳ ۷

لہ ۱ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ — نَعْلَمَ — وَنَبْلُوَا میں شعبہ کے لیے وَ يَبْلُوَنَّكُمْ — يَعْلَمَ — وَيَبْلُوَا (۳) رویس کے لیے باقین کی طرح نون ہی ہے لیکن آخر والے میں واو کے سکون سے وَنَبْلُوْا ہے۔

لہ ۲ إِلَى السَّلْمِ (صفا) — ع ۴ ۸

لہ ۱ دَائِرَةُ السَّوْءِ (حبر)

الفتح

لہ ۲ لِتُؤْمِنُوا — وَتُعَزِّرُوهُ — وَتُوَقِّرُوهُ — وَتُسَبِّحُوهُ چاروں میں جبر کے لیے یا ہے یعنی لِيُؤْمِنُوا، وَيُعَزِّرُوهُ، وَيُوَقِّرُوهُ، وَيُسَبِّحُوهُ لہ (لہ فَسَنُؤْتِيهِ حرمی. ک ش) ع ۱ ۹

لہ ۱ ضَرًّا میں شفا کے لیے ضُرًّا ہے۔

لہ ۲ كَلَامَ اللّٰهِ میں شفا کے لیے كَلِمَ اللّٰهِ ہے۔ (لہ ۳ نُدْخِلْهُ اور نُعَذِّبْهُ عم) — ع ۲ ۱۰ — بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرًا (ح) — ع ۳ ۱۱

لہ ۱ شَطْأَهُ میں مکی اور ابن ذکوان کے لیے شَطَأَهُ ہے

لہ ۲ فَآزَرَهُ میں صرف ابن ذکوان کے لیے فَأَزَرَهُ ہے — ع ۴ ۱۲

الحجرات

لہ ۱ لَا تُقَدِّمُوا میں صرف یعقوب کے لیے لَا تَقَدَّمُوا ہے۔ (لہ ۲ عَلَيْهِ اللّٰهَ غیر ع)

علمہ ۳ علیٰ سُوقِهِ ۱

ﻟﻤـ۲ اَلْحُجُرٰتِ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اَلْحُجَرٰتِ ہے (ﻟﻤـ۳ فَتَثَبَّتُوا شفا)

ﻟﻤـ۴ اَخَوَیْکُمْ میں صرف یعقوبؒ کے لیے اِخْوَتِکُمْ ہے۔ ع ۱ / ۱۳ — ع ۱ / ۱۳

(ﻟﻤـ۱ بزّیؒ کی تاآت ﻟﻤـ۲ مَیِّتًا مدارغ) ﻟﻤـ۳ لَا یَلِتْکُمْ میں بصریؒ کے لیے لَا یَاْلِتْکُمْ ہے۔ (ﻟﻤـ۴ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ د) ع ۲ / ۱۴ — ع ۲ / ۱۴

ق

ﻟﻤـ۱ یَوْمَ نَقُوْلُ میں نافعؒ اور شعبہؒ کے لیے یَقُوْلُ ہے۔ (ﻟﻤـ۲ یُوْعَدُوْنَ د) ﻟﻤـ۳ وَاَدْبَارَ میں حرمیؒ اور فتیؒ کے لیے وَاِدْبَارَ ہے۔ (ﻟﻤـ۴ تَشَقَّقُ غیرہ کفی) ع ۳ / ۱۷ — ع ۳ / ۱۷

الذّٰرِیٰت

(ﻟﻤـ۱ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ح ف ﻟﻤـ۲ یُسْرًا ث) ﻟﻤـ۳ مِثْلَ مَا میں صحبہؒ کے لیے مِثْلُ مَا ہے۔ ع ۱ / ۱۸ — ع ۱ / ۱۸

(ﻟﻤـ۱ قَالَ سَلٰمٌ اخوین)

پارہ ۲۷ قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ

ﻟﻤـ۲ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ میں صرف کسائیؒ کے لیے الصَّعْقَةُ ہے۔
ﻟﻤـ۳ وَقَوْمَ نُوْحٍ میں ابوعمروؒ اور شفا کے لیے وَقَوْمِ نُوْحٍ ہے۔ ع ۲ / ۱ — ع ۲ / ۱

الطّور

(ﻟﻤـ۲ وَاتَّبَعَتْهُمْ ح ﻟﻤـ۳ ذُرِّیَّتُهُمْ ح ذُرِّیّٰتُهُمْ ک ظ ﻟﻤـ۴ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ (عمؒ بصری ...)

(ﻟﻤـ۵ مَیِّتَاتُ) ﻟﻤـ۶ (عـ فَکِهِیْنَ ت)

۵ اَلسِنَتُهُمْ میں صرف مکیؒ کے لیے اَلْسِنَتُهُمْ ہے (۱ لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ حق) ۲ نَدْعُوهُ إِنَّهُ میں مدنیانؒ اور کسائیؒ کے لیے أَنَّهُ ہے۔ ع ۱/۲

۱ الْمُصَيْطِرُونَ میں (۱) قنبلؒ و ہشامؒ کے لیے صرف سین ہے۔ (۲) حفصؒ کے لیے سین و صاد دونوں ہیں لیکن سین طریق کے خلاف ہے (۳) حمزہؒ کے لیے صاد کا زا کے ساتھ اشمام ہے اور خلادؒ کے لیے خالص صاد بھی ہے۔ لیکن طریق کے خلاف ہے (۴) باقین کے لیے خالص صاد ہے۔ ع ۲/۲

۲ يُصْعَقُونَ میں عاصمؒ و شامیؒ کے غیر کے لیے يَصْعَقُونَ ہے۔ ع ۲/۲

النجم

۱ مَا كَذَبَ میں ہشامؒ اور ابو جعفرؒ کے لیے كَذَّبَ ہے۔

۲ أَفَتُمَارُونَهُ میں شفاؒ و یعقوبؒ کے لیے أَفَتَمْرُونَهُ ہے۔

۳ اللَّاتَ میں صرف رویسؒ کے لیے اللَّاتَّ ہے۔

۴ وَمَنَاةَ میں صرف مکیؒ کے لیے وَمَنَاءَةَ ہے۔

۵ ضِيزَىٰ میں صرف مکیؒ کے لیے ضِئْزَىٰ ہے۔ ع ۱/۵

(۱ كَبِيرَ الْإِثْمِ شفا ۲ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ف وصلاً اور بُطُونِ إِمَّهَاتِكُمْ ر۔ وصلاً)۔ ع ۲/۶

(۱ عَادًا الْأُولَىٰ مدارحا ۲ وَثَمُودَا غیرن ف ظ)۔ ع ۲/۷

ف۔ اس سورۃ کی یائی آیات میں (۱) شعبہ کے لیے سب میں امالہ (۲) ابو عمروؒ کے لیے ذوات الرا۔ اور ترا ای میں امالہ اور باقی... سب میں تقلیل (۳) ورشؒ کے لیے سب میں تقلیل (۴) باقین کے لیے سب میں فتح ہے۔

تنبیہ شَيْئًا میں سب ہی کے لیے فتح ہے۔

القمر

کلمہ ۱ مُسْتَقِرٌّ میں صرف ابو جعفرؒ کے لیے مُسْتَقِرٍّ ہے

کلمہ ۲ نُكُرٍ میں صرف مکیؒ کے لیے نُكْرٍ ہے۔ کلمہ ۳ خُشَّعًا میں بصریؒ اور شفاؒ کے لیے خَاشِعًا ہے۔ (کلمہ ۴ فَفَتَحْنَا ک توای)۔ ع

سَيَعْلَمُونَ میں شامیؒ اور حمزہؒ کے لیے سَتَعْلَمُونَ ہے۔ ع

الرحمٰن عز وجل

کلمہ ۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ میں (۱) شامیؒ کے لیے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ (۲) شفاؒ کے لیے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ ہے۔

کلمہ ۲ يَخْرُجُ میں مدنیؒ اور بصریؒ کے لیے يُخْرَجُ ہے۔

کلمہ ۳ الْمُنْشَآتُ میں شعبہؒ اور حمزہؒ کے لیے الْمُنْشِئَاتُ ہے اور شعبہؒ کے لیے دوسری وجہ میں باقین کی طرح شین کا فتحہ بھی ہے۔ ع

لہ ۱ وَالۡاِکۡرَامِ (م) لہ ۲ سَنَفۡرُغُ میں شفا کے لیے سَیَفۡرُغُ ہے۔ لہ ۳ اَیُّهَا وقفا (بصری ر) اَیُّهُ (ک وصلا)

لہ ۴ شُوَاظٌ میں صرف مکی کے لیے شِوَاظٌ ہے۔

لہ ۵ وَنُحَاسٌ میں حبر اور روح کے لیے وَنُحَاسٍ ہے۔ ع ۲/۱۳

لہ ۱ لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ میں دونوں جگہ صرف کسائی کے لیے میم کا ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں لیکن دونوں وجوہ پڑھنا چاہے تو اس طرح کہ اول میں پہلے ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور ثانی میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ۔

لہ ۲ ذِی الۡجَلٰلِ میں صرف شامی کے لیے ذُو الۡجَلٰلِ ہے ع ۳/۱۳

الواقعۃ

لہ ۱ وَلَا یُنۡزِفُوۡنَ غیر کوفی) لہ ۲ وَحُوۡرٌ عِیۡنٌ میں اخوین اور ابو جعفر کے لیے وَحُوۡرٍ عِیۡنٍ ہے۔

لہ ۳ عُرُبًا میں شعبہ اور فتی کے لیے عُرۡبًا ہے۔ ع ۱/۱۴

لہ ۱ اٰئِذَا، ءَاِنَّا میں مدنیان اور کسائی اور یعقوب کے لیے پہلے میں ۲ دو اور دوسرے میں ایک ۱ ہے۔ اور باقی سب کے لیے دونوں میں دو دو ہیں۔ لہ ۲ اَوۡ ب ک ث) لہ ۳ شُرۡبَ میں مدنی۔ عاصم حمزہ کے غیر کے لیے شَرۡبَ ہے لہ ۴ قَدَرۡنَا د لہ ۵ النَّشۡاَةَ حبر۔ لہ ۶ تَذَکَّرُوۡنَ غیر صحب) لہ ۷ ءَاِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ص. لہ ۸ الۡمُنۡشُوۡنَ ث) ۔ ع ۲/۱۵

ع ۳/۱۳

ع ۳/۱۴

ع ۱/۱۴

ن ۲/۱۵

۱ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ میں شعلہ کے لیے بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ ہے۔

۲ فَرَوْحٌ میں صرف رویس کے لیے فَرُوْحٌ ہے۔ ع ۳/۱۶

ع ۳/۱۶

الحدید

۱ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ میں صرف ابوعمرو کے لیے وَقَدْ اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ ہے۔

۲ وَكُلًّا میں صرف شامی کے لیے وَكُلٌّ ہے ع ۱/۱۷

ع ۱/۱۷

(۱ فَيُضٰعِفَهٗ اح شفا فَيُضَعِّفُهٗ دش فَيُضٰعِفَهٗ ن فَيُضَعِّفَهٗ ک ظ)

۲ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا میں صرف حمزہ کے لیے اٰمَنُوا اَنْظِرُوْنَا ہے

۳ لَا يُؤْخَذُ میں شامی اور ثوری کے لیے تا ہے۔

۴ وَمَا نَزَلَ میں نافع اور حفص کے غیر کے لیے وَمَا نَزَّلَ ہے

۵ وَلَا يَكُوْنُوْا میں صرف رویس کے لیے تا ہے۔

۶ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ میں مکی وشعبہ کے لیے صاد کی تخفیف ہے۔ ع ۲/۱۸

ع ۲/۱۸

(۱ وَرِضْوَانٌ ص) ۲ اٰتٰكُمْ میں صرف ابوعمرو کے لیے اَتٰكُمْ ہے۔ (۳ بِالْبَخَلِ شفا) ۴ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ میں عم کے لیے فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ ہے۔ ع ۳/۱۹

ع ۳/۱۹

پارہ ۲۸ قد سمع اللہ

المجادلہ ……یَظَّهَّرُوْنَ (ک ث شفا) یَظَّهَّرُوْنَ. (۱ حق ۱) - فی ۷ مَا یَکُوْنُ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے تا ہے۔

۷ وَلَآ اَکْثَرَ میں صرف یعقوبؒ کے لیے وَلَآ اَکْثَرُ ہے۔

۸ وَیَتَنٰجَوْنَ میں حمزہؒ اور رویسؒ کے لیے وَیَنْتَجُوْنَ ہے

۹ فَلَا تَتَنٰجَوْا میں صرف رویسؒ کے لیے فَلَا تَنْتَجُوْا ہے۔

۱۱ فِی الْمَجٰلِسِ میں عاصمؒ کے غیر کے لیے فِی الْمَجْلِسِ ہے۔

۱۱ قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا میں عمؒ وحفصؒ کے غیر کے لیے شین کا کسرہ ہے اور ابوبکرؒ کے لیے دوسری وجہ میں حفصؒ کی طرح بھی ہے ۲ع

الحشر ۲ یُخْرِبُوْنَ میں صرف ابوعمروؒ کے لیے یُخَرِّبُوْنَ ہے (۲ الرُّعُبَ ک ر نوٰی)

۷ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةً میں ہشامؒ وابوجعفرؒ کے لیے لَا تَکُوْنَ دُوْلَةٌ ہے۔ اور ہشامؒ کے لیے دوسری وجہ میں باقین کی طرح یا بھی منقول ہے لیکن طریق کے خلاف ہے۔ ۱ع

جُدُرٍ میں جبرؒ کے لیے جِدَارٍ ہے۔ ۲ع (الْبَارِیٔ (ت)) ۳ع

الممتحنہ ۱ یَفصِلُ میں (۱) عاصمؒ اور یعقوبؒ کے لیے اسی طرح (۲) شامیؒ کے لیے یُفَصَّلُ (۳) شفاؒ کے لیے یُفَصِّلُ (۴) حرمیؒ، ابو عمروؒ کے لیے یُفصَلُ ہے ۲ اِسْوَةٌ میں ۳ فِیْ اِبْرٰهِیْمَ (ل)۔ ع
ن ۲ وَلَا تُمْسِكُوْا میں بصریؒ کے لیے وَلَا تُمَسِّكُوْا ہے۔ ع ۲/۸

۱ هٰذَا اسِحْرٌ شفا)

الصّف ۲ مُتِمٌّ نُوْرِہٖ میں مکیؒ و صحبؒ کے غیر کے لیے
ن مُتِمٌّ نُوْرَهٗ ہے۔ ع

۱ تُنْجِیْكُمْ (ک)

۲ اَنْصَارَ اللهِ میں کنزؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے اَنْصَارًا
ن لِّلّٰهِ ہے۔ ع ۲/۱۰

المنٰفقون ۱ خُشُبٌ میں قنبلؒ، ابو عمروؒ، کسائیؒ کے لیے خُشْبٌ ہے۔
ن ۲ لَوَّوْا میں نافعؒ اور روحؒ کے لیے لَوَوْا ہے۔ ع ۱۳

۱ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ میں صرف ابو عمروؒ کے لیے وَ اَكُوْنَ ہے۔
ن ۲ بِمَا تَعْمَلُوْنَ میں صرف شعبہؒ کے لیے یَعْمَلُوْنَ ہے۔ ع ۲/۱۴

التغابن

۱ یجمعکم میں صرف یعقوبؒ کے لیے نجمعکم ہے۔ (۲ نکفر عمؒ ۳ وندخلہ عمؒ)۔ ع ۱/۱۵ یضعفہ ابان ثوری)۔ ع ۲/۱۶

الطلاق

۱ مبینۃ (ص) ۲ بالغ امرہ میں حفصؒ کے غیر کے لیے بالغ امرہ ہے۔ (۳ والی ء (ب ز ط) والی ء (ج ہ ح ث) والی ہ ح وصلاً والی ج ہ ح ث رتقا۔ اور ابوعمروؒ اور بزیؒ کے لیے والی یئسن میں ادغام و اظہار دونوں ہیں۔ ۴ یسرا (ث)

۵ وجدکم میں صرف روحؒ کے لیے وجدکم ہے۔ (۶ عسر یسرا (ث)۔ ع ۱/۱۷۔ (۱ نکرا (ام ص ثوری) ۲ مبینت غیر ک صحب ۳ ندخلہ عمؒ)۔ ع ۲/۱۸

التحریم

۱ عرف میں صرف کسائیؒ کے لیے عرف ہے (۲ تظہرا غیر کفی ۳ وجبریل د۔ وجبرءیل شفا وجبرئل ص ۴ ان یبدلہ مدا ح)۔ ع ۱/۱۹

۱ نصوحا میں صرف شعبہؒ کے لیے نصوحا ہے۔ (۲ وکتبہ غیر حما ع)۔ ع ۲/۲۰

ع ۱/۱۵ ع ۲/۱۶ ع ۱/۱۷ ع ۲/۱۸ ع ۱/۱۹ ع ۲/۲۰

پارہ ۲۹ تبٰرک الذی

الملک

۱ مِن تفٰوُتٍ میں اخوینؒ کے لیے تفوّتٍ ہے۔

۲ ھَل تَرٰی (ح ل رضی ۳ تکادُ تمیّزُ (ہ)

۴ فَسُحقًا میں کسائیؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے فَسُحُقًا ہے۔ ع

۱ النُّشُورُ ہ ءَاَمِنتُم میں (۱) قنبلؒ کے لیے النُّشُورُ وَاٰمِنتُم وصلاً اور ءَ اٰمِنتُم ابتداءً (۲) ورشؒ کے لیے بلا ادخال تسہیل اور دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال (۳) بزیؒ اور رویسؒ کے لیے صرف بلا ادخال تسہیل (۴) قالونؒ، ابوعمروؒ، ابوجعفرؒ کے لیے ادخال مع تسہیل (۵) ہشامؒ کے لیے ادخال کے ساتھ تسہیل و تحقیق دونوں (۶) ابن ذکوانؒ، کوفیؒ اور روحؒ کے لیے بلا ادخال تحقیق ہے

۲ تدَّعُونَ میں صرف یعقوبؒ کے لیے تدْعُونَ ہے۔

۳ فَسَتَعلَمُونَ میں صرف کسائیؒ کے لیے یا ہے۔ ع ۲

نٓ

۱ نٓ وَالقَلَمِ ج خ ف ک ص ر ذ ی ظ ۲ ءاَن کَانَ ا ک ص ن ث ی ۳ اَنِ اغدُوا حرمی ک ر ی

۴ اَن یُّبدِلَنَا مداح ۱ ع

لَیُزلِقُونَکَ میں مدنیؒ کے لیے لَیَزلِقُونَکَ ہے۔ ع

الحاقۃ

ﻤ۱ وَمَنْ قَبْلَهٗ میں بصریؒ اور کسائیؒ کے لیے قِبَلَهٗ ہے۔ (ﻤ۲ اُذُنٌ (۱) ﻤ۳ لَا تَخْفٰى میں شفاؒ کے لیے لَا یَخْفٰى ہے۔

(ﻤ۴ كِتٰبِيَ دونوں (ظ) ﻤ۵ حِسَابِيَ دونوں (ظ) ﻤ۶ مَالِيَ (ف ظ) پانچوں صرف وصلاً

ﻤ۷ سُلْطٰنِيَ صرف وصلاً (ف ظ)۔ ع ۱/۵

تُؤْمِنُوْنَ اور تَذَكَّرُوْنَ میں ابانؒ اور یعقوبؒ کے لیے دونوں میں یا ہے۔

اور ابن ذکوانؒ کے لیے دونوں میں تا بھی ہے اور وہی طریق کے موافق ہے۔ ع ۲/۶

المعارج

ﻤ۱ سَاَلَ میں عمؒ کے لیے سَالَ ہے۔

ﻤ۲ تَعْرُجُ میں صرف کسائیؒ کے لیے یَعْرُجُ ہے۔

ﻤ۳ وَلَا یَسْـَٔلُ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے وَلَا یُسْـَٔلُ ہے

(ﻤ۴ یَوْمَئِذٍ مدا ر) ﻤ۵ لَظٰى، لِلشَّوٰى، وَتَوَلّٰى اور فَاَوْعٰى میں (۱) شفاؒ کے لیے امالہ (۲) ورشؒ و ابوعمروؒ کے لیے تقلیل۔ (۳) باقین کے لیے فتح ہے)

ﻤ۶ نَزَّاعَةً میں حفصؒ کے غیر کے لیے نَزَّاعَةٌ ہے۔ (ﻤ۷

لِاَصْنٰمِهِمْ (د) ۵ بِشَهٰدٰتِهِمْ میں حفصؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے بِشَهٰدَتِهِمْ ہے۔ ع (نصب غیر ک ع) ۔۔ ع

ع ۲

۸

نوح علیہ السلام

۱ وَوُلْدُهٗ غیر عمؒ (ن)

۲ وَدًّا میں مدنیؒ کے لیے وُدًّا ہے۔ (۳) خَطِیْئٰتِهِمْ (ح) ۔۔ ع

ع ۲

۱۰

الجن

۱ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی سے لے کر وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ تک ہر آیت کے شروع میں جو وَاَنَّهٗ ۔ وَاَنَّا ، وَاَنَّهُمْ تیرہ جگہ ہے۔ ان میں سے (۱) شامیؒ صحبؒ کیلیے سب میں ہمزہ کا فتحہ ہے (۲) نافعؒ و شعبہؒ کے لیے سب میں کسرہ (۳) حقؒ کے لیے وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ میں فتحہ اور باقی میں کسرہ (۴) ابوجعفرؒ کے لیے صرف وَاَنَّهٗ میں چاروں جگہ ہمزہ کا فتحہ اور باقی سب میں کسرہ ہے۔

تنبیہ۔ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں سب کے لیے فتحہ ہے اس میں کسرہ کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔

۲ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ میں صرف یعقوبؒ کے لیے اَنْ لَّنْ تَقَوَّلَ ہے۔

۳ یَسْلُكْهُ میں کفیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے نَسْلُكْهُ ہے

۴ لِبَدًا میں ہشامؒ کے لیے لام کا ضمہ بھی ہے۔ ع

۱۱

ع ۱

۱۱

ے۱ قُلْ اِنَّمَآ میں عاصمؒ، حمزہؒ اور ابوجعفرؒ کے غیر کے لیے قٰلَ اِنَّمَآ ہے۔

ے۲ لِیَعْلَمَ میں صرف رویسؒ کے لیے لِیُعْلَمَ ہے۔ ع ۲/۱۲

المُزَّمِّلُ عَلَیْهِ السَّلَام

ے۱ وَطْأً میں ابوعمروؒ اور شامیؒ کے لیے وِطَآءً ہے۔

ے۲ رَبُّ الْمَشْرِقِ میں شامیؒ، صحبہؒ اور یعقوبؒ کے لیے رَبِّ ہے۔ ع ۱/۱۳

ے۱ ثُلُثَیِ میں صرف ہشامؒ کے لیے ثُلْثَیِ ہے۔

ے۲ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ میں مکیؒ اور کوفیؒ کے غیر کے لیے وَنِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ ہے۔ ع ۲/۱۴

المُدَّثِّرُ عَلَیْهِ السَّلَام

ے۱ وَالرُّجْزَ میں حفصؒ اور ثُلوی کے غیر کے لیے وَالرِّجْزَ ہے۔

ے۲ تِسْعَةَ عَشَرَ (ش) ع ۱/۱۵

ے۱ اِذْ اَدْبَرَ میں نافعؒ، حفصؒ، ثلثیؒ اور یعقوبؒ کے غیر کے لیے اِذَا دَبَرَ ہے۔

ے۲ مُسْتَنْفِرَةٌ میں عمؒ کے لیے مُسْتَنْفَرَةٌ ہے۔

ے۳ یَذْکُرُوْنَ میں صرف نافعؒ کے لیے تا ہے۔ ع ۲/۱۶

القیٰمۃ

۱ لَآ اُقْسِمُ پہلا (د)

۲ بَرِقَ میں مدنیؒ کے لیے بَرَقَ ہے۔

۳ بَلْ تُحِبُّوْنَ اور وَتَذَرُوْنَ میں مدنیؒ اور کوفیؒ کے غیر کے لیے یا ہے۔ (اور اخیرینؒ کے لیے لام کا تا میں ادغام بھی ہے)

۴ مَنْ رَّاقٍ غیرع) — ع ۱ / ۱۷

۱ وَلَا صَلّٰی سے اَنْ تُسَوّٰی تک (۱) شفاؒ کے لیے تمام رؤس آیات میں امالہ (۲) ورشؒ و ابوعمروؒ کے لیے سب میں تقلیل۔ (۳) باقینؒ کے لیے سب میں فتح ہے۔ (لیکن ابوبکرؒ کے لیے سُدًی میں وقفًا امالہ ہے)۔

۲ یُمْنٰی میں حفصؒ و یعقوبؒ کے غیر کے لیے تُمْنٰی ہے۔ ع ۲ / ۱۸

الانسان

۱ سَلٰسِلَاْ میں مدنیانؒ، ہشامؒ، شعبہؒ اور کسائیؒ کے لیے وصلاً تنوین اور وقفًا اس تنوین کا الف سے ابدال ہے۔ یعنی سَلٰسِلًا اور سَلٰسِلَا اور باقینؒ کے لیے وصلاً تنوین کے بغیر ہے۔ پھر ان میں سے قنبلؒ، فتیؒ اور رویسؒ وقفًا الف کے بغیر سَلٰسِلْ اور ابوعمروؒ اور روحؒ الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور بزیؒ، ابن ذکوانؒ اور حفصؒ کے لیے اثبات و حذف دونوں ہیں لیکن حفصؒ کے لیے اثبات اور بزیؒ، ابن ذکوانؒ کے لیے حذف طریق

موافق ہے۔

۲؎ قَوَارِیْرَا ۝ قَوَارِیْرَاْ میں (۱) مدنیانؒ، شعبہؒ اور کسائیؒ کے لیے وصلاً قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرًا اور وقفاً قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا (الف کے ساتھ) (۲) مکیؒ اور امام خلفؒ کے لیے پہلا قَوَارِیْرًا وصلاً اور قَوَارِیْرَا وقفاً اور دوسرا قَوَارِیْرَاْ وصلاً اور قَوَارِیْرْ وقفاً (۳) حمزہؒ اور رویسؒ کے لیے وصلاً قَوَارِیْرَ، قَوَارِیْرَا اور وقفاً قَوَارِیْرْ، قَوَارِیْرْ (۴) ہشامؒ کے لیے اسی طرح وصلاً الف کا حذف اور وقفاً قَوَارِیْرَا، قَوَارِیْرَا (الف کے ساتھ) (۵) ابوعمروؒ، ابن ذکوانؒ، حفصؒ اور روحؒ کے لیے وصلاً تو ہشامؒ کی طرح اور وقفاً اوّل میں قَوَارِیْرَا (الف کے ساتھ) اور ثانی میں قَوَارِیْرْ ہے۔

۳؎ عٰلِیَهُمْ میں مدنیؒ اور حمزہؒ کے لیے عٰلِیْهِمْ ہے۔

۴؎ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ میں (۱) نافعؒ اور حفصؒ کے لیے اسی طرح (۲) مکیؒ اور شعبہؒ کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٌ (۳) بصریؒ، شامیؒ اور ابوجعفرؒ کے لیے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ (۴) شفاؒ کے لیے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ہے۔ ع ۱۹

وَمَا تَشَآءُوْنَ میں نفرؒ کے لیے یا ہے۔ ع ۲۰

ع ۱۹
ع ۲۰

المرسلت

(کمہ ۱ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ح ق)

کمہ ۲ عُذْرًا میں صرف روح کے لیے عُذُرًا ہے۔

کمہ ۳ اَوْ نُذْرًا میں حرمی، شامی، شعبہ اور یعقوب کے لیے اَوْ نُذُرًا ہے۔

کمہ ۴ اُقِّتَتْ میں (۲) ابوعمرو کے لیے وُقِّتَتْ (۳) ابوجعفر کے لیے وُقِتَتْ ہے۔ (کمہ ۵ فَقَدَرْنَا مدا)

کمہ ۶ اِنْطَلِقُوْٓا دوسرے میں صرف رویس کے لیے اِنْطَلَقُوْا ہے

کمہ ۷ صحبت کے جِمٰلَتٌ میں (۲) رویس کے لیے جُمٰلٰتٌ (۳) باقین کے لیے جِمٰلَتٌ ہے۔ ع ۱/۲۱

ع ۱/۲۱

پارہ ۳۰ عَمَّ

النبا

(کمہ ۱ وَفُتِّحَتِ سماک کمہ ۲ وَّغَسَّاقًا غیر صحب)

کمہ ۳ لّٰبِثِيْنَ میں حمزہ اور روح کے لیے لَبِثِيْنَ ہے۔ ع ۱

ع ۱

کمہ ۱ وَّلَا كِذّٰبًا میں صرف کسائی کے لیے وَّلَا كِذَابًا ہے۔

کمہ ۲ رَبِّ السَّمٰوٰتِ اور الرَّحْمٰنِ میں (۲) حرمی، ابوعمرو کے لیے رَبُّ اور الرَّحْمٰنُ (۳) شفا کے لیے رَبِّ اور

الرَّحْمٰنُ ہے۔ ع۲

النّٰزِعٰت | ۱ نَخِرَةً میں صحبہ اور رویس کے لیے نَاخِرَةً ہے
۲ تَزَكّٰى میں حرمی اور یعقوب کے لیے تَزَّكّٰى ہے۔ ع۱

ف۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى سے اَوْضُحٰهَا تک سب آیات کے آخری الفات میں چار قراتیں ہیں (۱) شفا کے لیے سب میں امالہ ہے سوائے دَحٰهَا کے کہ اس کو فتی فتح سے اور صرف کسائی امالہ سے پڑھتے ہیں (۲) ورش کے لیے ان میں سے جن الفات کے بعد ہا اور الف نہیں ہے جیسے مُوْسٰى، طُوًى، طَغٰى وغیرہ ان میں تو صرف تقلیل ہے۔ اور جن الفات کے بعد ہا اور الف ہے جیسے بَنٰهَا وغیرہ ان میں سے ذِكْرٰهَا میں صرف تقلیل اور باقی سب میں تقلیل و فتح دونوں ہیں اور تقلیل طریق کے موافق ہے (۳) ابو عمرو کے لیے الْكُبْرٰى، يَرٰى، ذِكْرٰهَا میں امالہ اور باقی سب کلمات میں تقلیل ہے۔ (۴) باقین کے لیے سب میں خالص فتح ہے۔

مُنْذِرُ مَنْ میں صرف ابو جعفر کے لیے مُنْذِرٌ مَّنْ ہے۔ ع۲

ع۲ ۴۲
ع۱ ۴۳
ع۲ ۴۴

از عَبَسَ تا ختمِ قرآن

۱ فَتَنْفَعَهُ میں عاصمؒ کے غیر کے لیے فَتَنْفَعُهُ ہے۔ ۲ تَصَدّٰی میں حرمیؒ کے لیے تَصَّدّٰی ہے۔ ۳ اَنَّا صَبَبْنَا میں کفیؒ کے غیر کے لیے اِنَّا ہے۔ لیکن رویسؒ کے لیے ابتداء و اعادہ میں تو اسی طرح اور اِلٰی طَعَامِہٖ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں اَنَّا ہے۔ ع

ع ۵

۱ سُجِّرَتْ میں حقؒ کے لیے سُجِرَتْ ہے۔

۲ قُتِلَتْ میں صرف ابو جعفرؒ کے لیے قُتِّلَتْ ہے۔

۳ نُشِرَتْ میں حبرؒ، شفاؒ کے لیے نُشِّرَتْ ہے۔ ۴ سُعِّرَتْ میں مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حفصؒ اور رویسؒ کے غیر کے لیے سُعِرَتْ ہے۔

۵ بِضَنِيْنٍ میں حبرؒ۔ کسائیؒ اور رویسؒ کے لیے بِظَنِيْنٍ ہے۔ ع

ع ۶

۱ فَعَدَلَكَ میں کفیؒ کے غیر کے لیے فَعَدَّلَكَ ہے۔

۲ بَلْ تُكَذِّبُوْنَ میں صرف ابو جعفرؒ کے لیے یا ہے (بَلْ تُكَذِّبُوْنَ ل رضی)

ع ۷ ۳ يَوْمُ لَا میں حقؒ کے لیے يَوْمُ لَا ہے۔ ع

۱ تَعۡرِفُ اور نَضۡرَۃَ میں ثوریؒ کے لیے تُعۡرَفُ اور نَضۡرَۃُ ہے۔

۲ خِتٰمُهٗ میں صرف کسائیؒ کے لیے خٰتَمُهٗ ہے۔

(۳ فَكِهِيۡنَ غیرِ عٔ ث ۴ هَلۡ ثُوِّبَ ل رضی)۔ ع ۸

۱ وَيَصۡلٰى میں نافعؒ، مکیؒ، شامیؒ، کسائیؒ کے لیے وَ يُصَلّٰى ہے۔

۲ لَتَرۡكَبُنَّ میں مکیؒ اور شفاؒ کے لیے با کا فتحہ ہے۔ ع ۹

۱ ذُوالۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ میں شفاؒ کے لیے دال کا کسرہ ہے

۲ مَحۡفُوۡظٍ میں صرف نافعؒ کے لیے مَحۡفُوۡظٌ ہے۔ ع ۱۰

(لَمَّا غیرِ ک ن ف ث) ع ۱۱

ف۔ الۡاَعۡلٰى کے رؤس آیات کا فتح و امالہ "باب الامالہ" میں گذر چکا ہے۔

(۱ قَدَّرَ میں کسائیؒ کے لیے قَدَرَ ہے)

۲ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ میں صرف ابوعمروؒ کے لیے یا ہے (بَلۡ يُؤۡثِرُوۡنَ ل رضی) ع ۱۲

۱ تَصۡلٰى میں بصریؒ اور شعبہؒ کے لیے تُصۡلٰى ہے۔ ۲

(اٰنِيَةٍ ل)

ع ۸
ع ۹
ع ۱۰
ع ۱۱
ع ۱۲

۳ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً میں (۲) نافع کے لیے لَا تُسْمَعُ اور لَاغِيَةٌ (۳) جبرؒ اور رویسؒ کے لیے لَا يُسْمَعُ اور... لَاغِيَةٌ ہے۔

۴ بِمُصَيْطِرٍ میں (۱) ہشامؒ کے لیے سین (۲) حمزہؒ کے لیے اشمام ہے۔ اور خلادؒ کے لیے خالص صاد بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے (۳) ---- باقین کے لیے صرف صاد ہے۔

۵ إِيَابَهُمْ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے إِيَّابَهُمْ ہے۔ ع ۱۳

۱ وَالْوَتْرِ میں شفاؒ کے لیے وَالْوِتْرِ ہے۔

(۲ فَقَدَرَ میں شامیؒ و یزیدؒ کے لیے فَقَدَّرَ ہے)

۳ بَل لَّا تُكْرِمُونَ اور وَلَا تَحَاضُّونَ، وَتَأْكُلُونَ، وَتُحِبُّونَ چاروں میں بصریؒ کے لیے یا ہے۔

۴ وَلَا تَحَاضُّونَ میں کفیؒ اور ابوجعفرؒ کے غیر کے لیے الف کا حذف اور حا کا ضمہ ہے یعنی وَلَا يَحُضُّونَ۔

(۵ وَجِائَ میں ہشامؒ کسائیؒ اور رویسؒ کے لیے اشمام ہے)

۶ لَا يُعَذِّبُ اور وَلَا يُوثِقُ میں کسائیؒ اور یعقوبؒ کے لیے ذال اور ثا کا فتحہ ہے۔ ع ۱۴

۱ لُبَدًا میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے لُبَّدًا ہے۔

۲ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں حبرؒ اور کسائیؒ کے لیے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے۔

(۳ مُؤْصَدَةٌ میں دونوں جگہ بصریؒ حفصؒ اور فتیٰؒ کے غیر کے لیے مُوْصَدَةٌ ہے) ع ۱۵

وَلَا يَخَافُ میں عمؒ کے لیے فَلَا يَخَافُ ہے۔ ع ۱۶

ف۔ والشمس، والیل، والضحٰی اور العلق کے رؤس آیات کا فتح و امالہ و تقلیل باب الامالہ میں دیکھو اور یاد رکھو تَلٰهَا، طَحٰهَا اور بَنٰى میں فتیٰؒ کے لیے امالہ نہیں ہے اور باقی سب اپنے اپنے قواعد پر ہیں۔

(۱ لِلْيُسْرٰى (ث) ۲ لِلْعُسْرٰى (ث) ۳ نَارًا تَلَظّٰى (ہ غ)۔ ع ۱۷

(الْعُسْرِ يُسْرًا چاروں میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے سین کا ضمہ ہے) ع ۱۹

اَنْ رَّاٰهُ میں قنبلؒ کے لیے اَنْ رَّاَهُ بھی ہے۔ ع ۲۱

مَطْلَعِ میں رویؒ کے لیے مَطْلِعِ ہے۔ ع ۲۲

الْبَرِيَّةِ دونوں میں نافعؒ، ابن ذکوانؒ کے لیے الْبَرِيْٓـَٔةِ ہے۔ ع ۲۳

ع ۲۴ — زیرہٗ دونوں وصلاً بھی ہشامؒ) ۔ ع ۲۴

ع ۲۵ — (فَالْمُغِیْرَاتِ صُبْحًا ح ف ۳ غنہ ع ۲۵

ع ۲۶ — (مَا هِیَہْ میں وصلاً حمزہؒ اور یعقوبؒ کے لیے ہا کا حذف ہے) ع ۲۶

ع ۲۷ — لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ میں شامیؒ اور کسائیؒ کے لیے تا کا ضمہ ہے ع ۲۷

ے جَمَعَ مَالًا میں شامیؒ. شفاؒ اور ابوجعفرؒ و روحؒ کے لیے

جَمَّعَ ہے ۔

ع ۲۹ — ے عَمَدٍ میں صحبہؒ کے لیے عُمُدٍ ہے ۔ ع ۲۹

ے لِاِیْلٰفِ میں (۲) شامیؒ کے لیے لِاِلٰفِ (۳) ابوجعفرؒ

کے لیے لِاِیْلٰفِ ہے ۔

ع ۳۱ — ے اِلٰفِهِمْ میں صرف ابوجعفرؒ کے لیے اِلْفِهِمْ ہے ۔ ع ۳۱

ع ۳۴ — (عٰبِدُوْنَ، عَابِدٌ، عٰبِدُوْنَ ہشامؒ) ۔ ع ۳۴

ے اَبِیْ لَهَبٍ میں صرف مکیؒ کے لیے لَهْبٍ ہے ۔ (اور

ذَاتَ لَهَبٍ میں کوئی اختلاف نہیں ہے) ۔

ع ۳۶ — ے حَمَّالَةَ میں عاصمؒ کے غیر کے لیے حَمَّالَةُ ہے ۔ ع ۳۶

كُفُوًا میں (۱) فتیؒ اور یعقوبؒ کے لیے كُفْوًا (۲) حفصؒ کے لیے

ع ۳۷ — كُفُوًا (۳) باقین کے لیے كُفُؤًا ہے ۔ ع ۳۷

التکبیر

تکبیر سنت ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول چلی آتی ہے۔ اور یہ وَالضُّحٰی سے شروع ہوتی ہے۔

تکبیر کے بارے میں چار قول ہیں ۱؎ صرف بزیؒ کے لیے ہے۔ اور تین طرح ہے (۱) صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

پھر اس کو شروع کون سی سورت سے کیا جائے اس میں بھی تین قول ہیں (۱) وَالضُّحٰی کے آخر سے۔ اس قول کی رُو سے تو سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر پڑھی جائے گی۔ (۲) وَالضُّحٰی کے اوّل سے (۳) سورۂ انشراح کے اول سے۔ ان دونوں صورتوں میں سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر نہیں پڑھی جائے گی ۲؎ دوسرے قول پر تکبیر قنبلؒ کے لیے بھی ہے۔ اور مقام میں تفصیل وہی ہے جو ابھی درج ہوئی۔ لیکن یہ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نہیں پڑھتے۔ پس ان کے لیے دو طرح ہے۔ یعنی صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۳؎ تیسرے قول پر تکبیر سوسیؒ کے لیے بھی ہے اور سورۂ انشراح سے شروع ہوتی ہے۔ ۴؎ چوتھے قول پر تمام قراء کے لیے ہے اور صرف وَالضُّحٰی سے نہیں بلکہ تمام سورتوں کے اول میں ہے۔

پس اس قول کی رُو سے ہر ایک راوی کے لیے تکبیر پڑھ سکتے ہیں لیکن مشہور بزی ہی سے ہے اور اسی تفصیل سے ہے جو پہلے قول میں درج ہوئی۔

فائدہ سورۃ کے آخر، تکبیر، بسم اللہ، اور سورۃ کے شروع چاروں میں وصل و فصل کے لحاظ سے آٹھ صورتیں نکلتی ہیں۔ (۱) فصلِ کل سورۃ کے آخر اور تکبیر اور الرحیم تینوں پر وقف (۲) فصل اوّل و ثانی و وصلِ ثالث سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف الرحیم کا وصل (۳) وصل کل تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں تکبیر کو پہلی سورۃ کے آخر کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسری سورت کے شروع کے لیے بھی پس ان میں دونوں قولوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ (۴) وصلِ اول اور فصلِ ثانی و وصلِ ثالث یعنی سورۃ کے آخر کا تکبیر سے اور الرحیم کا آیندہ سورۃ سے وصل اور تکبیر پر وقف (۵) وصلِ اول اور فصلِ ثانی و ثالث سورۃ کے آخر کا تکبیر سے وصل اور تکبیر اور الرحیم دونوں پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف پہلی سورۃ کے آخر کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ اسی کے ساتھ متصل ہے اور بسم اللہ اور سورۃ سے جدا ہے پس تعلق اُسی طرف رہے گا۔ (۶) فصلِ اول اور وصلِ ثانی و ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے اور الرحیم کا

آیندہ سورۃ سے وصل (۷) فصلِ اول، وصلِ ثانی وفصل ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور الرحیم پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف دوسری سورۃ کے شروع کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب سورۃ کے آخر پر وقف ہوگیا اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل کر دیا تو اب تکبیر کا تعلق آخر سے قطعاً نہیں رہا۔ اسی لیے یہ دو صورتیں سورۃ الناس کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ پس وہاں صرف پہلی پانچ صورتیں جائز ہیں۔

(۸) وصلِ اول وثانی وفصلِ ثالث یعنی سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف نہ کرنا اور الرحیم پر کر دینا۔ یہ صورت سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ دانیؒ کی رائے پر نمبر تین تا پانچ کی تین وجوہ اوروں سے افضل ہیں اور باقی تفصیل شاطبیہ کی شرح میں ملے گی۔

فائدہ (۱) تکبیر کی وجوہ میں شاطبیؒ میں جو فاقطعن کا لفظ آیا ہے اس سے مراد وقف ہے۔ اس کو سکتہ کہنے میں جعبریؒ منفرد ہیں۔ (۲) تکبیر کی سات وجوہ کا اختلاف خلافِ واجب کے قبیل سے نہیں، بلکہ اختلاف جائز کی قسم سے ہے۔ پس سات میں سے ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ ہاں اگر تمام طرق کا جمع کرنا مقصود ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ جن تین وجوہ میں تکبیر دونوں سورتوں کے لیے ہو سکتی ہے۔ ان میں سے (۱) ایک وجہ پڑھے لیں یا اور وہ نمبر ا تا ۳ میں دوم یہ کہ ایک وجہ ان دو میں سے جن میں تکبیر سورتوں کے آخر کے لیے ہو۔ جو نمبر ۴، ۵ میں درج ہوئی ہیں اور ایک ان دو میں سے جن میں تکبیر سورتوں کے اول کے لیے ہو۔ جو نمبر ۶، ۷ میں درج ہوئی ہیں۔

(۳) اگر بزیؒ کے لیے والضحیٰ سے والناس تک کی سورتوں میں کہ کسی سورۃ پر

قراءۃ کو ختم کرنا چاہیں تو جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے اُن کے قول پر تو سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھ کر قراءۃ کو موقوف کریں گے۔ پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو بلا تکبیر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شروع کر دیں گے۔ اور جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے اوّل کے لیے ہے اُن کی رائے پر قراءۃ کو بلا تکبیر پڑھے موقوف کر دیں گے۔ پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو تکبیر اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں گے۔ اسی طرح جب سورۃ علق کے آخر میں سجدہ کریں گے تو پہلے قول پر تو سجدہ میں جاتے ہوئے دو اور اٹھتے ہوئے ایک تکبیر پڑھیں گے۔ اور دوسرے قول پر سجدہ میں جاتے ہوئے ایک اور اٹھتے ہوئے دو پڑھیں گے (۴) چونکہ تکبیر پڑھنے والے اس کو استعاذہ کی طرح قرآن سے جدا سمجھتے ہیں اس لیے اس کا لکھنا اور پڑھنا رسم کے خلاف نہیں (۵) چونکہ بزی کے طریق سے اہلِ مکہ کے لیے تکبیر کا سنت ہونا بالیقین ثابت ہو چکا ہے، اس لیے اس کا حکم نماز اور غیر نماز دونوں میں یکساں ہے۔ یعنی نماز میں بھی اس کا پڑھنا جائز ہے۔ لیکن محققین کی رائے پر اولیٰ یہ ہے کہ نماز میں اس تکبیر کو آہستہ پڑھیں تاکہ اس کے قرآن ہونے کا شبہ نہ ہو۔ تمّت

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد سید الانبیاء و اٰلہ واصحابہ واھل بیتہ وذریتہ اجمعین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وانفع بہ الطالبین وایای ووالدی واعزائی و احبائی اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

رحیم بخش عفا اللہ عنہ (پانی پتی)

ضمیمہ

افراد و جمع قراءات میں

طرق اور روایات کے الگ الگ پڑھنے کو افراد اور کئی روایتوں اور قراءتوں کے یا ایک قراءۃ کے اکٹھا پڑھنے کو جمع کہتے ہیں۔ سلف صالحین چونکہ بلند ہمت تھے، اس لیے وہ طرق اور روایات کو الگ الگ پڑھتے تھے تاکہ علم میں پوری مہارت حاصل ہو جائے اور پانچویں صدی کے شروع تک یہی حال رہا۔ اس کے بعد روایات اور قراءات کو جمع کر کے پڑھنا ظہور میں آیا، مگر اس وقت بھی احتیاط والے ائمہ جمع کو سلف صالحین کے طرق کے خلاف ہونے کی بنا پر مکروہ جانتے تھے۔ اور جو ائمہ جمع پڑھاتے تھے وہ بھی مبتدی کو ہرگز نہیں پڑھاتے تھے۔ بلکہ جب روایات کو علیحدہ علیحدہ پڑھ کر خوب ماہر ہو جاتا، تب جمع کی اجازت دیتے تھے۔ اور چھٹی صدی تک یہی حال رہا کہ مبتدی کو اولاً کسی ایک قراءۃ کے جمع کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ ہاں جو اساتذہ طلباء کے حق میں نرمی اور تساہل برتتے تھے، وہ مبتدی کو بھی ایک ایک قراءۃ کے جمع کرنے کی اجازت دے دیتے تھے۔ لیکن قالونؒ، ورشؒ، خلفؒ اور خلادؒ کی روایتوں کو وہ بھی الگ الگ پڑھاتے تھے۔ محققؒ فرماتے ہیں کہ جب میں دمشق کے شیوخ سے افراداً و جمعاً قراءات پڑھ چکا تو میں نے استاد امین الدین عبدالوہاب کو ابوعمرو اور حمزہ کی قراءۃ ایک ایک ختم میں

سُناکر تمام قراءات کو جمعاً پڑھنے کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا چونکہ تم نے مجھے افراداً تمام قراءات نہیں سُنائیں، اس لیے میں جمعاً نہیں سنتا۔ پھر اصرار پر نافع اور ابن کثیرؒ کی قراءات جمع کرا دیں۔ انتہیٰ۔

کس قدر احتیاط تھی کہ اتنے بڑے ماہر کو بھی جمع کی اجازت نہیں دی۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے امام تقی الدین ابوعبداللہ الصائغ سے ایک ختم سُنائے بغیر قراءات سبعہ جمعاً پڑھی ہوں۔ ہاں اگر کسی کی بابت امر کو اطمینان ہو جاتا تھا کہ یہ کسی دوسرے استاد سے افراداً پڑھ چکا ہے، تو اس کو اپنے ہاں افراداً پڑھنے پر مجبور نہیں کرتے تھے بلکہ جمع کی اجازت دے دیتے تھے۔

اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ پسندیدہ اور احتیاط کی بات تو یہی ہے کہ ہر روایت کو علیحدہ علیحدہ پڑھا جائے لیکن اگر جمعاً پڑھنا چاہیں تو اس میں اس کا ضرور لحاظ رکھیں کہ اولاً قراءات کو افراداً پڑھیں پھر جمعاً پڑھیں۔ اور جمع میں ذیل کی تین شرطوں کا لحاظ رکھیں۔

(۱) وقف کی خوبی کی رعایت کہ وقف نامناسب موقع پر نہ ہو پس وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ میں اِلٰه سے پہلے وقف کر کے وجوہ پوری نہ کرے کیونکہ اس صورت میں معنٰی نامناسب ہو جاتے ہیں (۲) ابتداء کی خوبی کی رعایت کہ یہ بھی نامناسب موقع سے نہ ہو مثلاً اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ اور اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ اور وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا سے ابتداء نہ کرے کیوں کہ اس میں بھی مراد کے خلاف معنٰی کا وہم ہوتا ہے۔ چونکہ عوام الناس ان دونوں باتوں کی رعایت نہیں رکھ سکتے۔ اس بناء پر قرآن مجید میں جہاں آیت ہو

یا مرا ط ج میں سے کوئی رمز ہو وہاں اُن کے لیے وقف کرنا اور اس کے بعد
سے ابتداء کرنا بہتر ہوگا (۳) حُسنِ ادا کی رعایت کہ تجوید کی پوری پابندی
کی جائے۔ اس کا آج کل بالکل خیال نہیں کیا جاتا بلکہ قابل و ناقابل سب کو
قراءات پڑھا دی جاتی ہیں اور اس کمی سے قراءات کے اختلافات جو قرآن مجید
کے کمالات ظاہر کرتے ہیں وحشت ناک بن جاتے ہیں۔ اور عام طبیعتیں قراءات
کی طرف مائل ہونے کے بجائے ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ اب خیال فرمالیا
جائے کہ یہ کتنا بڑا نقصان ہے اور سلف کے طریقے کے کس قدر خلاف ہے۔

جمع کی کیفیت میں تین مذہب ہیں

(۱) جمع بالوقف، اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ جس
راوی کو اپنے نزدیک مقدّم سمجھ رکھا ہو اُس کی قراءۃ کو شروع کرکے اُس موقعہ
تک پڑھتا چلا جائے جس کے بعد سے ابتداء بہتر ہو۔ پس وہاں وقف کردے
پھر اُس راوی یا قاری کو پڑھے جو مرتبہ میں اس پہلے قاری کے بعد ہو اگر وہ
پہلے قاری کے ساتھ متفق نہ ہو۔ ورنہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر ہر راوی کو
اسی طرح یکے بعد دیگرے پڑھتا چلا جائے اور ہر ایک کے لیے ابتداء اُسی
جگہ سے کرے جس جگہ سے پہلے قاری کے لیے کی تھی، یہاں تک کہ تمام قراء کو
پورا کردے۔ اور ہر مرتبہ میں وقف اسی موقعہ پر کرے جس پر پہلے کیا تھا۔ پھر
اس وقف کے مابعد سے اسی طریق سے ابتداء کرے۔ یہ اہلِ شام کا مذہب ہے،
(۲) جمع بالحرف، اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب قاری قراءت کو شروع
کرے اور ایسے کلمہ پر پہونچے کہ جس میں اختلاف ہو تو اس پر وقف کرکے نقط

اسی کلمہ کو لوٹاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام اختلافات کو پورا کر دے۔ پھر اگر اس کلمہ پر وقف جائز ہو تو وقف کر دے اور اس کے بعد والے کلمہ سے ابتدا کرے۔ اور اس کلمہ میں سب سے پہلے اس قاری کی وجہ پڑھے جس کی وجہ پہلے کلمہ میں سب کے آخر میں پڑھی تھی تاکہ ترکیب پیدا نہ ہو۔ اور اگر پہلے کلمہ پر وقف جائز نہ ہو تو اسی قاعدے کے موافق اس کا دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دے اور اسی طرح کرتا ہے یہاں تک کہ وقف کے موقعہ تک پہونچ جائے پھر وقف کر دے۔ اور اگر اختلاف ایسا ہو جو دو کلموں سے تعلق رکھتا ہو تو دوسرے کلمہ پر وقف کر کے اختلاف کو پورا کرے۔ پھر اسی حکم کے موافق اس کے بعد والے کلمہ کو پڑھے۔ یہ اہلِ مصر کا مذہب ہے۔ اور یہ طریق اختلافی وجوہ کے پورا کرنے میں نہایت مضبوط اور حاصل کرنے میں آسان ہے۔ اور پہلا طریق یعنی جمع بالوقف حفظ کرنے میں نہایت مضبوط ہے کہ اس سے اختلافات خوب یاد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر مرتبہ ابتدا۔ وقف سے پڑھنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہر قراءۃ دوسری سے پوری طرح ممتاز اور جدا ہو کر خوب ذہن نشین ہو جاتی ہے۔

(۳) جمعِ مروّج اور وہ جمع جس کا آج کل ہر جگہ رواج ہے (اور اس کو مصر وشام کے علما نے جاری کیا ہے) اس پر عمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل قواعد کو ذہن نشین کیجیے:-

قاعدہ (۱) پہلے قالون کو اس موقعہ تک پڑھیں جس پر وقف صحیح ہو۔

قاعدہ (۲) جو قرا اول سے آخر تک اُن کے ساتھ شریک رہے ہوں

ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں وہ تو ان کے ساتھ ہی پورے ہو گئے۔

قاعدہ (۳) جو قراء باقی رہ گئے ہیں ان میں سے دیکھنا چاہیے کہ وقف کے زیادہ قریب کون ہے۔ اس کو پہلے پڑھیں، پھر اُس کو جو اس سے پہلے رہا ہو اسی طرح اقرب فالاقرب کے لحاظ سے اوپر تک دیکھتے اور پڑھتے چلے جائیں۔

قاعدہ (۴) اگر ایک ہی قاری کے لیے آیت میں کئی اختلافات ہوں۔ اور اول اختلاف ہی سے وہ پہلے قاری سے جدا ہو گئے ہوں تو وقف کے قریب والے اختلاف کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ جس اختلاف سے یہ جدا ہوئے ہوں اسی کا اعتبار ہوگا۔ اور اپنے نمبر پر اُن کو اسی اختلاف سے پڑھیں گے۔

قاعدہ (۵) اگر ایک ہی جگہ ایک قاری یا راوی کی کئی وجوہ ہیں تو اگر کوئی وجہ پہلے قاری کے ساتھ ہو گئی ہو تو اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو وجوہ باقی رہ گئی ہیں اُن میں [illegible] اُس کو پڑھو جو راجح ہو۔

قاعدہ (۶) اگر [illegible] ہی جگہ کئی قاری رہ گئے ہوں تو اُن کو اُس ترتیب سے پڑھیں جس ترتیب سے تکمیل الاجر میں دیے ہوئے نقشے سے آپ نے نام یاد کیے ہیں۔

تنبیہ اگر آیت میں ایک ہی طرح کے کئی اختلافات ہوں جیسے دو یا زائد مد متصل ہوں یا مد منفصل یا بدل ہوں وغیرہ یا فتح و امالہ والے کئی کلمات ہوں تو پہلے اختلاف کا اعتبار ہوگا پس جب کسی قاری کے لیے پہلے اختلاف کو پڑھیں گے تو اس قسم کے سب اختلافات میں اس قاری کے لیے وہی وجہ پڑھیں گے جو پہلی جگہ اختیار کی ہے۔ اب ان چھوں قاعدوں کو ایک مثال

ذریعے سمجھو:۔

اگر وَمِنَ النَّاسِ سے بِمُؤْمِنِیْنَ تک پڑھیں تو قاعدہ نمبر۱ کے مطابق قالونؒ کے لیے النَّاسِ کا فتح مَنْ یَّقُوْلُ کا ادغام ناقص اٰمَنَّا میں قصر، الْاٰخِرِ میں نقل وسکتہ کے بغیر تحقیق اور ھُمْ میں قاعدہ نمبر۵ کے مطابق پہلی وجہ عدم صلہ اور بِمُؤْمِنِیْنَ میں تحقیق پڑھو۔ پھر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ شامیؒ، عاصمؒ، کسائیؒ، یعقوبؒ و امام خلفؒ تو ان کے ساتھ ہی ہو گئے کیوں کہ اس آیت میں ان کے لیے کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جس میں یہ قالونؒ سے جدا ہوں پس قاعدہ نمبر۲ کے مطابق ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اب قاعدہ نمبر۳ کے مطابق دیکھیں گے کہ باقی رہنے والوں میں سے وقف کے زیادہ قریب کون رہا ہے تو معلوم ہوگا کہ سوسیؒ اور آلِ پر عدم سکتہ کی صورت میں خلادؒ ھُمْ تک قالونؒ کے ساتھ شریک ہیں۔ صرف بِمُؤْمِنِیْنَ کی تحقیق سے جدا ہو گئے ہیں اس لیے قاعدہ نمبر۶ کی رُو سے ناموں کی ترتیب کے موافق سوسیؒ کے لیے بِمُؤْمِنِیْنَ میں ابدال پڑھیں گے۔ اور چونکہ عدم سکتہ والی وجہ میں خلادؒ بھی ان کے ساتھ ابدال میں شریک ہو گئے ہیں اس لیے ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور چونکہ ورشؒ کے لیے الْاٰخِرِ میں نقل اور ابوجعفرؒ کے لیے صلہ اور خلفؒ کے لیے مَنْ یَّقُوْلُ میں کامل ہے اس لیے یہ تینوں قاعدہ نمبر۴ کے موافق ان کے ساتھ ابدال میں شامل نہیں ہو سکے پھر اس سے اوپر دیکھا تو ھُمْ کے صلہ کا اختلاف تھا اور اس میں قالونؒ اور ابن کثیرؒ و ابوجعفرؒ شریک تھے۔ اور اس سے پہلے ان کا کوئی اختلاف نہیں رہا تھا اس لیے ناموں کی ترتیب کے موافق قالونؒ کے لیے صلہ پڑھیں گے اور ابن کثیرؒ

کے لیے اعادہ نہ کریں گے۔ کیونکہ صلہ والی وجہ پر آیت کے آخر تک یہ قالونؒ کے ساتھ ہی ہیں۔ اور ابو جعفرؒ کے لیے چونکہ ہمزہ ساکنہ کا ابدال بھی ہے اس لیے اب صلہ ہی پر ان کے لیے بِمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال پڑھیں گے۔ پھر اس سے اوپر دیکھا تو الْاٰخِرِ میں خلادؒ کے سکتہ کا اور اٰمَنَّا میں بدل کے قصر والی وجہ پر ورشؒ کی نقلؒ کا اختلاف تھا۔ اور سکتہ کا موقع یعنی آلْ وقف سے قریب تھا۔ اس لیے قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق پہلے خلادؒ کے لیے سکتہ۔ پھر ورشؒ کے لیے نقل اور الْاٰخِرِ میں صرف قصر پڑھیں گے پھر اس سے اوپر دیکھا تو ورشؒ کے لیے اٰمَنَّا کا توسط اور طول دو وجوہ باقی تھیں۔ اور ان میں سے پہلے کوئی نہیں ہوئی تھی اس لیے ورشؒ کے لیے پہلے توسط اور اس کے ساتھ الْاٰخِرِ میں بھی توسط پھر اٰمَنَّا کا طول اور اس کے ساتھ الْاٰخِرِ میں بھی طول پڑھیں گے پھر اس سے اوپر دیکھا تو مَنْ يَّقُوْلُ میں خلفؒ کا ادغام کامل تھا، اس لیے یہاں سے ان کو پڑھیں گے۔ پھر اس سے اوپر دیکھا تو النَّاسِ میں دوریؒ کا امالہ تھا اس لیے سب سے آخر میں ان کو پڑھیں گے۔ (اب کل نمبر دس ہو گئے)

قاعدہ (۷) اگر فتح وتقلیل و امالہ میں کئی قاری رہ گئے ہوں اور اس سے پہلے ایسا کوئی اختلاف نہ ہو جس میں یہ جدا ہوں تو فتح والوں کو پہلے اور تقلیل والوں کو ان کے بعد اور امالہ والوں کو ان کے بھی بعد پڑھیں گے جیسے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى میں (۱) قالونؒ کے لیے فتح پڑھا تو ان کے ساتھ فتح والے سب ہو گئے۔ کیونکہ ان میں سے کسی کے لیے بھی اس سے پہلے ایسا کوئی... اختلاف نہیں ہے جس میں وہ قالونؒ سے جدا ہوں (۲) ورشؒ کے لیے تقلیل کرینگے

توان کے ساتھ ابو عمروؒ بھی ہو جائیں گے (۳) حمزہؒ کے لیے امالہ کریں گے تو ان کے ساتھ کسائیؒ اور امام خلفؒ بھی شریک ہو جائیں گے۔

قاعدہ (۸) اگر مد و قصر میں کئی رہ گئے ہوں تو پہلے قصر والوں کو پھر مد والوں کو پڑھتے ہیں۔ اور مد والوں میں ناموں کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہیں۔ جیسے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ میں (۱) قالونؒ کے لیے قصر اس وجہ میں ان کے ساتھ مکیؒ اور سوسیؒ اور ثوریؒ اور ایک وجہ کی رو سے دوریؒ بھی شریک ہو گئے (۲) قالونؒ دو الفی سے۔ ان کے ساتھ دوریؒ کی دوسری وجہ بھی ہو گئی (۳) ورشؒ پانچ الفی سے۔ ان کے ساتھ حمزہؒ بھی مندرج ہو گئے (۴) شامیؒ تین الفی سے۔ ان کے ساتھ کسائیؒ اور امام خلفؒ بھی ہو گئے (۵) عاصمؒ چار الفی سے۔

قاعدہ (۹) اگر کسی کلمہ کے ایک ہی حرف میں اختلاف ہے تو وہاں اولاً اس راوی کو لوٹائیں گے جس کی وجہ پہلے پڑھی ہوئی وجہ سے اقرب ہو گی جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں پہلے قالونؒ کے لیے صاد پڑھا، تو پھر خلفؒ کے لیے اشمام پڑھیں گے۔ اس کے بعد قنبلؒ و رویسؒ کے لیے سین پڑھیں گے۔ کیونکہ اشمام صاد سے اقرب ہے۔

قاعدہ (۱۰) اگر ایک کلمہ میں ادغام و اظہار کا اختلاف ہو اور اظہار والوں کے لیے حرکت کا اختلاف بھی ہو تو ناموں کی ترتیب اختیار کریں گے۔ جیسے اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ میں سوسیؒ کے لیے ادغام ہے اور مکیؒ کے لیے اظہار اور میم کے فتحہ کا اختلاف ہے۔ پس اس قاعدہ کی رو سے مکیؒ کو پہلے، اس کے بعد سوسیؒ کو

پڑھیں گے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۔ فَاحْفَظْ وَكُنْ مُتَأَمِّلًا وَّمُتَعَمِّلًا۔

تنبیہ (الف) گو ادغام کبیر اور ہمزہ مفردہ کا ابدال آپ ابوعمرو سے ثابت ہے اسی لیے دانیؒ نے تیسیر میں دونوں کو پورے امام کے لیے بیان فرمایا ہے لیکن چونکہ امام شاطبیؒ نے صاحب اختیار ائمہ کی طرح یہ دونوں باتیں صرف سوسیؒ کے لیے اختیار کر لی تھیں اور اسی طرح پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور بعد کے لوگوں نے بھی انہی کی پیروی کی ہے اس لیے ہم بھی اس ضمیمہ میں ان کو صرف سوسیؒ کے لیے لائیں گے:۔

(ب) سوسیؒ کے لیے ادغام کبیر کے موقع پر مدغم کے مضموم ہونے کی صورت میں اسکان، روم، اشمام تین وجوہ ہوا کرتی ہیں لیکن اگر مدغم فیہ بھی مضموم ہو تو اس وقت اشمام نہ ہوگا بلکہ اسکان و روم دو وجوہ ہوں گی جیسے اِنَّهُ هُوَ ۔

(ج) روم کرتے وقت ہائے ضمیر کا صلہ حذف ہو جائے گا۔

(د) اگر مدغم فیہ میم یا با ہو۔ عام ہے کہ ان پر ضمہ ہو یا نہ ہو۔ بہر صورت اس وقت بھی اشمام[1] نہ ہوگا۔

(ھ) یوں تو بدل کے بارے میں دو قول ہیں ۱؎ اوّل طول پھر توسط پھر قصر ۲؎ اس کا عکس یعنی اوّل قصر پھر توسط پھر طول لیکن جمع الجمع میں شیوخ کے ہاں دوسرا قول معمول بہا ہے۔

---

[1] گو شاطبیؒ نے روم کو بھی ناجائز بتایا ہے لیکن محققین کی رائے پر ان صورتوں میں صرف اشمام منع ہے۔ کیونکہ دشواری وضدیت اسی میں ہے روم میں نہیں ۱۲ (عنایات)

(د) خلفؒ کے ساتھ اگر "امام" بھی ہو تو دسویں قاری ورنہ حمزہؒ کے راوی مراد ہوتے ہیں۔

(ف) اگر صرف... دوری آئیں تو ان سے ابو عمروؒ کے دوری ملحوظ ہوتے ہیں۔ نہ کہ کسائیؒ کے دوری بھی۔ اور دونوں میں فرق کرنے کے لیے ۲ کے ساتھ ہر جگہ ان کے امام (کسائی) کا ذکر بھی ہوتا ہے یہ رموز کے موقع سو یہاں کوئی اشتباہ نہیں ہے۔

طلبا کی مزید مہارت و مشق کے لیے ہم ذیل میں اولاً پارے کی آیات اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جن میں ہر قاری کے اختلافات بھی بتاتے جائیں گے اور ان قرار کو بھی ذکر کرتے جائیں گے جو اپنے سے پہلے قاری کے ساتھ پورے ہو گئے۔ فَاحْفَظُوْهُ مُكَمَّلًا وَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (۱) قالونؒ میم کے اظہار سے۔ اسی طرح جیسے اوپر درج ہوا اور مَلِكِ (الف کے حذف) سے (ورشؒ، مکیؒ، دوریؒ، شامیؒ، حمزہؒ اور ابو جعفرؒ ساتھ ہی ہو گئے) (۲) عاصمؒ مٰلِكِ سے (رویؒ اور یعقوبؒ ساتھ ہو گئے) (۳ تا ۶) سوسیؒ ادغام اور اس کی چاروں وجوہ سے (اور وہ طول، توسط، قصر ہیں ادغام کے ساتھ۔ اور قصر مع الروم ہے اظہار کے ساتھ)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(۱) قالونؒ خالص صاد سے اور عَلَيْهِمْ کی ہ کے کسرہ سے (ورشؒ، بزیؒ، ابو عمروؒ، شامیؒ، عاصمؒ، کسائیؒ، ابو جعفرؒ اور امام خلفؒ ان کے ساتھ ہو گئے) (۲)

خلادؒ اپنی ایک وجہ کی رُو سے ہا کے ضمہ سے (روحؒ ان کے ساتھ شریک ہو گئے) (۳) خلفؒ دونوں صادوں کے اشمام حرفی اور ہا کے ضمہ سے۔ (۴) دوسری وجہ میں خلادؒ صِرَاطَ الَّذِيْنَ میں خالص صاد سے (۵) قنبلؒ سین سے اور ہا کے کسرہ سے (۶) رویسؒ ہا کے ضمہ سے۔

غَيْرِ سے فِيْهِ تک [1] قالونؒ پہلی وجہ میں عدم صلہ اور الضَّآلِّيْنَ، الرَّحِيْمِ، فِيْهِ کی بائیس ۲۲ وجوہ سے۔ اور اُن کی تفصیل یہ ہے (۱) تینوں میں طول سکون سے (۲) فِيْهِ میں قصر روم سے (۳) الرَّحِيْمِ ۝ میں روم اور فِيْهِ میں ہی طول سکون سے (۴) فِيْهِ میں قصر روم سے (۵) الرَّحِيْمِ ۝ میں وصل اور فِيْهِ میں طول سکون سے (۶) فِيْهِ میں قصر روم سے۔ یہ چھ ۶ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے طول میں ہوئیں (۷ تا ۱۲) پھر الضَّآلِّيْنَ میں توسط اور اس میں بھی وہی چھے ۶ جو طول میں گذریں (۱۳ تا ۱۸) پھر الضَّآلِّيْنَ میں قصر اور اس میں بھی وہی چھے ۶ جو طول و توسط میں گذریں (۱۹ تا ۲۲) وصل کل میں فِيْهِ کی چاروں (حمزہؒ کسائیؒ اور بسم اللہ والی وجہ میں ورشؒ بھی ان کے ساتھ ہو گئے) [2] ورشؒ سکتہ اور الضَّآلِّيْنَ اور فِيْهِ کی چھٹوں وجوہ سے۔ اور ان کی تفصیل یہ ہے (۱) الضَّآلِّيْنَ اور فِيْهِ دونوں میں طول سکون سے (۲) فِيْهِ میں قصر روم سے (۳) دونوں میں توسط سکون سے (۴) فِيْهِ میں قصر روم سے (۵) دونوں میں قصر سکون سے (۶) فِيْهِ میں قصر روم سے (اس وجہ میں ان کے ساتھ ابوعمروؒ و ابن عامرؒ ہو گئے)۔ [3] ورشؒ الضَّآلِّيْنَ کے وصل اور فِيْهِ کی چاروں وجوہ سے پس ورشؒ کی

لہ خلادؒ کے لیے پہلے الصِّرَاطَ میں خالص صاد بھی ہے ۱۲ (ارشاد المرید)

کل وجوہ تیئیس[۲۳] ہو گئیں، جن میں سے بائیس[۲۲] تو بسم اللہ کی صورت میں ہیں اور چھ[۶] سکتہ پر اور چار[۴] بسم اللہ کے بغیر وصل پر (اور اس وصل والی وجہ پر ابو عمرو وشامی اور امام خلف بھی ساتھ ہی ہو گئے) ۴۴ قالون مکی صلہ ورش بسم اللہ کی اور انہی بائیس[۲۲] وجوہ سے جو عدم صلہ کی صورت میں گذریں۔ ۵ صلہ اور بسملہ اور انہی بائیس[۲۲] وجوہ پر ابو جعفر الف س ک س م س ذٰلِکَ میں سکتہ سے ـــــ

پس قالون کی کل وجوہ چوالیس[۴۴] ہو گئیں۔ بائیس[۲۲] عدم صلہ پر اور بائیس[۲۲] صلہ پر۔ اور مکی، عاصم، کسائی اور ابو جعفر کی کل وجوہ بائیس[۲۲] بائیس[۲۲] ہوئیں کیونکہ ان کے لیے جمع کی میم میں صرف ایک وجہ ہے اور وہ مکی وابو جعفر کے لیے تو صرف صلہ اور عاصم وکسائی کے لیے صرف عدم صلہ ہے۔ اور ابو عمرو وشامی کی کل وجوہ دس[۱۰] دس[۱۰] ہیں اور یہ وہی ہیں جو ورش کے لیے سکتہ اور بسم اللہ کے بغیر وصل پر گذریں ۶ حمزہ عَلَیْهُمْ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور فِیْهِ کی چار وقف پر اس کی اور امام خلف کی کل وجوہ چار ہیں (یعقوب وصل کی وجہ میں ان کے ساتھ مندرج ہو گئے) ۷ یعقوب سکتہ اور چھیوں وجوہ سے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے يُنْفِقُوْنَ تک (۱) قالون تحقیق ترقیق اور عدم صلہ سے (ان کے ساتھ دوری، شامی، کوفی اور یعقوب بھی ہو گئے) (۲) قالون صلہ سے (مکی بھی ہو گئے) (۳) ورش يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال اور لام کی تغلیظ سے (۴) ابدال ہی پر سوسی لام کی ترقیق سے (۵) ابو جعفر ابدال ہی پر صلہ سے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ سے مِنْ قَبْلِكَ تک (۱) قالون تحقیق قصر سے

کی اور یعقوبؒ اور قصر والی وجہ پر دوریؒ ساتھ ہوگئے) (۲) قالونؒ دو الفی سے۔
وریؒ کی دوسری وجہ بھی ہوگئی) (۳) شامیؒ تین الفی سے (کسائیؒ اور امام خلفؒ
بھی ہوگئے) (۴) عاصمؒ چار الفی سے (۵) حمزہؒ پانچ الفی سے (۶) ورشؒ ابدال اور
پانچ الفی سے (۷) ابدال ہی پر سوسیؒ قصر سے (ابوجعفرؒ مندرج ہوگئے)

یہ تفصیل تو اس صورت میں ہے جب کہ مد منفصل و متصل میں چار مراتب والے
قول کو لیا جائے جس پر ورشؒ و حمزہؒ کے لیے طول (پانچ الفی) ہے اور اس سے کم
عاصمؒ کے لیے اور اس سے کم شامیؒ اور دوریؒ کے لیے ہے اور اس سے کم قالونؒ
کے لیے ہے۔

اور اگر مد کے بارے میں دو مراتب والے قول کو لیا جائے جس کی رو سے
ورشؒ و حمزہؒ کے لیے طول (پانچ الفی) اور باقی سب کے لیے توسط (تین الفی)
جس کی مقدار میں تفاوت نہیں ہے تو پھر تفصیل اس طرح ہوگی (۱) قالونؒ
(مکیؒ، دوریؒ اور یعقوبؒ) تحقیق و قصر سے (۲) قالونؒ (دوریؒ، شامیؒ، کسائیؒ
عاصمؒ اور امام خلفؒ) توسط سے (۳) حمزہؒ طول سے (۴) ورشؒ ابدال و طول سے
(۵) ابدال ہی پر سوسیؒ قصر سے (ابوجعفرؒ مندرج ہوگئے)

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (۱) قالونؒ، عدم سکتہ، تحقیق، قصر،
میم و عدم صلہ سے (ان کے ساتھ بصریؒ، شامیؒ، عاصمؒ، کسائیؒ، امام خلفؒ
ایک وجہ میں خلادؒ بھی ہوگئے) (۲) قالونؒ (مکیؒ و ابوجعفرؒ) صلہ سے (۳)
سکتہ اور تحقیق سے (۴ تا ۶) ورشؒ نقل سے اور بدل کی تینوں اور ترقیق سے
اُولٰٓئِكَ سے الْمُفْلِحُوْنَ تک (۱) قالونؒ دو الفی اور عدم صلہ سے

بصریؒ ساتھ ہو گئے) (۲) قالونؒ صلہ سے (مکیؒ و ابو جعفرؒ بھی ہو گئے) (۳) ورشؒ بمد
حمزہؒ پانچ الفی سے (۴) شامیؒ (کسائیؒ اور امام خلفؒ) تین الفی سے (۵) عاصمؒ چار
الفی سے ۔ اور اگر دو مراتب والا قول لیا جائے تو دو نمبر کم ہو جائیں گے اور کل
تین رہ جائیں گے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک (۱) قالونؒ دو الفی، عدم صلہ
ادخال و تسہیل اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں تحقیق سے (دوریؒ ساتھ ہو گئے) (۲)
سوسیؒ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال سے (۳) قالونؒ صلہ اور اس میں قصر سے (۴)
صلہ ہی پر ابو جعفرؒ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال سے (۵) مکیؒ بلا ادخال تسہیل سے
(۶) صلہ ہی پر قالونؒ دو الفی سے (۷) متصل کے دو الفی ہی پر رویسؒ عَلَیْهُمْ میں
ہا کے ضمہ سے اور بلا ادخال تسہیل سے (۸) روحؒ تحقیق بلا ادخال سے (۹)
ورشؒ پانچ الفی، صلہ، ابدال و مد لازم اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال بالواو سے (۱۰)
ورشؒ دوسری وجہ کی رو سے عدم ادخال و تسہیل سے (۱۱) حمزہؒ عَلَیْهُمْ میں ہا کے
ضمہ سے اور اخیر میں ابدال سے (۱۲) خلفؒ دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے
سکتہ سے (۱۳) ہشامؒ تین الفی سے اور پہلی وجہ میں ادخال و تحقیق سے (۱۴) پھر
ہشامؒ ہی دوسری وجہ پر ادخال و تسہیل سے (۱۵) ابن ذکوانؒ بلا ادخال تحقیق سے
(کسائیؒ اور امام خلفؒ ان کے ساتھ ہو گئے) (۱۶) عاصمؒ چار الفی سے ۔

اور دو مراتب والے قول پر تفصیل اس طرح ہو گی (۱) قالونؒ، توسط، عدم
صلہ سے (ہشامؒ ایک وجہ میں ان کے ساتھ ہو گئے) (۲) سوسیؒ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں
ابدال سے (۳) ہشامؒ دوسری وجہ میں ادخال و تحقیق سے (۴) ابن ذکوانؒ (۵) عاصمؒ

کسائیؒ اور امام خلفؒ بلا ادخال تحقیق سے (۵) قالونؒ توسط ہی پر صلہ اور اس میں قصر سے اور ادخال و تسہیل سے (۶) ابو جعفرؒ ابدال سے (۷) مکیؒ بلا ادخال تسہیل سے (۸) قالونؒ تیسری وجہ میں صلہ اور مد سے (۹) رویسؒ عَلَيْهِمْ اور بلا ادخال تسہیل سے (۱۰) روحؒ تحقیق سے (۱۱) ورشؒ پانچ الفی، صلہ اور مد ابدال و مد لازم اور اخیر میں بھی ابدال سے (۱۲) ورشؒ دوسری وجہ میں بلا ادخال تسہیل سے (۱۳) حمزہؒ عَلَيْهُمْ سے اور پہلے عدم سکتہ سے اور بلا ادخال تحقیق اور لَا يُؤْمِنُونَ ۝ میں وقفاً ابدال سے۔ (۱۴) خلفؒ سکتہ سے۔

تنبیہ یہ جو قاعدہ ہے کہ سکتہ بمنزلہ وقف کے ہے (صرف سانس لینے نہ لینے کا فرق ہے) اس سے مراد سکتہ معنوی ہے جو اوقات کی طرح معنی ہی کی رعایت سے کیا جاتا ہے۔ جیسے عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا میں حفصؒ کا سکتہ ہے پس یہاں اس لیے سکتہ کیا جاتا ہے کہ کوئی ناواقف اس وہم میں نہ مبتلا ہو جائے کہ قَيِّمًا ـــ عِوَجًا کی صفت ہے جیسا کہ ابن ہشامؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود سنا کہ ایک نحوی قَيِّمًا کو عِوَجًا کی صفت بتا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ جس معنی میں کجی ہو اس کے درست اور مضبوط ہونے کے کیا معنی؟ کجی اور درستی میں منافات ہے۔ کیا یہ دونوں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں؟ پھر میں نے حفصؒ کے لیے رحمت کی دعا کی۔ کیونکہ انہوں نے عِوَجًا پر سکتہ کر کے اس پر تنبیہ فرمادی کہ قَيِّمًا اس سے جدا ہے۔ اسی طرح باقی مقامات کو سمجھ لو۔ پس اس (سکتہ معنوی) کو اوقات ہی کے مرتبہ میں سمجھا گیا۔ اور اس کو وہی حکم دیا گیا جو اوقاف کا ہے۔ یعنی تنوین کا حذف یا ابدال اور متحرک

ساکن کرنا اور روم واشمام وغیرہ وغیرہ اور حمزہؒ کے یہاں آلْ اور شَیْءٌ میں اور ان کے راوی خلفؒ کے یہاں ہمزہ سے پہلے ساکن منفصل میں جو سکتہ ہو اس کا معنیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ تو صرف لفظی تخفیف حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے لہٰذا اس کو اوقاف کا حکم بھی نہیں دیا گیا پس ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ۔ س اَمْ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور عَذَابٌ ۔ س اَلِيْمٌ میں تنوین کا حذف اور عَذَابًا ۔ س اَلِيْمًا میں الف سے ابدال بھی نہ ہوگا ۔ اسی طرح باقی مواقع کو بھی خیال کر لو۔

خَتَمَ سے سَمْعِهِمْ تک (۱) قالونؒ، اور ان کے شرکاء عدم صلہ سے (۲) قالونؒ ومکیؒ وابوجعفرؒ صلہ سے ۔

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ سے عَظِيْمٌ تک (۱) قالونؒ، قصر، فتح، عدم صلہ، ادغام ناقص مع الغنہ سے اور اخیر میں وقفی سات وجوہ سے (یعقوبؒ ان کے ساتھ شریک ہو گئے) (۲) قالونؒ ومکیؒ وابوجعفرؒ صلہ سے (۳) ابوعمروؒ امالہ سے (۴) قالونؒ دو الفی فتح اور عدم صلہ سے (۵) قالونؒ صلہ سے (۶) دوریؒ امالہ سے (۷) ورشؒ پانچ الفی، تقلیل وناقص مع الغنہ سے (۸) خلفؒ فتح سے اور کامل بلا غنہ سے (۹) خلادؒ ناقص مع الغنہ سے (۱۰) شامیؒ (ابوالحارثؒ وامام خلفؒ) تین الفی سے (۱۱) کسائیؒ کے دوریؒ امالہ سے (۱۲) عاصمؒ چار الفی، فتح، عدم صلہ اور ناقص مع الغنہ سے ۔

اور دو مراتب والے قول پر (۱) قالونؒ (یعقوبؒ) (۲) قالونؒ ومکیؒ وابوجعفرؒ صلہ سے (۳) ابوعمروؒ امالہ سے (۴) قالونؒ مد، عدم صلہ سے (ان کے ساتھ شامیؒ، ابوالحارثؒ، عاصمؒ وامام خلفؒ بھی شریک ہو گئے) (۵)

حمزہؒ کسائیؒ دونوں کے (دوریؒ امالہ سے (۶) ورشؒ پانچ الفی، تقلیل وناقص
الغنہ سے (۷) خلفؒ، فتح اور کامل بلاغنہ سے (۸) خلادؒ مع الغنہ سے۔
وَمِنَ النَّاسِ سے بِمُؤْمِنِينَ ۝ تک (۱) قالونؒ، فتح، ادغام ناقص
ال کے قصر تحقیق بلانقل، عدم صلہ اور تحقیق سے (شامیؒ، عاصمؒ، کسائیؒ،
یعقوبؒ اور امام خلفؒ مندرج ہو گئے) (۲) سوسیؒ اخیر میں ابدال سے (عدم سکتہ
کی وجہ پر خلادؒ ساتھ ہو گئے) (۳) قالونؒ دوسری وجہ میں میم جمع کے صلہ اور تحقیق
سے (مکیؒ مندرج ہو گئے) (۴) ابوجعفرؒ بِمُؤْمِنِينَ میں ابدال سے (۵) خلادؒ
دوسری وجہ پر ال کے سکتہ، عدم صلہ اور ابدال سے (۶ تا ۸) ورشؒ بدل کی
تینوں وجوہ سے اور نقل، عدم صلہ وابدال سے (۹) خلفؒ ادغام بلاغنہ،
ال کے قصر ال کے سکتہ، عدم صلہ اور ابدال سے (۱۰) دوریؒ النَّاسِ کے
امالہ محضہ، ناقص، قصر، تحقیق بلانقل، عدم صلہ اور اخیر میں تحقیق سے۔
يُخَادِعُونَ اللَّهَ سے يَشْعُرُونَ ۝ تک (۱) قالونؒ وَمَا يُخَادِعُونَ
میں یا کے ضمہ خا کے فتحہ اس کے بعد الف سے اور دال کے کسرہ سے۔ اور
پہلی وجہ میں منفصل کے قصر اور میم جمع کے عدم صلہ سے (ابوعمروؒ ساتھ ہو گئے)
(۲) قالونؒ دوسری وجہ میں میم جمع کے صلہ سے (مکیؒ شریک ہو گئے) (۳) قالونؒ
تیسری وجہ کی رو سے منفصل کے دو الفی اور میم جمع کے عدم صلہ سے (دوریؒ
دو الفی والی وجہ میں مندرج ہو گئے) (۴) قالونؒ چوتھی وجہ میں صلہ سے (۵) ورشؒ
پانچ الفی، عدم صلہ سے (۶) ابن عامرؒ وَمَا يَخْدَعُونَ میں یا اور دال دونوں
کے فتحہ، خا کے سکون اور الف کے حذف سے۔ نیز منفصل میں تین الفی سے اور

عدم صلہ سے (کسائیؒ اور امام خلفؒ شریک ہو گئے) (۷) عاصمؒ چار الفی سے (۸) حمزہؒ پانچ سے (۹) ابوجعفرؒ قصر وصلہ سے (۱۰) یعقوب عدم صلہ سے (۱۱ و ۱۲) ورشؒ دوسری اور تیسری وجہ کی رو سے بدل کے توسط و طول سے۔
اور دو مراتب والے قول پہ عاصمؒ، شامیؒ اور روئیؒ کے ساتھ ہو جائیں گے۔
تنبیہ آگے دو مراتب والے قول کی تفصیل نہ ہو گی۔ طلبہ خود ہی غور فرمالیں۔
فِیْ قُلُوْبِهِمْ سے یَکْذِبُوْنَ ۰ تک۔ (۱) قالونؒ عدم صلہ، فتح، بصر ناقص، سکتہ کے بغیر اور یُکَذِّبُوْنَ میں یا کے ضمہ، کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے (ابوعمروؒ اور ہشامؒ و یعقوبؒ ان کے ساتھ ہو گئے) (۲) عاصمؒ یَکْذِبُوْنَ میں یا کے فتحہ کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے (رویؒ مندرج ہو گئے) (۳) ورشؒ نقل و حذف اور یُکَذِّبُوْنَ سے (۴) ابن ذکوانؒ فزادھم کے امالہ محضہ، ناقص، عدم صلہ سکتہ کے بغیر اور یُکَذِّبُوْنَ سے (۵) خلادؒ یَکْذِبُوْنَ سے (۶ و ۷) خلفؒ ادغام کامل، عدم صلہ منفصل میں اول عدم سکتہ پھر سکتہ سے اور یَکْذِبُوْنَ سے (۸) قالونؒ صلہ، فتح، عدم سکتہ اور یُکَذِّبُوْنَ سے (مکیؒ و یزیدؒ شریک ہو گئے)۔
وَإِذَا قِیْلَ سے مُصْلِحُوْنَ ۰ تک (۱) قالونؒ، عدم اشمام، اظہار، عدم صلہ، قصر سے (دوریؒ اور روحؒ مندرج ہو گئے) (۲) قالونؒ منفصل میں دو الفی سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ان کے ساتھ ہو گئی) (۳) ابن ذکوانؒ تین الفی سے (امام خلفؒ شریک ہو گئے) (۴) عاصمؒ چار سے (۵) خلادؒ عدم سکتہ پانچ الفی سے (۶) حمزہؒ آل کے سکتہ اور پانچ الفی سے (۷) ورشؒ نقل و حذف اور

نچ الفی سے (۸) قالونؒ صلہ و قصر سے (مکیؒ و ابوجعفرؒ ساتھ ہو گئے) (۹) قالونؒ
الفی سے (۱۰ تا ۱۲) سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے اور عدم صلہ،
دم سکتہ اور قصر سے (۱۳) ہشامؒ اشمام بالحرکۃ، اظہار، عدم صلہ، عدم سکتہ اور
ین الفی سے (کسائیؒ بھی ہو گئے) (۱۴) رویسؒ قصر سے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ سے لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ تک (۱) قالونؒ، قصر و عدم صلہ سے
بصریانؒ شریک ہو گئے) (۲) قالونؒ دوسری وجہ میں صلہ سے (مکیؒ و یزیدؒ ہو گئے)
(۳) قالونؒ ۲ الفی اور عدم صلہ سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ہو گئی) (۴) قالونؒ
صلہ سے (۵) ورشؒ (حمزہؒ) پانچ الفی و عدم صلہ سے (۶) شامیؒ (رویؒ) تین الفی
اور عدم صلہ سے (۷) عاصمؒ چار الفی سے۔

وَاِذَا قِيْلَ سے السُّفَهَاۤءُ ط تک (۱) قالونؒ، اشمام کے بغیر، اظہار، عدم
صلہ و عدم سکتہ، بدل اور منفصل کے قصر، تحقیق اور متصل کے ۲ الفی سے (ابوعمروؒ
کے دوریؒ اور رویؒ ساتھ ہو گئے) (۲) قالونؒ منفصل میں ۲ الفی سے (دوریؒ کی
دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) ابن ذکوانؒ تین الفی تحقیق اور متصل میں بھی تین الفی سے
(امام خلفؒ شریک ہو گئے) (۴) عاصمؒ چار سے (۵ تا ۹) حمزہؒ پانچ الفی، ہمزہ
کی تحقیق اور السُّفَهَاۤءُ کی وقفی پانچ وجوہ سے (۱۰ تا ۱۴) خلفؒ دوسری وجہ میں
منفصل کے سکتہ اور آخر میں پانچ وجوہ سے (۱۵) قالونؒ صلہ و قصر سے (مکیؒ
مندرج ہو گئے) (۱۶) ابوجعفرؒ ابدال سے (۱۷) قالونؒ صلہ و ۲ الفی سے (۱۸ تا ۲۰)
ورشؒ میم جمع کے صلہ، پانچ الفی ابدال سے اور بدل کی تینوں وجہوں سے (۲۱ تا ۲۳)
سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے نیز عدم صلہ، بدل و منفصل کے قصر اور

ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے اور متصل میں (۲۲) دو الفی سے (۲۳ تا ۲۸) ہشامؔ اشمام بالحرکۃ، اظہار و عدم صلہ، بدل کے قصر، منفصل میں تین الفی اور ساکنہ کی تحقیق اور السُّفَهَاءُ اَلَآ کی پانچوں وجوہ سے (۲۹) کسائیؔ دونوں ہمزوں کی تحقیق اور تین الفی سے (۳۰) دوریؔ منفصل میں قصر اور متصل میں دو الفی سے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ سے لَا يَعْلَمُوْنَ تک (۱) قالونؔ قصر و عدم صلہ سے ابصریاںؔ شریک ہو گئے (۲) قالونؔ (مکیؔ و یزیدؔ) صلہ سے (۳) قالونؔ دو الفی و عدم صلہ سے (دوریؔ کی دوسری وجہ ہو گئی) (۴) قالونؔ صلہ سے (۵) ورشؔ (وحمزہؔ) طول و عدم صلہ سے (۶) شامیؔ (دوریؔ) تین الفی سے (۷) عاصمؔ چار سے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ سے مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ تک (۱) قالونؔ بدل اور منفصل دونوں کے قصر، عدم سکتہ اور عدم صلہ اور تحقیق سے (بصریانؔ ساتھ ہو گئے) (۲) قالونؔ صلہ سے (مکیؔ شریک ہو گئے) (۳) ابوجعفرؔ مُسْتَهْزُوْنَ میں ہمزہ کے حذف اور زا کے ضمہ سے (۴) قالونؔ دو الفی اور عدم صلہ سے (دوریؔ کی دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۵) قالونؔ صلہ سے (۶) تا (۸) ورشؔ پانچ الفی، نقلؔ، حذف اور مَعَكُمْ اِنَّمَا میں صلہ سے اور بدل کے قصر پر وقفاً مُسْتَهْزِءُوْنَ کی تینوں وجوہ سے (۹) تا (۱۱) حمزہؔ تحقیق و عدم سکتہ اور اخیر میں اپنی وقفی تین وجوہ سے (۱۲ تا ۱۴) خلفؔ ساکن منفصل کے سکتہ پر تینوں وجوہ سے (۱۵) شامیؔ اور دوریؔ تین الفی سے (۱۶) عاصمؔ چار سے (۱۷ تا ۱۹) ورشؔ بدل کے توسط پر اخیر میں توسط و طول سے اور بدل کے طول پر اخیر میں بھی صرف طول سے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ سے يَعْمَهُوْنَ تک (۱) قالونؔ عدم صلہ اور فتح سے

ت اور بؔ رثؔ کے علاوہ سب شامل ہوگئے) (۲) کسائیؒ کے دوریؒ طُغْیَانِہِمْ کے محضہ سے (۳) قالونؒ (مکیؒ و یزیدؒ) صلہ سے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ سے مُهْتَدِينَ تک (۱) قالونؒ، ۲دو الفی، فتح اور عدم صلہ سے (بصریانؒ ساتھ ہوگئے) (۲) قالونؒ صلہ سے (مکیؒ و یزیدؒ مندرج ہوگئے) (۳و۴) ورشؒ طول و عدم صلہ سے نیز یائی کے اول فتح پھر تقلیل سے (۵) حمزہؒ یائی کے محضہ سے (۶) شامیؒ تین الفی، فتح اور عدم صلہ سے (۷) رُوَیؒ یائی کے محضہ سے (۸) عاصمؒ چار الفی سے۔

مَثَلُهُمْ سے لَا يُبْصِرُونَ تک (۱) قالونؒ عدم صلہ، منفصل کے قصر اور متصل کے دو الفی اور را کی تفخیم سے (بصریانؒ شریک ہوگئے) (۲) قالونؒ منفصل میں بھی ۲دو الفی سے (دوریؒ کی دوسری وجہ بھی ہوگئی) (۳) ورشؒ، طول، عدم صلہ اور را کی ترقیق سے (۴) حمزہؒ را کی تفخیم سے (۵) شامیؒ (رُوَیؒ) تین الفی سے (۶) عاصمؒ چار سے (۷) قالونؒ صلہ و قصر سے (مکیؒ و یزیدؒ ساتھ ہوگئے) (۸) قالونؒ ۲دو الفی سے۔

صُمٌّ سے لَا يَرْجِعُونَ تک (۱) قالونؒ (۲) قالونؒ صلہ سے (مکیؒ و یزیدؒ ہوگئے)

أَوْ كَصَيِّبٍ سے بِالْكَافِرِينَ تک (۱) قالونؒ ۲دو الفی، عدم صلہ، ناقص، عدم صلہ، قصر اور فتح سے (روحؒ ساتھ ہوگئے) (۲) ابو عمروؒ امالہ سے (رویسؒ شریک ہوگئے) (۳) قالونؒ منفصل میں بھی ۲دو الفی سے (۴) ابو عمروؒ کے دوریؒ ۲دو الفی مع امالہ سے (۵) قالونؒ صلہ و قصر سے (یزیدؒ مندرج ہوگئے) (۶) قالونؒ صلہ اور مد کی (۷) ابن کثیرؒ ہائے ضمیر کے صلہ ناقص، صلہ، قصر اور فتح سے (۸) ورشؒ پانچ الفی

عدم صلہ، ناقص، بدل کے قصر اور تقلیل سے (۹) خلادؒ فتح سے (۱۰ و ۱۱) ورشؒ
بدل کے توسط و طول سے (۱۲) خلفؒ، ادغام کامل، پانچ الفی، اور فتح سے (۱۳)
ابن عامرؒ (ابوالحارثؒ اور امام خلفؒ) تین الفی، ناقص، عدم صلہ اور فتح سے (۱۴)
کسائیؒ کے دوریؒ امالہ سے (۱۵) عاصمؒ چار الفی وغیرہ سے۔

یَکَادُ الْبَرْقُ سے مَشَوْا فِیْہِ تک (۱) قالونؒ، عدم صلہ و قصر سے۔
(البصریانؒ ہوگئے) (۲) قالونؒ ۲ذوالفی سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ہوگئی) (۳)
ورشؒ (حمزہؒ) پانچ الفی اور عدم صلہ سے (۴) شامیؒ (دوریؒ) تین الفی سے (۵)
عاصمؒ چار سے (۶) قالونؒ (مکیؒ و یزیدؒ) صلہ و قصر سے (۷) قالونؒ ۲ذوالفی سے۔

وَاِذَآ اَظْلَمَ سے قَدِیْرٌ تک (۱) قالونؒ، قصر، ترقیق، ہا کے کسرہ اور
عدم صلہ، فتح اور ذوالفی مد، اظہار، فتح، بین کے قصر سے (۲) دوریؒ محضہ سے (۳)
سوسیؒ ادغام کبیر اور محضہ سے (۴) قالونؒ (مکیؒ و یزیدؒ) قصر و صلہ وغیرہ سے (۵)
یعقوبؒ قصر، ہائے ضمیر کے ضمہ، عدم صلہ، فتح، ۲ذوالفی، اظہار، فتح، قصر سے (۶)
رویسؒ دوسری وجہ پر ادغام کبیر سے (۷) قالونؒ ۲ذوالفی اور عدم صلہ سے (۸) دوریؒ
ذوالفی پر امالہ سے (۹) قالونؒ صلہ اور ذوالفی سے (۱۰ و ۱۱) ورشؒ پانچ الفی تغلیظ
لام، کسرہ و عدم صلہ، فتح، اظہار، تقلیل، صلہ سے اور شَیْءٍ میں اول توسط
سے پھر طول سے (۱۲) حمزہؒ ترقیق لام، ہا کے ضمہ، عدم صلہ شَآءَ کے محضہ، اظہار،
فتح منفصل کے عدم سکتہ اور شَیْءٍ کے سکتہ سے (۱۳) خلادؒ شَیْءٍ کے عدم سکتہ سے
(۱۴) خلفؒ منفصل میں بھی سکتہ سے (۱۵) ہشامؒ (ابوالحارثؒ) تین الفی، ترقیق
لام، کسرہ و عدم صلہ، فتح، اظہار، فتح، قصر سے (۱۶) کسائیؒ کے دوریؒ اَبْصَارِهِمْ

کے محضہ سے (۱۷) ابن ذکوانؒ (امام خلفؒ) شآء کے محضہ اور اَبْصَارِہِمْ کے فتح سے (۱۸) عاصمؒ چار الفی، ترقیق وغیرہ سے۔ ع۲

یٰاَیُّھَا النَّاسُ سے تَتَّقُوْنَ تک (۱) قالونؒ، قصر، اظہار، عدم صلہ سے (دوریؒ وحضرمیؒ ہوگئے) (۲) قالونؒ (مکیؒ ویزیدؒ) صلہ سے (۳) سوسیؒ ادغام کبیر سے (۴) قالونؒ ۲ دو الفی اور عدم صلہ سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ہوگئی) (۵) قالونؒ صلہ سے (۶) ورشؒ (حمزہؒ) پانچ الفی سے (۷) شامیؒ اور رذیؒ تین الفی سے (۸) عاصمؒ چار سے۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تک (۱) قالونؒ اظہار، تحقیق بلانقل، ...... تفخیم، ۲ دو الفی اور عدم صلہ سے (دوریؒ وحضرمیؒ ساتھ ہوگئے)۔ (۲) قالونؒ (مکیؒ ویزیدؒ) صلہ سے (۳) شامیؒ اور رذیؒ تین الفی سے (۴) عاصمؒ چار سے (۵) خلادؒ عدم سکتہ پر پانچ الفی سے (۶) خلفؒ آل کے سکتہ، تفخیم، ادغام تام، پانچ الفی، عدم صلہ سے (۷) خلادؒ ادغام ناتمام وغیرہ سے (۸) ورشؒ نقل و حذف، ترقیق را، ادغام ناتمام، پانچ الفی سے (۹) سوسیؒ ادغام کبیر، تحقیق، تفخیم، ۲ دو الفی سے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ سے صٰدِقِیْنَ تک (۱) قالونؒ، عدم صلہ، تحقیق، ۲ دو الفی، عدم صلہ سے (دوریؒ وحضرمیؒ شریک ہوگئے) (۲) شامیؒ اور رذیؒ تین الفی سے (۳) عاصمؒ چار سے (۴) حمزہؒ پانچ سے (۵) ورشؒ ابدال، پانچ الفی و عدم صلہ سے (۶) سوسیؒ دو الفی سے (۷) قالونؒ (مکیؒ) صلہ، تحقیق، ۲ دو الفی سے (۸) ابوجعفرؒ ابدال سے

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا سے لِلْکٰفِرِیْنَ تک (۱) قالونؒ فتح سے (غیر ج ح ت

غ مندرج ہوگئے) (۲) ورشؒ تقلیل سے (۳) ابوعمروؒ (دوریؒ کسائیؒ اور رلیسؒ) محضہ سے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ سے الْاَنْهٰرُ تک (۱) قالونؒ، بدل کے قصر عدم صلہ سے سکتہ کے بغیر (غیر حرمی ف) (۲) حمزہؒ آل کے سکتہ سے (۳) ورشؒ قصر پر نقل و حذف سے (حمزہؒ شریک ہوگئے) (۴) قالونؒ (و مکیؒ و یزیدؒ) صلہ سے (۵ و ۶) ورشؒ بدل کے توسط سے پھر طول سے۔

وَلَهُمْ سے خٰلِدُوْنَ تک (۱) قالونؒ، عدم صلہ، قصر سے اور ناقص سے (بصریان ساتھ ہوگئے) (۲) قالونؒ دوسری وجہ میں دو الفی سے (دوریؒ شریک ہوگئے) (۳) ورشؒ (و خلادؒ) پانچ الفی سے (۴) خلفؒ کامل سے (۵) شامیؒ (و دوریؒ) تین الفی سے (۶) عاصمؒ چار سے (۷) قالونؒ و مکیؒ و یزیدؒ صلہ و قصر سے (۸) قالونؒ دو الفی سے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ سے فَوْقَهَا تک (۱) قالونؒ قصر و ناقص سے۔ (حق ث شریک ہوگئے) (۲) قالونؒ دو الفی سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ہوگئی) (۳) ورشؒ (و خلادؒ) پانچ الفی سے (۴) خلفؒ کامل سے (۵) شامیؒ (رلیؒ) تین الفی سے (۶) عاصمؒ چار سے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ سے مَثَلًا تک (۱) قالونؒ (بصریانؒ) بدل کے قصر، عدم صلہ اور قصر سے (۲) قالونؒ (دوریؒ) دو الفی سے (۳) ورشؒ قصر پر پانچ الفی سے (حمزہؒ مندرج ہوگئے) (۴) شامیؒ (رلیؒ) تین الفی سے (۵) عاصمؒ چار سے (۶) قالونؒ (مکیؒ و یزیدؒ) صلہ و قصر سے (۷) قالونؒ دو الفی سے (۸ و ۹) ورشؒ بدل کے توسط

پھر طول سے۔

يُضِلُّ بِهٖ سے الْفٰسِقِيْنَ تک (۱) قالونؒ تفخیم را، ادغام ناتمام، اور قصر سے (حقؒ و یزیدؒ ساتھ ہوگئے) (۲) قالونؒ دو الفی سے (دوریؒ کی دوسری وجہ ہوگئی) (۳) شامیؒ (دوریؒ) تین الفی سے (۴) عاصمؒ چار سے (۵) خلادؒ پانچ الفی سے (۶) خلفؒ کامل وطول سے (۷) ورشؒ ترقیق را، ناقص اور طول سے۔

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ سے الْخٰسِرُوْنَ تک (۱) قالونؒ، قصر، ناقص ترقیق، عدم سکتہ، دو الفی اور را کی تفخیم سے (حقؒ و ابوجعفرؒ شریک ہوگئے) (۲) قالونؒ (دوریؒ) دوسری وجہ میں دو الفی سے (۳) ورشؒ پانچ الفی، ناقص، تغلیظ، نقل و حذف اور ترقیق را سے (۴ و ۵) خلادؒ ترقیق لام، پانچ الفی اور تفخیم را سے اور آلْ میں اول سکتہ پھر عدم سکتہ سے (۶) خلفؒ، کامل، ترقیق لام، سکتہ، تفخیم را سے (۷) شامیؒ (رویؒ) تین الفی سے (۸) عاصمؒ چار سے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ سے تُرْجَعُوْنَ تک (۱) قالونؒ، عدم صلہ، فتح اور ہا ضمیر کے بھی عدم صلہ سے (مازنیؒ، شامیؒ، عاصمؒ، فتیؒ مندرج ہوگئے) (۲) حضرمیؒ تَرْجِعُوْنَ میں تا کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے (۳) کسائیؒ امالہ محضہ سے (۴) خلفؒ دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے سکتہ سے (۵) قالونؒ (یزیدؒ) صلہ و قصر، فتح، عدم صلہ سے (۶) مکیؒ ہائے ضمیر کے بھی صلہ سے (۷) قالونؒ دو الفی سے (۸ و ۹) ورشؒ صلہ اور پانچ الفی سے اور یائی میں اول فتح پھر تقلیل سے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ سے عَلِيْمٌ تک (۱) قالونؒ (مازنیؒ) عدم صلہ، عدم سکتہ مع التحقیق، قصر اور متصل میں دو الفی، فتح، ناقص اور وَهُوَ سے (۲)

یعقوبؔ وَہُوَ سے (۳) قالونؔ (دوریؔ) ذوالفی اور وَہُوَ سے (۴) شامیؔ تین الفی، فتح، ناقص، وَہُوَ سے (۵) عاصمؔ چار الفی سے (٦) خلادؔ آلْ اور شَیْءٌ کے عدم سکتہ پر محضہ اور طول اور ناقص سے (۷) کسائیؔ محضہ اور تین الفی، ناقص اور وَہُوَ سے (۸) امام خلفؔ وَہُوَ سے (۹) خلفؔ آلْ اور شَیْءٌ کے سکتہ، محضہ، پانچ الفی، کامل، وَہُوَ سے (۱۰) خلاد ناقص سے (۱۱ تا ۱۴) ورشؔ نقل وحذف، طول اور وَہُوَ سے اور اپنی چار وجوہ میں سے اول فتح وتوسط پھر فتح وطول، پھر تقلیل وتوسط اور تقلیل وطول سے (۱۵) قالونؔ (یزیدؔ) صلہ، قصر اور وَہُوَ سے (۱٦) مکیؔ وَہُوَ سے (۱۷) قالونؔ ذوالفی سے۔ ع

ع ۳ / ۳

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ سے الدِّمَآءَ تک (۱) قالونؔ، اظہار، ذوالفی، عدم سکتہ، منفصل کے قصر، ناقص سے (مکیؔ، دوریؔ، یزیدؔ وحضرمیؔ شریک ہوگئے) (۲) قالونؔ (دوریؔ) ذوالفی سے (۳) ورشؔ، طول، نقل وحذف، ناقص سے (۴) تا (٦) خلفؔ آلْ کے سکتہ، طول، کامل سے اور الدِّمَآءَ میں وقفاً ابدال والی تینوں وجوہ سے (۷ تا ۹) خلادؔ سکتہ پر ناقص اور وقفی تینوں وجوہ سے (۱۰ تا ۱۲) خلادؔ آلْ کے عدم سکتہ پر تینوں وجہوں سے (۱۳ تا ۱۵) ہشامؔ تین الفی، عدم سکتہ، ناقص اور الدِّمَآ کی تینوں وجوہ سے (۱٦) ابن ذکوانؔ الدِّمَآءَ میں تحقیق، تین الفی سے (رویؔ ساتھ ہوگئے) (۱۷) عاصمؔ چار الفی سے (۱۸ تا ۲۰) سوسیؔ ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے۔ نیز ذوالفی، عدم سکتہ اور منفصل کے قصر سے۔

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تک (۱) قالونؔ، اظہار، یاء اضافت کے فتحہ سے (ورشؔ، مکیؔ، دوریؔ، ابوجعفرؔ ساتھ ہوگئے) (۲) شامیؔ اور رویؔ یاء اضافت

کے سکون اور مین الفی سے (۳) عاصمؒ چار سے (۴) حمزہؒ پانچ سے (۵) یعقوبؒ قصر سے (۶و۷) سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی دونوں وجوہ (سکون و روم) سے۔

وَعَلَّمَ سے صٰدِقِیْنَ تک (۱و۲) قالونؒ، بدل کے قصر، عدم سکتہ، دو[2] الفی، عدم صلہ اور منفصل کے قصر اور پہلے ہمزہ کی تسہیل اور اس سے پہلے الف میں مد و قصر دونوں سے (۳و۴) ابوعمروؒ پہلے[1] ہمزہ کے حذف اور اس سے پہلے الف میں اول قصر پھر مد سے (۵) رویسؒ دوسرے ہمزہ کی تسہیل سے (۶) روحؒ دونوں کی

---

[1] کیونکہ یہ تخفیف میں شریک ہیں ۱۲ منہ [2] اگر اور باریک بینی سے کام لیا جائے اور تھوڑے سے تھوڑے فرق کا بھی لحاظ کیا جائے تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (۱) قالونؒ ہا کے قصر اور لا کے دو الفی اور ہمزہ کی تسہیل سے (۲) رویسؒ دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے۔ کیونکہ دو الفی اور ہمزہ کے بقا کی وجہ سے ابوعمروؒ کی نسبت یہ قالونؒ کے زیادہ قریب ہیں (۳) روحؒ دوسرے کی بھی تحقیق سے (۴) ابوعمروؒ لا کے دو الفی ہی پر پہلے ہمزہ کے حذف سے (۵) قالونؒ لا کے قصر اور پہلے ہمزہ کی تسہیل سے (۶) ابوعمروؒ پہلے کے حذف سے (۷) قالونؒ ہا اور لا کے دو الفی اور پہلے کی تسہیل سے (۸) دوریؒ دونوں کے دو الفی پر پہلے کے حذف سے (۹) قالونؒ لا کے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (۱۰) قالونؒ صلہ و ہا کے قصر ہٰٓؤُلَآءِ کے دو الفی اور پہلے ہمزہ کی تسہیل سے۔ (بزیؒ مندرج ہوگئے) (۱۱و۱۲) قنبلؒ ہٰٓؤُلَآءِ کے دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل و ابدال سے (۱۳) قالونؒ ہٰٓؤُلَآءِ کے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (بزیؒ ساتھ ہوگئے) آگے نمبرات کی ترتیب بعینہٖ پہلے کی طرح ہے ۱۲ منہ

تحقیق سے (۷و۸) قالونؒ منفصل میں دو الفی اور پہلے ہمزہ کی تسہیل سے اور مد قصر سے (۹) دوریؒ پہلے ہمزہ کے حذف اور صرف مد سے (۱۰و۱۱) قالونؒ صلہ اور منفصل کے قصر اور تسہیل سے مد و قصر کے ساتھ (بزیؒ شریک ہو گئے) (۱۲و۱۳) قنبلؒ دوسرے ہمزہ کی اول تسہیل سے پھر ابدال سے (۱۴و۱۵) قالونؒ دو الفی پر تسہیل اور مد قصر سے (۱۶) ابوجعفرؒ أَتُنَبِّئُونِي اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل سے (۱۷) شامیؒ تین الفی اور دونوں کی تحقیق سے (رذیؒ ساتھ ہو گئے) (۱۸) عاصمؒ چار الفی اور تحقیق سے (۱۹) خلادؒ عدم سکتہ پر پانچ الفی اور دونوں کی تحقیق سے (۲۰) حمزہؒ سکتہ، پانچ الفی اور تحقیق سے (۲۱ تا ۲۳) ورشؒ بدل کے قصر پر نقل اور هَٰٓؤُلَآءِ إِن کی تینوں وجوہ سے (اور وہ دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور یائے ساکنہ، یائے مکسورہ کو ابدال ہیں) (۲۴ تا ۲۹) ورشؒ بدل کے توسط و طول پر بھی انہی تین تین وجہوں سے۔

تنبیہ گو صاحب نشر اور ان کی اتباع میں پانی پت کے عام شیوخ قالونؒ کے لیے ۂ کے دو الفی کے ساتھ لا کے قصر کو ضعیف کہتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اتحاف البریہ میں ہے ؎

وَفِي هٰؤُلَا إِنْ تَدُّ حَامَ قَصْرِهَا ؛ تَلَاهُ لَهُ أَمْنَعُ مُسْقِطًا لَا مُسَهِّلَا

تفصیل عنایات رحمانی ج ۱ ص ۲۴۳ پر دیکھیے۔

قَالُوا سُبْحَٰنَكَ سے الْحَكِيمُ تک (۱) قالونؒ قصر سے (حقؒ و ابوجعفرؒ ساتھ ہو گئے) (۲) قالونؒ و دوریؒ دو الفی سے (۳) ورشؒ و حمزہؒ طول سے (۴) شامیؒ و رذیؒ تین الفی سے (۵) عاصمؒ چار الفی سے۔

قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ سے بِأَسْمَآئِهِمْ تک (۱) قالونؒ قصر تحقیق، عدم صلہ

رحمًا مندرج ہوگئے) (۲) قالونؒ صلہ سے (مکیؒ ویزیدؒ ہوگئے) (۳) قالونؒ و دوریؒ ذوالفی، عدم صلہ سے (۴) قالونؒ صلہ سے (۵) ورشؒ منفصل و متصل کے طول، بدل کے قصر سے (۶ تا ۹) حمزہؒ بِاَسْمَآئِهِمْ کی وقفی چاروں وجوہ سے یعنی پہلے ہمزہ کی تحقیق و ابدال بیائے مفتوحہ میں سے ہر ایک پر دوسرے میں ذو ذو تسہیل مدّ و قصر کے ساتھ) (۱۰ و ۱۱) ورشؒ بدل کے توسط سے پھر طول سے (۱۲) شامیؒ و روؒیؒ تین الفی سے (۱۳) عاصمؒ چار سے۔

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ سے تَكْتُمُوْنَ تک (۱) قالونؒ و دوریؒ قصر، عدم صلہ، ذوالفی، عدم سکتہ، یاء اضافت کے فتحہ، اور اظہار سے (۲ و ۳) سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی دونوں وجوہ سے (۴) یعقوبؒ یاء اضافت کے سکون سے (۵) قالونؒ (مکیؒ ویزیدؒ بھی) صلہ و قصر و فتحہ سے (۶) قالونؒ و دوریؒ ذوالفی اور عدم صلہ سے (۷) قالونؒ صلہ سے (۸) ورشؒ طول، عدم صلہ، نقل و حذف، صلہ، فتحہ و اظہار سے (۹) حمزہؒ تحقیق و عدم سکتہ اور اَلْ کے سکتہ سے (۱۰) خلادؒ دوسری وجہ میں اَلْ کے عدم سکتہ سے (۱۱) خلفؒ دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے بھی سکتہ سے (۱۲) شامیؒ و روؒیؒ تین الفی سے (۱۳) عاصمؒ چار سے۔

وَاِذْ قُلْنَا سے الْكٰفِرِيْنَ تک (۱) قالونؒ ذوالفی، تا کے کسرہ بدل اور منفصل دونوں کے قصر الْكٰفِرِيْنَ کے کاف کے فتحہ سے (مکیؒ و روحؒ شریک ہوگئے) (۲) ابوعمروؒ و رویسؒ الْكٰفِرِيْنَ کے محضہ سے (۳) قالونؒ ذوالفی سے (۴) دوریؒ محضہ سے (۵) ابوجعفرؒ لِلْمَلٰٓئِكَةُ کی تا کے ضمہ سے (۶) ورشؒ طول، بدل کے قصر اور یائی کے فتح اور الْكٰفِرِيْنَ کی تقلیل سے (۷) حمزہؒ یائی کے

محضہ اور کاف کے فتح سے (۸ تا ۱۰) ورشؒ تین وجوہ سے یعنی بدل کے توسط پر یائی کی تقلیل سے پھر طول پر یائی کی دونوں سے (۱۱) شامیؒ تین الفی اور فتح سے۔ (۱۲) ابوالحارثؒ و امام خلفؒ یائی کے محضہ، کاف کے فتح سے (۱۳) کسائیؒ کے دوریؒ کاف کے بھی محضہ سے (۱۴) عاصمؒ چار الفی سے۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ سے الظّٰلِمِيْنَ تک (۱) قالونؒ، قصر، عدم سکتہ، اظہار و تحقیق سے (مکیؒ، دوریؒ، یعقوبؒ ساتھ ہو گئے) (۲) یزیدؒ ابدال سے (۳ تا ۹) سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی ساتوں وجوہ سے (۱۰) قالونؒ (دوریؒ) ذوالفی سے (۱۱) ورشؒ طول اور بدل کے قصر، نقل و حذف، اظہار و تحقیق سے (۱۲) حمزہؒ تحقیق و عدم سکتہ سے (۱۳) خلفؒ ساکن منفصل کے سکتہ سے (۱۴ و ۱۵) ورشؒ بدل کے توسط سے پھر طول سے (۱۶) شامیؒ (رویؒ) تین الفی سے (۱۷) عاصمؒ چار

فَاَزَلَّهُمَا سے اِلٰى حِيْنٍ تک (۱) قالونؒ فَاَزَلَّهُمَا میں تشدید لام و حذف الف، عدم صلہ سے (حمزہؒ، شامیؒ، عاصمؒ، رویؒ ہو گئے) (۲) ورشؒ نقل و حذف سے (۳) قالونؒ (یزیدؒ) صلہ سے (۴) مکیؒ ہاء کنایہ کے بھی صلہ سے۔ (۵ و ۶) خلفؒ فَاَزَلَهُمَا میں لام کی تخفیف اور زیادتی الف، عدم صلہ، کامل اَلْ کے سکتہ سے اور منفصل میں اول عدم سکتہ سے پھر سکتہ سے (۷ و ۸) خلادؒ ناقص، اور اَلْ کی دونوں وجوہ سے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ سے الرَّحِيْمُ تک (۱) قالونؒ قصر و فتح، اظہار و رفع اٰدَمُ نصب و عدم صلہ سے (دوریؒ، یزیدؒ و حضرمیؒ ساتھ ہو گئے) (۲) مکیؒ اٰدَمَ کے نصب اور کَلِمٰتٌ کے رفع اور صلہ سے (۳ و ۴) سوسیؒ ادغام کبیر اور اس کی دونوں

دجھوں یعنی اسکان وروم سے (۵) قالونؒ (دوریؒ) ذوالفی سے (۶و۷) ورشؒ طول وفتح کے
اور بدل کے اول قصر سے پھر طول سے (۸) شامیؒ تین الفی سے (۹) عاصمؒ چار سے (۱۰و۱۱)
ورشؒ یائی کی تقلیل اور بدل کے اول توسط پھر طول سے (۱۲) حمزہؒ طول ومحضہ سے (۱۳)
رویؒ تین الفی اور محضہ سے۔

قُلْنَا اهْبِطُوا سے یَحْزَنُونَ تک (۱) قالونؒ تحقیق، عدم صلہ فتح، رفع
عَلَيْهِمْ کی ہا کے کسرہ سے (دوریؒ، شامیؒ، عاصمؒ، ابوالحارثؒ اور امام خلفؒ ساتھ ہو
گئے) (۲) حمزہؒ ہا کے ضمہ سے (۳) یعقوبؒ خَوْفٌ کے فتحہ اور ہا کے ضمہ سے (۴) کسائیؒ
کے دوریؒ هُدَايَ کے محضہ سے (۵) قالونؒ (مکیؒ) صلہ سے (۶) ورشؒ ابدال، عدم صلہ،
فتح سے (سوسیؒ مندرج ہو گئے) (۷) ورشؒ تقلیل سے (۸) ابوجعفرؒ صلہ سے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا سے خَٰلِدُونَ تک (۱) قالونؒ، قصر، ذوالفی، فتح، عدم
صلہ سے (حضرمیؒ ساتھ ہو گئے) (۲) قالونؒ (مکیؒ و یزیدؒ) صلہ سے (۳) ابوعمروؒ امالہ سے
(۴و۵) قالونؒ ذوالفی سے اور پہلے عدم صلہ سے پھر صلہ سے (۶) دوریؒ ذوالفی پر محضہ
سے (۷) ورشؒ بدل کے قصر پر طول اور تقلیل سے (۸) حمزہؒ فتح سے (۹) شامیؒ (ابو
الحارثؒ اور امام خلفؒ) تین الفی اور فتح سے (۱۰) کسائیؒ کے دوریؒ محضہ سے (۱۱) عاصمؒ
چار الفی سے (۱۲و۱۳) ورشؒ بدل کے توسط سے پھر طول سے۔ ع ۲

ہدایت

اب آگے اختلافات کی تفصیل نہ ہوگی صرف نمبر وار قراء اور رواۃ کا ذکر آئے گا اور نصف
پارہ تک تو مندرجین کا ذکر بھی آئے گا، اس کے بعد صرف اصل نمبرات کے درج کیے جانے
پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔ فافہم محصلا

يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ سے فَارْهَبُونِ تک (۱) ب (ح) (۲) ظ (۳) ب (د) (۴و۵)

ش(۹) ب(ط)(۷) ب(۸) ج(ن)(۹ و ۱۰) ج(۱۱) لث(روی)(۱۲) ن ۔

وَاٰمِنُوْا سے فَاتَّقُوْنِ تک (۱) ب(ح)(۲) ظ(۳) ب(وش)(۴) ب(ط)(۵) ب(۶) ج(ق)(۷) ض(۸) ک(روی)(۹) ن(۱۰ و ۱۱) ج ۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ سے تَعْلَمُوْنَ تک (۱) ب غیر بے وجہ دش (۲) ب (ذش)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ سے الرّٰكِعِيْنَ تک (۱) ب (غیر ج) (۲ تا ۳) ج ۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ تک (۱) ب (غیر جری ی) (۲) ب (ذ) (۳) ج (ی) (۴) ش ۔

وَاسْتَعِيْنُوْا سے الْخٰشِعِيْنَ (۱) ب (غیر ج) (برض بوجہ) (۲) ض (۳) ج ۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ سے رٰجِعُوْنَ تک (۱) ب (غیر جری ض) (۲) ض (۳) ج (۴) ب (ش) (۵) و (۶) ب ۔ ع

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ سے الْعٰلَمِيْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) ب (و) (۳ و ۴) ش (۵) ب (ط) (۶) ب (۷) ج (ف) (۸) ک (روی) (۹) ن ۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا سے وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ تک (۱) ب (کن روی اور ق بوجہ) (۲) ب (۳) ش (۴ و ۵) ط (ظ) (۶) ی (۷ و ۸) ج (۹) ض (۱۰) ق ۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ سے نِسَآءَكُمْ تک (۱) ب (طظ) (۲ تا ۴) ی (۵) ک (روی) (۶) ن (۷ و ۸) ش (۹ و ۱۰) ض (۱۱ تا ۱۳) ج (۱۴) ب (دش) ۔

وَفِيْ ذٰلِكُمْ سے عَظِيْمٌ تک (۱) ب (حما) (۲) ج (فش) (۳) ک (روی) (۴) ن (۵) ب (دش) ۔

وَاِذْ فَرَقْنَا سے تَنْظُرُوْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) ب (ط) (۳) ج (فش) (۴ و ۵)

ج(۶) ک (رؤی) (۷) ن (۸) ب (دش) (۹) ب۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا سے ظٰلِمُوْنَ تک (۱و۲) ب (۳) د (۴) ز ۵ ب (۶) ج (۷) ک

(۸) ص (۹) ع (۱۰) ج (۱۱) ف (۱۲) ر (۱۳) ح (۱۴) ط (۱۵) ث (۱۶) ش (۱۷) غ۔

ثُمَّ عَفَوْنَا سے تَشْكُرُوْنَ تک (۱) ب (غیر بوجہ) (ی ش) ۲ (۳) ی (۴)

ب (دش)

وَاِذْ اٰتَيْنَا سے تَهْتَدُوْنَ تک (۱) ب (غیر ری ادرش بوجہ) (۲) ب (دش)

(۳) ض (۴) (۵ تا ۶) ج۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى سے مُسْتَقِيْم تک (۱) ب (ظ) (۲) ب (۳) ک

(۴) ن (۵) ج (۶) ب (دش) ب (۸) ج (۹) ج (۱۰ تا ۱۲) ط (۱۳) ف (۱۴) س (۱۵)

ت (۱۶) ض۔

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ سے الرَّحِيْمُ تک (۱) ب (ک ن ق س ظ) (۲) ض (۳ و ۴) ط (۵)

(۶) ی (۷) ت (۸) ج (۹) ب (دش) (۱۰) ب۔

وَاِذْ قُلْتُمْ سے تَنْظُرُوْنَ تک (۱) ب (ک ن ظ) ۲ (۳) ج (۴ تا ۶) ی (۷)

ط (۸) ف (رؤی) (۹) ب (د) (۱۰) ش۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ سے تَشْكُرُوْنَ تک (۱) ب (غیر بوجہ ش) (۲) ب (دش)

وَظَلَّلْنَا سے يَظْلِمُوْنَ تک (۱) ب (ق) (۲) ب (۳) ک (۴) ن (۵) ب

(دش) (۶) ب (۷) ج (۸) ط (۹) ف (۱۰) ر (۱۱) (۱۲) ج۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا سے الْمُحْسِنِيْنَ تک (۱) ب ج بوجہ (۲) ج (۳) ط (۴)

ق ظ (۵) ر (۶) ک (۷) ض (۸) ب (۹) ر (۱۰) ش (۱۱ تا ۱۷) ی۔

ط اظہار سے (ن ق ظ ...) ... شاطبی کی ... ترتیب ... (۹)

ط استکارس سے (۱۰) ط سکون سے (ی) (۱۱ تا ۱۲) ط ... سہو ...۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ سے يَفْسُقُوْنَ تک (۱) ب (طش) (۲) م (و) (۳) ن (۴)
ف (۵) ب (د) (۶ تا ۸) ی (۹) ل (ر) (۱۰) غ (۱۱) ث (۱۲) ج — ع

وَاِذِ اسْتَسْقٰى سے عَيْنًا تک (۱) ب (غیر ج بوجہ ح شفا) (۲) ح (۳) ج (۴)
ف (رذی)

قَدْ عَلِمَ سے مُفْسِدِيْنَ تک (۱) ب (غیر حرمی ف) (۲) ف (۳) ج (۴) ب
(دش)

وَاِذْ قُلْتُمْ سے وَبَصَلِهَا تک (۱) ب (ظ) (۲) ک (۳) ن (۴ و ۵) ج (۶) ح (۷) ض
(۸ و ۹) ق (۱۰) ر (د) (۱۱) ب (دش)

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ سے سَاَلْتُمْ تک (۱) ب (حماک ن) (۲) ب (دش) (۳)
(۴) ج (۵) ف (۶) ر (د)

وَضُرِبَتْ سے مِنَ اللّٰهِ تک (۱) ب (دش) (۲ تا ۴) ج (۵) ک (۶) ن (۷) ح (۸)
ث (۹) ر (د) (۱۰) ظ ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ سے يَعْتَدُوْنَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ح (کنز ظ) (۴ و ۵) ج (۶)
ب (۷) د (ث) — ع

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تک (۱) ب (۲) ب (ش) (۳) ب
(۴ و ۵) ک (ن) (۶) ظ (۷) ج (۸) ح (رذی) (۹) ق (۱۰) ف (۱۱) ض (۱۲ و ۱۳) ج —

وَاِذْ اَخَذْنَا سے تَتَّقُوْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) ب (ظ) (۳) ک (رذی) (۴) ن
(۵) ض (۶) ق (۷) ب (ش) (۸) د (۹) ب (۱۰) ض (۱۱ تا ۱۳) ج ۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ سے الْخٰسِرِيْنَ تک (۱) ب (غیر ب دی ث) (۲ و ۳) ی (۴) ب (دش)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ سے خٰسِئِیْنَ تک (۱) ب حاشیہ ک ن رذی (۲ و ۳) ف (۴ تا ۶) ج (۷) ب (د) (۸) ث ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی سے هُزُوًا تک (۱) ب (ظ) (۲) ب (د) (۳) ث (۴ و ۵) ب (۶) ج (۷) ک (۸) ص (۹) ع (۱۰) ج (۱۱ و ۱۲) b (۱۳) ی (۱۴ و ۱۵) b (۱۶ و ۱۷) ف (۱۸ و ۱۹) ض (۲۰) ر (۲۱) و ۔

قَالَ اَعُوْذُ سے الْجٰهِلِیْنَ تک (۱) ب (غیر ج ادض بوجہ) (۲) ض (۳) ج ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا سے تُؤْمَرُوْنَ تک (۱) ب (غیر ج ی ف ث) (۲) ی (ق ث) (۳) ج (۴) ض ۔

دوسرے قَالُوا ادْعُ لَنَا سے النّٰظِرِیْنَ تک (۱) ب (حق ث) (۲) ج (ف) (۳) ک (رذی) (۴) ن ۔

وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ (۱) ب (حق ث) (۲) ب (b) (۳) ج (۴) ف (۵) ل (ر) (۶) م (و) (۷) ن ۔

قَالَ اِنَّهٗ سے الْحَرْثَ تک (۱) ب (غیر ج ف) (۲) ف (۳) ج ۔

قَالُوا الْـٰٔنَ سے یَفْعَلُوْنَ تک (۱) ب (غیر ج ی ف ث) (۲) ی (ذ) (۳) ف (۴) ج (۵) خ (۶ و ۷) ج ۔ ع

وَاِذْ قَتَلْتُمْ سے تَكْتُمُوْنَ تک (۱) ب (غیر ب بوجہ دی ث) (۲) ی (۳) ب (د) (۴) ث ۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ سے تَعْقِلُوْنَ تک (۱) ب (ک ن ظ) (۲) ب (ث) (۳) ب (۴ تا ۷) ج (۸) ح (۹) ف (رذی) (۱۰) ض (۱۱) ر ۔

ع

ثُمَّ قَسَتْ سے الْاَنْهٰرُ تک (۱) ب (ط ر) (۲) ج (۳) ک (ن ظ و اورق بوجہ) (۴)
(۵) ق (۶ تا ۹) ض (۱۰ و ۱۱) ی (۱۲) ب (ش) (۱۳) د۔

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ سے تَعْمَلُوْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) د (۳) ش (۴) ج (ف)
(۵) ک (ردی) (۶) ن

اَفَتَطْمَعُوْنَ سے يَعْلَمُوْنَ تک (۱) ب (غیر حرمی ض) (۲) ب (۳) د (۴) ج (ی)
(۵) ث (۶) ض۔

وَاِذَا لَقُوْا سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) ب (دش) (۳) ب (ط) (۴) ب
(۵) ج (۶) ف (۷) ض (۸) ک (ردی) (۹) ن (۱۰ و ۱۱) ج۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ سے يُعْلِنُوْنَ تک (۱) ب (غیر ج ی) (۲) ج (۳ و ۴) ی۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ سے يَظُنُّوْنَ تک (۱) ب (حما) (۲) ب (ط) (۳) ک (ردی) (۴) ن
(۵) ف (۶) ض (۷) ب (د) (۸) ث (۹) ب (۱۰) ج۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ سے ثَمَنًا قَلِيْلًا تک (۱) ب (غیر ب بوجہ دی ش ظ) (۲) ب (دش)
(۳) ظ (۴) ی (۵) غ (۶) ی (۷) غ (۸) ی (۹) غ

فَوَيْلٌ لَّهُمْ سے يَكْسِبُوْنَ تک (۱) ب (غیر حرمی ظ اور ض بوجہ) (۲) ظ (۳) ض،
(۴) ج (۵) ب (دش)

وَقَالُوْا سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تک (۱) ب (ح ش) (۲) ب (ش) (۳) د (۴) غ (۵) ب
(ط) (۶) ب (۷) ج (۸) ض (۹) ق (۱۰) ض (۱۱) ک (ردی) (۱۲) ض (۱۳) ع۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سے خٰلِدُوْنَ تک (۱) ب (۲) ب (ث) (۳) د (۴) ظ (۵) ح (۶) د
(۷) ج (۸) ک (۹) ن (۱۰ و ۱۱) ج (۱۲) ض (۱۳) ق (۱۴) س (د) (۱۵) ث

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے خٰلِدُوْنَ تک (۱) ب (۲) ب (۳) ج (۴)
ک (۵) ن (۶ و ۷) ج — ع

ع ۹

وَاِذْ اَخَذْنَا سے الزَّكٰوةَ تک (۱) ب (۲) ط (۳) ط (۴) د (۵ تا ۷) ی (۸ و ۹) ش
(۱۰) ب (۱۱) ط (۱۲) ک (۱۳) و (۱۴) ر (۱۵) ن (۱۶) ض (۱۷) ق (۱۸) ض (۱۹ تا ۲۲) ج۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ سے مُّعْرِضُوْنَ تک (۱) ب (۲) ض (۳ و ۴) ب (۵) ج

وَاِذْ اَخَذْنَا سے تَشْهَدُوْنَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ث (۵) ن (۶)
ن (۷) ب (۸) ض (۹) ج۔

ثُمَّ اَنْتُمْ سے وَالْعُدْوَانِ تک (۱) ب (۲) ط (۳) ج (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷)
(۸) ق (۹) ک (۱۰) س (۱۱) ث (۱۲) ن (۱۳ و ۱۴) ب

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ سے بِبَعْضٍ تک (۱) ب (۲) ن (۳) ک (۴) ط (۵) و (۶) ر (۷) ق
(۸) ب (۹) د (۱۰) ب (۱۱) ج (۱۲) ث (۱۳) ی (۱۴ و ۱۵) ع۔

فَمَا جَزَآءُ سے تَعْمَلُوْنَ تک (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) ط (۵) ب (۶) ث (۷) ب
(۸ و ۹) ج (۱۰) ق (۱۱ و ۱۲) ض (۱۳) ک (۱۴) ر (۱۵) و (۱۶) ص (۱۷) ع۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سے وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ تک (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴ تا ۷) ج
(۸) ف (۹) ق (۱۰) ک (۱۱) ر (۱۲) ن — غ

ع ۱۰

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا سے الْقُدُسِ تک (۱) ب (۲) و (۳) ض (۴ تا ۶) ج۔

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ سے تَقْتُلُوْنَ تک (۱ تا ۴) ب (۵ و ۶) ج (۷) ل (۸) ر (۹) ن
(۱۰) م (۱۱) و (۱۲) ش۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا سے يُؤْمِنُوْنَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ب (۴) ث۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ سے کَفَرُوْا تک (۱و۲) ب (۳) ج (۴) ل (۵) ن (۶) م (۷) ف

فَلَمَّا جَآءَهُمْ سے الْكٰفِرِيْنَ تک (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴) ج (۵) ل (۶) ت (۷) ن (۸) م (۹) ف ۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا سے عِبَادِهٖ تک (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) د (۵) ب (۶) ط (۷) ب (۸) ک (۹) ن (۱۰) ض (۱۱) ق (۱۲) ض (۱۳) ج (۱۴) ی (۱۵) ث ۔

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ سے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ تک (۱) ب (۲) ح (۳) ج (۴) ق (۵) ض (۶و۷) ج (۸) ک (۹) ت (۱۰) ن ۔

وَاِذَا قِيْلَ سے مَعَهُمْ تک (۱) ب (۲) ش (۳) ب (۴) م (۵) ن (۶) ف (۷) ض (۸) ب (۹) د (۱۰) ث (۱۱) ب (۱۲ تا ۱۴) ج (۱۵ تا ۱۷) ی (۱۸) ل (۱۹) ر (۲۰) غ ۔

قُلْ فَلِمَ سے مُّؤْمِنِيْنَ تک (۱و۲) ب (۳) ج (۴) د (۵) ث (۶) ط (۷) ی (۸) ک (۹) ن (۱۰) ث ۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ سے ظٰلِمُوْنَ تک (۱) ب (۲) غ (۳) ب (۴) د (۵و۶) ج (۷) ص (۸) ع (۹) م (۱۰) ط (۱۱ تا ۱۴) ی (۱۵) ل (۱۶) ر (۱۷) ف (۱۸) و ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا سے وَاسْمَعُوْا تک (۱و۲) ب (۳) ک (۴) ن (۵) ض (۶) ق (۷و۸) ب (۹) ض (۱۰ تا ۱۲) ج ۔

قَالُوْا سَمِعْنَا سے بِكُفْرِهِمْ تک (۱) ب (۲) ح (۳) ف

قُلْ بِئْسَمَا سے مُّؤْمِنِيْنَ تک (۱و۲) ب (۳) ک (۴) ن (۵) ف (۶) ض (۷و۸) ب (۹ تا ۱۲) ط (۱۳ تا ۱۵) ج (۱۶) ث (۱۷) ی ۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ سے صٰدِقِيْنَ تک (۱و۲) ب (۳) ط (۴) ف (۵) ض (۶ تا ۸) ج ۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ سے بِالظّٰلِمِيْنَ تک (١و٢) ب (٣) ط (٤) ج (٥) د (٦و٧) ض ۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ سے اَشْرَكُوْا تک (١) ب (٢) ض (٣) ط (٤) ض (٥و٦) ب (٧) ج

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ سے يَعْمَلُوْنَ تک (١) ب (٢) ط (٣) ج (٤) ض (٥) ب ـ ع ١١/١١ — ع ١١/١١

قُلْ مَنْ كَانَ سے لِلْمُؤْمِنِيْنَ تک (١) ب (٢) ش (٣) ج (٤) ط (٥) ی (٦)
(٧) ص (٨) ض (٩) ق (١٠) ر ۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا سے لِلْكٰفِرِيْنَ تک (١) ب (٢) ح (٣) ش (٤) د (٥) ج (٦)
ف (٧) ک (٨) س (٩) ث (١٠) ص (١١) ع ۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا سے الْفٰسِقُوْنَ تک (١و٢) ب (٣) ک (٤) ن (٥) ض (٦) ق
(٧) ض (٨ تا ١٠) ج ۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا سے لَا يُؤْمِنُوْنَ تک (١) ب (٢) ی (٣) ض (٤) ج (٥) ب (٦) ش

وَلَمَّا جَآءَهُمْ سے لَا يَعْلَمُوْنَ تک (١و٢) ب (٣ تا ٥) ج (٦) ل (٧) ن (٨) م (٩) ف

وَاتَّبَعُوْا سے وَمَارُوْتَ تک (١و٢) ب (٣) ن (٤) ج (٥) ک (٦) ف ۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ سے وَزَوْجِهٖ تک (١و٢) ب (٣) ک (٤) ن (٥) ف (٦) ض (٧) ج

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک (١) ب (٢) ض (٣) ج (٤) ب ۔

وَيَتَعَلَّمُوْنَ سے خَلَاقٍ تک (١) ب (٢ تا ٤) ج (٥) ح (٦) ف (٧) ب (٨) ش (٩) د

وَلَبِئْسَ سے يَعْلَمُوْنَ تک (١ تا ٤) ب (٥) ک (٦) ن (٧) ف (٨) ج (٩) ی (١٠) ش ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ سے يَعْلَمُوْنَ تک (١ تا ٣) ب (٤) ض (٥ تا ٧) ج ـ ع ١٢/١٢ — ع ١٢/١٢

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک (١) ب (٢) ح (٣) ب (٤) ط (٥)
ج (٦) ف (٧) ض (٨) ث (٩و١٠) ج (١١) ک (١٢) ث (١٣) ن ۔

مَا یَوَدُّ سے مِنْ رَّبِّکُمْ تک (۱و۲) ب (۳) ث (۴) د (۵) ح (۶و۷) ض (۸) ج ۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ سے الْعَظِیْمِ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ن (۵) ض ۔

مَا نَنْسَخْ سے قَدِیْرٌ تک (۱و۲) ب (۳) ن (۴) ف (۵) ق (۶) ر (۷) ش (۸) د (۹) ط (۱۰) ی (۱۱) ض (۱۲ تا ۱۵) ج (۱۶) ک ۔

اَلَمْ تَعْلَمْ سے وَّلَا نَصِیْرٍ تک (۱و۲) ب (۳) ض (۴) ق (۵) ض (۶) ج ۔

اَمْ تُرِیْدُوْنَ سے السَّبِیْلِ تک (۱) ب (۲) ن (۳) ک (۴ تا ۷) ج (۸) ح (۹) ض (۱۰و۱۱) ق (۱۲) ر (۱۳) ب ۔

وَدَّ کَثِیْرٌ سے الْحَقُّ تک (۱) ب (۲) ی (۳) ب (۴) ض (۵ تا ۷) ج ۔

فَاعْفُوْا سے قَدِیْرٌ تک (۱و۲) ب (۳) ک (۴) ن (۵) ف (۶) ق (۷و۸) ج (۹) ی

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ سے بَصِیْرٌ تک (۱و۲) ب (۳) د (۴) ش (۵ تا ۷) ج ۔

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ سے صٰدِقِیْنَ تک (۱ تا ۳) ب (۴) ش (۵) ح (۶) ج (۷و۸) ض

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ سے وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ تک (۱ تا ۴) ب (۵) د (۶) ظ (۷) ک (۸) ن (۹و۱۰) ج (۱۱) ف (۱۲) و (۱۳) ر (۱۴) ض ــ ع ۱۳/۱۳

وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ سے الْکِتٰبَ تک (۱و۲) ب (۳و۴) ج (۵) ح (۶) ض (۷) ق ۔

کَذٰلِکَ سے یَخْتَلِفُوْنَ تک (۱و۲) ب (۳) د (۴و۵) ی ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ سے خَرَابِھَا تک (۱) ب (۲) ق (۳) ض (۴و۵) ی (۶) ض (۷و۸) ج

اُولٰٓئِکَ سے خَآئِفِیْنَ تک (۱ تا ۴) ب (۵) ج (۶و۷) ض (۸و۹) ق (۱۰و۱۱) ض (۱۲) ک (۱۳) ن ۔

لَھُمْ فِی الدُّنْیَا سے عَظِیْمٌ تک (۱) ب (۲ تا ۵) ج (۶) ح (۷) ض (۸و۹) ق (۱۰) ب

وَقَالُوا اتَّخَذَ سے قٰنِتُوْنَ تک (۱) ب (۲) ف (۳) ج (۴) ک ۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ سے فَيَكُوْنُ تک (۱) ب (۲ تا ۸) ی (۹) ب (۱۰) ک (۱۱)
ن (۱۲) ق (۱۳) ر (۱۴) ف (۱۵ و ۱۶) ج ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ سے يُوْقِنُوْنَ تک (۱ تا ۴) ب (۵) ک (۶) ن (۷) ض (۸ و ۹) ق
(۱۰ تا ۱۲) ج (۱۳) ی (۱۴) ش ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ سے الْجَحِيْمِ تک (۱) ب (۲) (۳) ب (۴) ط (۵) ج (۶ و ۷) ض
(۸) ق (۹) ک (۱۰) ن ۔

وَلَنْ تَرْضٰى سے الْهُدٰى تک (۱و۲) ب (۳) ج (۴) ط (۵ تا ۸) ی (۹) ج (۱۰) ف (۱۱) ض

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ سے وَلَا نَصِيْرٍ تک (۱) ب (۲ و ۳) ی (۴) ب (۵) ج (۶) ض (۷)
ق (۸) ل (۹) م (۱۰) ن ۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ سے يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ تک (۱) ب (۲) ی (۳) ب (۴) ج (۵)
ف (۶) ک (۷) ن (۸ و ۹) ج ۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱) ب (۲) ج (۳) ق (۴) ک
(۵) ن (۶) ض ۔ ع ۱۴ ۱۴

ع ۱۴ ۱۴

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ سے الْعٰلَمِيْنَ تک (۱و۲) ب (۳ و ۴) ش (۵ و ۶) ب
(۷) ج (۸) ک (۹) ن ۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ تک (۱و۲) ب (۳ و ۴) ج (۵) ض (۶) ق

وَاِذِ ابْتَلٰى سے فَاَتَمَّهُنَّ تک (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) ج (۵) ک (۶) م (۷)
ن (۸) ج (۹ و ۱۰) ف (۱۱) ر ـــ

قَالَ اِنِّیْ سے ذُرِّیَّتِیْ تک (۱) ب (۲) ط۔
قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۱) ب (۲) ع (۳ تا ۵) ی۔
وَاِذْ جَعَلْنَا سے مُصَلًّی تک (۱) ب (۲ و ۳) ج (۴) م (۵) د (۶) ق (۷) ض (۸) ط (۹ تا ۱۱) ی (۱۲) ل۔
وَعَھِدْنَا سے السُّجُوْدِ تک (۱) ب (۲) د (۳) ب (۴) ط (۵) ج (۶) ث (۷) ل (۸ و ۹) م (۱۰) ص (۱۱) ع۔
وَاِذْ قَالَ سے الْاٰخِرِ تک (۱) ب (۲ و ۳) ق (۴) ب (۵ تا ۸) ض (۹ تا ۱۱) ج (۱۲) ک
قَالَ وَمَنْ کَفَرَ سے الْمَصِیْرُ تک (۱) ب (۲) ث (۳) ط (۴) ی (۵) ب (۶) ط (۷) ج (۸) ف (۹) ن (۱۰) س (۱۱) ث (۱۲) ک۔
وَاِذْ یَرْفَعُ سے الْعَلِیْمُ تک (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) م (۵) ن (۶ تا ۱۲) ی (۱۳) ک۔
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا سے الرَّحِیْمُ تک (۱) ب (۲) ط (۳) د (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ک (۸) ن
رَبَّنَا وَابْعَثْ سے الْحَکِیْمُ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ج (۵) ف (۶) ض (۷ و ۸) ب (۹) ظ ع ۱۵ ۱۵
وَمَنْ یَّرْغَبُ سے الصّٰلِحِیْنَ تک (۱) ب (۲ تا ۵) ج (۶) ح (۷ و ۸) ق (۹) د (۱۰) ک (۱۱) ض
اِذْ قَالَ سے لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تک (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) ک (۵) ن (۶ تا ۸) ی۔
وَوَصّٰی سے مُسْلِمُوْنَ تک (۱ تا ۴) ب (۵) ج (۶) ک (۷) م (۸) ج (۹) و (۱۰) ح (۱۱) ط (۱۲) ن (۱۳) ف (۱۴) ر۔
اَمْ کُنْتُمْ سے مِنْ بَعْدِیْ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ش (۶) ج (۷) ف (۸) ک (۹) ن (۱۰) ب (۱۱) د
قَالُوْا نَعْبُدُ سے مُسْلِمُوْنَ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ج (۶) ض (۷) ک (۸) م (۹) ن (۱۰ و ۱۱) ج
تِلْکَ اُمَّۃٌ سے یَعْمَلُوْنَ تک (۱ و ۲) ب۔

ع
۱۵
۱۵

وَقَالُوْا كُوْنُوْا سے الْمُشْرِكِيْنَ تک (۱) ب (۲) ک (۳) ح (۴ و ۵) ض (۶) ج۔

قُوْلُوْا سے مِنْ رَّبِّهِمْ تک (۱) ب (۲) د (۳) ح (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ث

(۸) ق (۹ تا ۱۱) ج (۱۲) ک (۱۳) م (۱۴) ر (۱۵) ن۔

لَا نُفَرِّقُ سے مُسْلِمُوْنَ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ب۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا سے شِقَاقٍ تک (۱ تا ۴) ب (۵) ک (۶) ن (۷) ف (۸) ض (۹ تا ۱۱) ج۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ سے الْعَلِيْمُ تک (۱) ب (۲) ج۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ سے عٰبِدُوْنَ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵ و ۶) ض (۷) ج۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا سے مُخْلِصُوْنَ تک (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ب (۶) ر (۷ و ۸) ب (۹)

و (۱۰) ک (۱۱) ن (۱۲) ف (۱۳) ظ (۱۴) ض (۱۵) ج۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ سے نَصٰرٰی تک (۱) ب (۲) ح (۳) ج (۴) ک (۵) م (۶) ق (۷) ف (۸) ض

قُلْ ءَاَنْتُمْ سے تَعْمَلُوْنَ تک (۱) ب (۲ و ۳) ی (۴ و ۵) ب (۶) ل (۷) ر (۸) غ (۹)

م (۱۰) ض (۱۱ و ۱۲) ج۔

تِلْكَ اُمَّةٌ سے يَعْمَلُوْنَ تک (۱ و ۲) ب — ع ۱۶/۱۶

ع ۱۶/۱۶

چند مشکل مقامات

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تک (بقرہ ع ۲۰) (۱ و ۲) ب (۳) ک (۴) و (۵) س (۶) ن (۷)

ق (۸) ح (۹) ط (۱۰) ت (۱۱) ض (۱۲) ق (۱۳ تا ۱۶) ج۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ سے تُرْجَعُوْنَ تک (بقرہ ع ۳۲) (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴)

ط (۵) ج (۶) ض (۷ و ۸) ق (۹) ر (۱۰) و (۱۱) ص (۱۲) ع (۱۳) ہ (۱۴) ث (۱۵) ز (۱۶) ک

(۱۷) م (۱۸) غ (۱۹) ش۔

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ سے لَحْمًا تک (بقرہ ع ۳۵) (۱) ب (۲) ن (۳) ظ (۴) و (۵ تا ۷) ج
(۸) ط (۹) ی (۱۰) م (۱۱) ک (۱۲) ف (۱۳) ت (۱۴) ض (۱۵) ش۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ سے سَيِّاٰتِكُمْ تک (ع ۳۷) (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴)
ص (۵) ی (۶ تا ۸) ج (۹) د (۱۰) ظ (۱۱) ع (۱۲) ب (۱۳) ط (۱۴) ب (۱۵) ص (۱۶) ی (۱۷)
ش (۱۸) ک (۱۹) و (۲۰) ر (۲۱) ف

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ سے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ تک (ع ۳۸) (۱) ب
(۲) ح (۳) ظ (۴) ب (۵) ث (۶ و ۷) ر (۸) ب (۹) ط (۱۰) ب (۱۱) ج (۱۲ تا ۱۶) ض
(۱۷ تا ۲۱) ق (۲۲ تا ۲۶) ض (۲۷ تا ۳۱) ل (۳۲) م (۳۳) ر (۳۴) ن۔

وَارْحَمْنَا سے الْقَيُّوْمُ تک | اجمالی قانون وقف کی تفصیل کے تصرف الکٰفِرِیْنَ اور الرَّحِیْمُ اور میم اللّٰہُ اور الْقَیُّوْمُ کی تمام ۶۸ وجوہ

سے اور وہ اڑسٹھ[۶۸] ہیں جو الکٰفِرِیْنَ کے سکون کی تین (طول، توسط، قصر) کو الرَّحِیْم کی تین (سکون، روم، وصل) میں ضرب دینے سے نو[۹] اور ان نو کو میم کی دو[۲] (قصر، طول) میں ضرب دینے سے اٹھارہ[۱۸] اور ان اٹھارہ کو الْقَیُّوْمُ کی تین (سکون، اشمام، روم) میں ضرب دینے سے چون[۵۴] ہو جاتی ہیں۔ پھر وصل کل میں میم اللّٰہ کی انہی دو کو الْقَیُّوْمُ کی سات میں ضرب دینے سے چودہ[۱۴] ہو جاتی ہیں اور یہ چودہ چون[۵۴] میں مل کر ۶۸ ہو جاتی ہیں۔ اور الکٰفِرِیْنَ کے سکون والی چون[۵۴] وجوہ کی مزید تفصیل یہ ہے کہ الکٰفِرِیْنَ کے طول میں بھی اٹھارہ[۱۸] ہیں جو الرَّحِیْم کی انہی تین کو میم کے قصر طول میں ضرب دینے سے چھے[۶] ہو جاتی ہیں اور ان چھے کو الْقَیُّوْمُ کی تین (سکون، روم، اشمام) میں ضرب دینے سے اٹھارہ[۱۸] ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح الکٰفِرِیْنَ کے توسط میں بھی اٹھارہ[۱۸]

اور قصر پر بھی اٹھارہ ہیں۔ اور وصل کل میں چودہ ہیں جو ظاہر ہیں۔ ۲ وَارْحَمْنَا
کے قصر ہی پر ابو جعفرؒ اس کے س مٓ س آللّٰهُ میں تینوں حروف کے سکتہ سے۔ اور
بِسْمِ اللّٰهِ سے اور قالونؒ نصف وجوہ سے کیوں کہ ان کیلئے میم پر سکتہ ہے۔ ۳ ورشؒ
الْكٰفِرِيْنَ کے نون پر پہلے سکتہ سے اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو الْكٰفِرِيْنَ کی
تین کو میم کی دو میں ملانے سے چھ اور ان چھ کو الْقَيُّوْمُ کی تین میں ملانے سے
پیدا ہوتی ہیں پس الْكٰفِرِيْنَ کے سکون کی تینوں میں سے ہر ایک پر چھ ہوتی
ہیں جو میم کی ـــــ دو کو الْقَيُّوْمُ کی تین میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ ۴ ورشؒ
بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس کی چودہ وجوہ سے جو میم کی دو کو الْقَيُّوْمُ کی
سات میں ملانے سے نکلتی ہیں ۵ وَارْحَمْنَا کے قصر ہی پر ابو عمروؒ اور دوریؒ
الْكٰفِرِيْنَ میں امالہ سے اور پہلے سکتہ سے اور اس کی ۱۸ وجوہ سے جو ورشؒ کے
لیے گذریں ۶ ابو عمروؒ اور دوریؒ امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس
کی انہی چودہ وجوہ سے جو ورشؒ کے بیان میں گذریں ۷ قالونؒ وَارْحَمْنَا میں
دو الفی سے اور الْكٰفِرِيْنَ، الرَّحِيْمِ، مِيْمَ اللّٰهُ اور الْقَيُّوْمُ کی انہی ۶۸
وجوہ سے جو ان کے لیے وَارْحَمْنَا کے قصر کی صورت میں بیان ہوئیں لہٰذا ان کی
کل وجوہ ایک سو چھتیس ہیں ۸ دو الفی ہی پر دوریؒ الْكٰفِرِيْنَ میں امالہ
اور سکتہ اور اپنی انہی اٹھارہ وجوہ سے جو ابو عمروؒ کے لیے قصر و سکتہ کی صورت
میں درج ہوئیں ۹ نیز دوریؒ الْكٰفِرِيْنَ کے امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل
سے اور انہی چودہ وجوہ سے جو ابو عمروؒ کے لیے قصر کی صورت میں گذریں (پس
دوریؒ کی کل وجوہ ۴۶ ہو گئیں) [illegible] سوسیؒ اور یعقوبؒ سوال کی وجوہ (دوری

آدھی یعنی ۳۲ ہیں کیونکہ ان کے لیے منفصل میں صرف قصر ہے۔

تنبیہ وَارْحَمْنَا اور لَآ اِلٰهَ کے دونوں مد منفصل کے باب سے ہیں اس لیے ان دونوں میں برابری ضروری ہے پس اول کے قصر پر ثانی میں صرف قصر اور اول کے مد پر ثانی میں صرف مد ہوگا۔

کمـ۱۰ ورشؒ پانچ الفی مد اور مَوْلٰىنَا میں فتح اور الْكٰفِرِيْنَ کے کاف اور الف میں تقلیل اور نون پر سکتہ اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو ابوعمروؒ کے لیے گذریں۔ کمـ۱۱ ورشؒ بسم اللہ کے بغیر وصل اور اس کی چودہ وجوہ سے جو ابوعمروؒ کے لیے وصل کی صورت میں درج ہیں کمـ۱۲ ورشؒ الْكٰفِرِيْنَ پر وقف سے اور بسم اللہ سے اور ان ۶۸ وجوہ سے جو قالونؒ کے بیان میں گذریں کمـ۱۳ ورشؒ مَوْلٰىنَا اور الْكٰفِرِيْنَ میں تقلیل سے پہلے سکتہ سے پھر بسم اللہ کے بغیر وصل سے پھر بسم اللہ سے اور ان تینوں صورتوں میں اپنی ان سو۱۰۰ وجوہ سے جو ان کے لیے ابھی مَوْلٰىنَا کے فتح کی صورت میں گذریں۔ پس ورشؒ کی صحیح وجوہ دو سو۲۰۰ ہیں۔ سو۱۰۰ مَوْلٰىنَا کے فتح پر اور سو۱۰۰ تقلیل پر کمـ۱۴ پانچ الفی مد ہی پر حمزہؒ مَوْلٰىنَا میں امالہ اور الْكٰفِرِيْنَ میں فتح اور صرف وصل اور اپنی چودہ۱۴ وجوہ سے جو حیؒ کی ذٰ۲و کو الْقَيُّوْمُ کی ثاث میں ملانے سے نکلتی ہیں کمـ۱۵ شامیؒ وَارْحَمْنَا میں تین الفی مد اور الْكٰفِرِيْنَ میں فتح سے اور اس کے نون پر پہلے سکتہ سے اور اس کی اٹھارہ۱۸ وجوہ سے جو ابوعمروؒ اور ورشؒ کے بیان میں گذریں کمـ۱۶ پھر شامیؒ بسم اللہ کے بغیر وصل اور اپنی ان چودہ۱۴ وجوہ سے جو اوپر درج ہو چکی ہیں۔ پس شامیؒ کے لیے کل وجوہ بتیس۳۲ ہیں۔ اٹھارہ۱۸ سکتہ پر اور چودہ۱۴ وصل پر کمـ۱۷ تین الفی مد ہی پر دوریؒ مَوْلٰىنَا میں امالہ

پہلے ابوالحارث اَلْکٰفِرِیْنَ میں فتح اور نون پر وقف ہے اور بسم اللہ سے اور اس
کی ان ۶۸ وجوہ سے جو قالون کے بیان میں گزریں کل ۱۸۷ امام خلف امالہ اور
تین الفی ہیں بسم اللہ کے بغیر وصل اور اس کی چودہ[۱۴] وجوہ سے کل ۱۹۱ تین الفی م
اور مُوْ اِسنا کے امالہ ہی پر کسائی کے دوری اَلْکٰفِرِیْنَ میں امالہ اور وقف
اور بسم اللہ سے اور ان ہی ۶۸ وجوہ سے۔ کل ۲۰۱ تا تمم چار الفی سے اور اَلْکٰفِرِیْنَ
میں فتح اور وقف اور بسم اللہ سے اور انہی ۶۸ وجوہ سے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ سے بِهٖ عِلْمٌ تک (عمران غ) (۱ تا ۴) ب (۵) د (۶) ظ (۷ تا ۱۰)
ب (۱۱) ک (۱۲) ن (۱۳) ف (۱۴ و ۱۵) ج (۱۶) ز۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے اِلَيْكَ تک (غ) (۱) ب (۲) ک (۳) ع (۴) ص
(۵) ق (۶ و ۷) ض (۸) ظ (۹) ش (۱۰) د (۱۱) ی (۱۲) ش (۱۳ و ۱۴) ض (۱۵) ج۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا سے الشّٰكِرِيْنَ تک (غ[۱۵]) (۱) ب (۲) د (۳) ص
(۴ و ۵) ج (۶) ش (۷ و ۸) ج (۹) ظ (۱۰) ی (۱۱) ک (۱۲) ل (۱۳ و ۱۴) ق (۱۵) ر (۱۶) ض۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ سے مِنَ الْعَذَابِ تک (غ[۱۹]) (۱ و ۲)
ب (۳) د (۴) ح (۵ و ۶) ب (۷) ظ (۸) ج (۹) ک (۱۰) ش (۱۱) ن (۱۲) ض (۱۳)
ق (۱۴) ر (۱۵) ظ۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ سے بِالْعُقُوْدِ تک	۱ قالون کے لیے کل وجوہ ایک سو آٹھ[۱۰۸] ہیں۔ اس طرح ہے

کہ عَلِیْمٌ کے سکون و اشمام کی چھ[۶] کو الرَّحِيْم کی تین (سکون، روم، وصل) میں ضرب
دینے سے اٹھارہ[۱۸] اور ان اٹھارہ[۱۸] کو یا کی دو[۲] میں ضرب دینے سے چھتیس[۳۶] اور ان

چھتیس کو بِالْعُقُوْدِ کی دو (سکون و روم) میں ملانے سے بہتر ہو جاتی ہیں۔ پھر
عَلَيْهِمْ کے روم پر الرَّحِيْمِ کے سکون کی تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے چھ
اور ان چھ کو بِالْعُقُوْدِ کی دو (سکون و روم) میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں،
جو بہتر میں مل کر چوراسی بن جاتی ہیں۔ پھر عَلَيْهِمْ اور الرَّحِيْمِ دونوں کے روم اور
اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصل کل ان تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے
چھ اور ان چھ کو بِالْعُقُوْدِ کی چار میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں اور یہ
چوراسی میں مل کر ایک سو آٹھ بن جاتی ہیں۔ ۲ مکی، عاصم، کسائی اور ابو جعفر
کے لیے قالون سے نصف یعنی چوّن وجوہ ہیں۔ کیونکہ ان کے لیے منفصل میں
صرف ایک وجہ ہے اور وہ مکی و یزید کے لیے قصر اور عاصم و کسائی کے لیے مد ہے۔
پس ان کی قراءۃ پر عَلَيْهِمْ اور الرَّحِيْمِ کی وجوہ کو منفصل کی دو میں ضرب دینے کی
حاجت پیش نہیں آتی بلکہ صرف بِالْعُقُوْدِ کی دو یا چار میں ضرب دیتے ہیں۔ ۳
قارئین میں سے دوری کے لیے چھپن ہیں۔ جن میں سے بتیس تو سکتہ پر ہیں جو عَلَيْهِمْ
کے سکون و اشمام کی چھ کو منفصل کی دو میں ملانے سے بارہ اور ان بارہ کو بِالْعُقُوْدِ
کی دو (سکون و روم) میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں۔ پھر عَلَيْهِمْ کے روم و سکتہ پر
منفصل کی دو کو بِالْعُقُوْدِ کی چار چار میں ملانے سے آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اور یہ
چوبیس میں مل کر بتیس ہو جاتی ہیں، اور آٹھ بسم اللہ کے بغیر وصل پر ہیں اور یہ
بھی منفصل کی دو کو بِالْعُقُوْدِ کی چار چار میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ ۴ سوسی، شامی
اور یعقوب کے لیے صرف بتیس ہیں کیونکہ ان کے ہاں منفصل میں دو وجوہ نہیں
ہیں۔ ۵ حمزہ کے راوی خلف اور امام خلف کے لیے صرف بِالْعُقُوْدِ کی

چار ہیں اور عملاً کے لیے آٹھ ہیں جو شئی کی دو کو بالعقود کی چار چار میں ملانے
سے نکلتی ہیں۔ کل درش کی کل وجوہ دو سو چھیانوے ہیں جن میں سے دو سو
بائیس توالین کے توسط پر ہیں اور چوہتر طول پر ہیں اور تفصیل یہ ہے کہ شئی کے
توسط پر سکتہ کی صورت میں اڑتالیس ہیں جو علیم کے سکون واشمام کی چھ کو
امنوا کی تین میں ضرب دینے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ کو بالعقود کی دو (سکون
و روم) میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں پھر علیم کے روم و سکتہ پر بدل کی
تین کو بالعقود کی چار چار میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور یہ چھتیس میں مل کر
اڑتالیس بن جاتی ہیں۔ اور بارہ بسم اللہ کے بقیہ وصل پر ہیں اور یہ بھی بدل کی تین
کو بالعقود کی چار چار میں ملانے سے نکلتی ہیں پس کل ساٹھ ہو گئیں اور بسم اللہ
کی صورت میں ایک سو باسٹھ ہیں اس طرح پر کہ علیم کے سکون واشمام کی
چھ کو الرحیم کی تین (سکون، روم، وصل) میں ملانے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ
کو بدل کی تین میں ملانے سے چوّن اور ان چوّن کو بالعقود کی دو (سکون و روم)
میں ملانے سے ایک سو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ پھر علیم کے روم پر الرحیم کے
سکون کی تین کو بدل کی تین میں ملانے سے نو اور ان نو کو بالعقود کی دو میں ملانے
سے اٹھارہ ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو آٹھ میں مل کر ایک سو چھبیس بن جاتی
ہیں۔ پھر علیم اور الرحیم دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے
وصل اور وصل کل ان تین کو بدل کی تین میں ملانے سے نو اور ان نو کو....
بالعقود کی چار چار میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو چھبیس
میں مل کر ایک سو باسٹھ ہو جاتی ہیں۔ اور ساٹھ سکتہ اور وصل کی ہیں پس

شَیْءٍ کے توسط پر کل وجوہ دو سو بائیس ہوگئیں۔ اور شَیْءٍ کے طول پر چوہتر[۷۴] ہیں جن میں سے سولہ[۱۶] تو سکتہ کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلِیْمٌ کے سکون و اشمام کی چھے کو بِالْعُقُوْدِ کی دو[۲] میں ملانے سے بارہ[۱۲] ہوجاتی ہیں اور عَلِیْمٌ کے روم و سکتہ پر بِالْعُقُوْدِ میں چار[۴] ہیں اور اسی طرح بسم اللہ کے بغیر وصل پر بھی بِالْعُقُوْدِ کی چار[۴] ہیں اس لیے طول پر سکتہ اور وصل کی کل وجوہ بیس[۲۰] ہوگئیں اور چوّن[۵۴] بسم اللہ کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلِیْمٌ کے سکون و اشمام کی چھے[۶] کو الرَّحِیْمِ کی تین[۳] میں ملانے سے اٹھارہ[۱۸] پھر ان اٹھارہ[۱۸] کو بِالْعُقُوْدِ کی دو[۲] میں ملانے سے چھتیس[۳۶] ہوجاتی ہیں پھر عَلِیْمٌ کے روم پر الرَّحِیْمِ کے سکون کی تین[۳] کو بِالْعُقُوْدِ کی دو[۲] میں ملانے سے چھے[۶] ہوجاتی ہیں پھر دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصلِ کل تینوں کو بِالْعُقُوْدِ کی چار چار[۴] ہیں ملانے سے بارہ[۱۲] ہوجاتی ہیں اور چھتیس[۳۶] اور چھے[۶] ...... اور بارہ[۱۲] مل کر چوّن[۵۴] ہوجاتی ہیں اور بیس[۲۰] سکتہ اور وصل پر تھیں اس لیے کل وجوہ چوہتر[۷۴] ہوگئیں اور طول کی تقدیر پر وجوہ کی کمی کا سبب یہ ہے کہ لین کے طول پر بدل میں صرف طول ہی درست ہے نہ کہ قصر و توسط بھی۔ اس لیے چوہتر[۷۴] دونی ایک سو اڑتالیس[۱۴۸] وجوہ کم ہوکر صرف چوہتر[۷۴] رہ جاتی ہیں۔

وَاللّٰہُ سے بِالْعُقُوْدِ تک جمعاً پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ [۱] قالونؒ و مکیؒ و یزیدؒ شَیْءٍ میں قصر، عَلِیْمٌ اور الرَّحِیْمِ میں طول اور منفصل کے قصر اور بِالْعُقُوْدِ میں سکون و روم سے کہ [۲] قالونؒ دو[۲] الفی سے اور بِالْعُقُوْدِ میں سکون و روم سے کہ [۳] عاصمؒ چار[۴] الفی سے اور بِالْعُقُوْدِ میں انہی دونوں سے کہ [۴] کسائیؒ تین[۳] سے اور بِالْعُقُوْدِ میں انہی دونوں سے۔ پھر عَلِیْمٌ اور الرَّحِیْمِ کی

باقی تمام وجوہ سے اور سب میں انہی چار نمبروں سے۔ ۵ ابو عمرو و یعقوب
عَلِیْمٌ پر طول و سکتہ اور منفصل میں قصر سے اور بِالْعُقُوْدِ میں انہی دونوں سے
۶ دوری ذوالفی سے ۷ شامی تین سے۔ پھر اسی طرح عَلِیْمٌ اور بِالْعُقُوْدِ
کی باقی وجوہ سے اور سب میں انہی آخری تین نمبروں سے ۸ ابو عمرو و یعقوب
بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور منفصل میں قصر کے ۹ دوری ذوالفی سے ۱۰ شامی امام خلف
تین سے ۱۱ عدم سکتہ پر خلاد پانچ الفی سے ۱۲ ورش لین میں توسط اور عَلِیْمٌ پر سکتہ
اور طول اور اٰمَنُوْا میں قصر سے اور بِالْعُقُوْدِ میں سکون و روم سے۔ ۱۳
ورش بدل میں توسط سے پھر طول سے، پھر سکون و اشمام کی باقی وجوہ میں بھی
بدل کی تین تین سے ۱۴ پھر عَلِیْمٌ میں روم و سکتہ سے اور اس پر بھی بدل کی
تینوں سے اور ہر ایک پر بِالْعُقُوْدِ کی چار چار سے یعنی بارہ وجوہ سے۔ ۱۵
ورش بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس پر بھی بارہ وجوہ سے جو بدل کی تین کو
بِالْعُقُوْدِ کی چار میں ضرب دینے سے نکلتی ہیں۔ ۱۶ پھر ورش بسم اللہ سے اور
اس کی ایک سو باسٹھ وجوہ سے ۱۷ ورش لین میں طول سے اور پہلے سکتہ
کی سولہ وجوہ سے پھر بسم اللہ کے بغیر وصل کی چار سے پھر بسم اللہ سے اور اس
کے ساتھ والی چوّن وجوہ سے جن کی تفصیل   وجوہ کے بیان میں گذری۔
۱۸ خلف شَیْءٍ میں سکتہ اور عَلِیْمٌ میں وصل اور ادغام کامل بلا غنہ
سے اور بِالْعُقُوْدِ کی چاروں سے ۱۹ شَیْءٍ کے سکتہ ہی پر خلاد ناقص سے
اور بِالْعُقُوْدِ کی چاروں سے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ سے مُشْرِكِيْنَ تک (انعام ع ۲) (۲) پ (۷) ص (۴۱) و (۶۵)

ب(٧)، ج(٨)، د(٩)، ک(١٠)، ع(١١)، ف(١٢)، ر(١٣)، ظ(١٤)، ض۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ سے لَا یُؤْمِنُوْنَ تک (عٓ ١٣) (١ و ٢) ب(٣) ل(٤)

ر(٥) م(٦) ن(٧) ق(٨) ص(٩) ظ(١٠) و(١١) ب(١٢) ث(١٣) د(١٤) ب(١٥)

ط (بالسکون) (١٦) ی (١٧ تا ١٩) ط(٢٠) ف(٢١) ض(٢٢ تا ٢٤) ج۔ اور اگر ناظم شاطبیؒ

کی رائے کے مطابق اختلاس کو مقدم سمجھیں تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (١٥ و ١٦) ط اختلاس

سے اور منفصل کی دونوں سے (١٧) ط سکون و قصر سے (١٨) ی (١٩) ط آگے

حسب سابق۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا سے یَجْهَلُوْنَ (عٓ ١٣) (١ و ٢) ب(٣) ث(٤) د(٥) ط(٦)

ی(٧) ظ(٨ و ٩) ب(١٠) ط(١١) ک(١٢) ر ذی(١٣) ن(١٤) ض(١٥ و ١٦) ق(١٧)

ص(١٨ تا ٢١) ج۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا سے اِلَیْهِ تک (عٓ) (١) ب(٢) ص(٣) ط(٤) ی(٥)

ض(٦) ب(٧) د(٨) ث(٩) ب(١٠) ج۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ سے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ تک (اعراف عٓ) (١)

ب(٢) ج(٣) ب(٤) ط(٥) ر(٦) ج(٧) ظ(٨) ک(٩) ص(١٠) ع(١١) د(١٢) ق(١٣)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ سے بَصْۜطَةً تک (عٓ) (١) ب(٢) غ(٣) ب(٤)

ز(٥) ح(٦ و ٧) ب(٨) ط(٩) ج(١٠ و ١١) ق(١٢) ض(١٣) ل(١٤) م، امالہ اور صاد

سے (١٥) م فتح و صاد سے (١٦) ر۔ دوسری وجہ میں طا اور ہا کے امالہ اور صاد سے

(١٧) د(١٨) ص(١٩) ع۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ سے عَلِیْمٍ تک (عٓ ١٣) (١) ب(٢) خ(٣) ذ(٤) د(٥) ط(٦)

ی (۷) ب (۸) ط (۹) ج (۱۰) ف (۱۱) ل (۱۲) م (۱۳) س (۱۴) ت (۱۵) ن ۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا سے خَطِيْئٰتِكُمْ تک (ع) (۱) ب (۲ تا ۴) ج

(۵) م (۶) b (۱) غام سے کیونکہ طریق کے موافق ہونے کے سبب یہی مقدم ہے

(۷) ط، اظہار سے (۸) ن (۹) ق (۱۰) د (۱۱) ض (۱۲) ب (۱۳) د (۱۴) ث (۱۵ تا ۲۱)

ی (۲۲) ل (۲۳) غ (۲۴) ر ا ۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ سے وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ تک (یونس ع ۲) (۱) ب (۲)

ج (۳) ب (۴) ط (۵ و ۶) ب (۷) د (۸) ج (۹) ل (۱۰) ر (۱۱) ص (۱۲) ع (۱۳ و ۱۴) م

(۱۵) ف ۔

اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ سے تَحْكُمُوْنَ تک (ع ۴) (۱ تا ۴) ب (۵)

و (۶) ظ (۷ تا ۱۰) ب (۱۱ و ۱۲) ج (۱۳) ق (۱۴) ک (۱۵) ر، ی (۱۶) ص (۱۷) ع (۱۸) من ۔

آٰلْـٰٔنَ سے تَسْتَعْجِلُوْنَ تک (ع ۵) (۱) ب (۲) ب صلہ سے (۳) ب ابیں

طول سے (۴) ب صلہ سے (۵ و ۶) ج کو ۹ میں توسط سے پھر طول سے (۷) د لام

کے سکون سے (۸) ج (۹) ف (۱۰) ب تسہیل سے (۱۱) ب صلہ سے (۱۲ و ۱۳) ج

لا کے توسط و طول سے (۱۴) د (۱۵) ج (۱۶) ف ۔

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ سے فِي الْاُكُلِ تک (رعد ع ۱) (۱) ب (۲) ث (۳)

ق (۵) ر، ی (۶) ک (۷) ص (۸) د (۹) ج (۱۰) ع (۱۱) ظ (۱۲ تا ۱۵) ض (۱۶) ق

(۱۸ و ۱۹) ج ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ سے اِلٰى حِيْنٍ (نحل ع ۱۱) (۱ و ۲) ب (۳) ک (۴) ص

(۵) ق (۶) ث (۷) ق (۸ و ۹) ض (۱۰) ج (۱۱ و ۱۲) ط (۱۳) ظ (۱۴) ع (۱۵ و ۱۶) ب

(۱۷) ش (۱۸) ی (۱۹) غ۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ سے عُقْبًا تک (کہف ع) (۱) ب (۲) ن (۳) ج (۴) ح (۵) ض (۶) ق (۷) ر۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَيَا سے اِمْرًا تک (غ) (۱) ب (۲) ش (۳) ط (۴) ی (۵) ب (۶) ط (۷) ل (۸) م (۹) ر (۱۰) ن (۱۱) ف (۱۲) ض (۱۳) ف (۱۴) (۱۵) ق (۱۶ و ۱۷) ج۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا سے عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا تک (مریم ع) (۱) ب (۲) ش (۳) ط (۵ تا ۷) ی (۸) ظ (۹) ط (۱۰ تا ۱۲) ی (۱۳) ظ (۱۴ و ۱۵) ب (۱۶ و ۱۷) ط (۱۸ تا ۲۰) ج (۲۱) ق (۲۲) ض (۲۳ تا ۲۵) ل (۲۶) م (۲۷ تا ۲۹) ل (۳۰) م (۳۱) و (۳۲) ر (۳۳) ص (۳۴) ع۔

اَلزُّجَاجَةُ سے نَارٌ تک (نور ع) (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ع (۵) و (۶) ش (۷) و (۸) ص (۹) ض (۱۰) ق (۱۱) ط (۱۲ تا ۱۸) ی (۱۹) ر۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ سے الْفَآئِزُوْنَ تک (غ) (۱) ب (۲) ا (۳) ج (۴) د (۵) ق (۶) د (۷) ک (۸) ج (۹) ص (۱۰ و ۱۱) ق (۱۲) ع (۱۳ و ۱۴) ض۔

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ سے اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ تک (قصص ع) (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) ش (۵) ح (۶) ظ (۷) ط (۸) ک (۹) س (۱۰) ق (۱۱) ض (۱۲) ع (۱۳) د۔

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ سے اَبْنَآءَكُمْ تک (احزاب ع) (۱ تا ۳) ب (۴) ہمزہ کی تسہیل سے۔ کیونکہ یہ ذوالفی مدمیں "ب" کے ساتھ شامل ہیں (۵) ح عدم صلہ سے (۶) ج پانچ الفی اور تسہیل سے (۷ و ۸) ف ہمزہ کی تحقیق اور یا کے اثبات سے

کیونکہ طول میں شریک ہونے کے سبب یہی وقف کے زیادہ قریب ہیں (۹ و ۱۰)
ض (۱۱) ک (۱۲) ر (۱۳) ن (۱۴) ج قصر و تسہیل اور حذف سے۔ کیونکہ ہمزہ کے اثبات
کی وجہ سے بہ نسبت ابدال والوں کے ورش ہی مقدم ہیں (۱۵) ج (۱۶) د (۱۷) ہ ابدال
وحذف سے (۱۸) ح۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ سے كَانُوا يَعْبُدُونَ تک (سبا ع ۵) (۱ و ۲) سبا (۳ و ۴)
ط (۵ و ۶) ب (۷) ط (۸ و ۹) ج (۱۰) ف (۱۱) ک (۱۲) ص (۱۳ تا ۲۶) ی (۲۷ و ۲۸) ب (۲۹
و ۳۰) ز (۳۱ و ۳۲) ب (۳۳) ع (۳۴) غ (۳۵) ش۔

فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ سے مُسْتَقِيمٍ تک (یٰس ع ۱) (۱) ب (۲ و ۳) ج (۴)
ب (۵) ہ (۶) ب (۷ و ۸) ج (۹) ب (۱۰) ہ (۱۱) ز (۱۲) ث (۱۳ و ۱۴) غ (۱۵ و ۱۶) ش (۱۷) ز
(۱۸ تا ۲۳) ج (۲۴ و ۲۵) ل (۲۶) ر (۲۷) ص (۲۸) ع (۲۹ و ۳۰) م (۳۱) ی (۳۲) ض (۳۳) ق۔

إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ سے الْفَسَادَ تک (غافر ع ۳) (۱) ب (۲) ج (۳) ب
(۴) و (۵) ک (۶) ر (۷) ص (۸) ع (۹ و ۱۰) ض (۱۱ و ۱۲) ق (۱۳) ظ۔

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا سے فَتْحًا مُّبِينًا تک (۱) ب (۲ و ۳) ج (۴) ب (۵ و ۶) ط
(۷ و ۸) ک (۹) ر (۱۰) ن (۱۱) ث (۱۲) ض ساکن منفصل کے سکتۂ لطیفہ سے اور سکتۂ لطیفہ
وہ ہے جو اُس ساکن پر ہوتا ہے جس کے بعد ہمزہ آرہا ہو جیسے آمَنَّا اَنْكُمْ اِتَّا میں
ہے۔ اس میں صرف تھوڑی سی دیر اس لیے ٹھیرتے ہیں کہ اس ٹھیرنے سے کچھ
آرام مل جائے اور ہمزہ کے ادا کرنے پر پوری طرح قدرت ہو جائے۔ اور جو
سکتہ سورتوں کے اخیر میں ورش، بصری، شامی کے یہے ہوتا ہے اس کو سکتۂ
طویلہ کہتے ہیں اور اس میں ذرا زیادہ دیر ٹھیرتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ

سننے والے کو نئی سورت کے شروع ہونے کا پتہ چل جائے۔ پس یہاں اٰمنا لکم پر ورشؒ، بصریؒ، شامیؒ کا سکتہ طویلہ ہے جو ہر سورت کے آخر میں ان کا مذہب ہے اور خلفؒ کے لیے سکتہ لطیفہ ہے جو ہمزہ کی وجہ سے ہے خوب سمجھ لو۔ (۱۳ و ۱۴) ب (۱۵ تا ۱۷) ج (۱۸) ث

عَلَیۡهِمۡ سے طَهُوۡرًا تک (۱ و ۲) ب (۳ و ۴) ج (۵) ض (۶) ق (۷ و ۸) ب (۹) ث (۱۰) د (۱۱) ح (۱۲) ط (۱۳) ک (۱۴) ع (۱۵) ص (۱۶) ر۔

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ سے لَكَ ذِكۡرَكَ تک کی صحیح وجوہ مستعملین۔

نمبر۱ قالونؒ، مکیؒ، ابو جعفرؒ آٹھ وجوہ میں سے پہلی وجہ یعنی فصل کل اور قصر سے نمبر۲ قالونؒ ذو الفی سے نمبر۳ عاصمؒ چار سے نمبر۴ کسائیؒ تین سے نمبر۵ ورشؒ ترقیق سے اور پانچ سے۔ پھر الرَّحِیۡمِ کے توسط و قصر، روم میں بھی قالونؒ سے ورشؒ تک کے انہی پانچ نمبروں سے۔ قالونؒ وغیرہ دوسری وجہ فصل اول و ثانی وصل ثالث سے یعنی صرف الرَّحِیۡمِ کے وصل اور باقی دو پر وقف سے اور اس میں بھی قالونؒ کے قصر سے۔ ورشؒ کی ترقیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے تیسری وجہ قالونؒ فصل اول و ثالث وصل ثانی سے یعنی صرف اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کے وصل سے اور فَحَدِّثۡ اور الرَّحِیۡمِ دونوں پر وقف سے اور اب بھی قصر سے ترقیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے چوتھی وجہ فصل اول وصل ثانی و ثالث یعنی صرف فَحَدِّثۡ پر وقف اور اَكۡبَرُ الرَّحِیۡمِ دونوں کے وصل سے اور انہی پانچ نمبروں سے پانچویں وجہ وصل اول فصل ثانی و ثالث یعنی صرف فَحَدِّثۡ کے وصل سے اور اَكۡبَرُ، الرَّحِیۡمِ دونوں پر وقف سے اور انہی پانچ نمبروں سے۔ چھٹی وجہ وصل اول

وثالث فصلِ ثانی یعنی صرف اکبرُ پر وقف اور باقی دونوں کے وصل سے اور اس پر بھی قصر سے ترتیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے۔ ساتویں وجہ وصلِ کل یعنی ان تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کریں اور اس میں بھی قصر سے ترتیق تک کے وہی پانچ نمبر ہوں گے۔ رہی آٹھویں وجہ وصلِ اول وثانی فصلِ ثالث یعنی فحدِّثْ اور اکبرُ دونوں میں سے کسی پر وقف نہ کرنا اور الرَّجیم پر وقف کر لینا سو یہ وجہ صحیح نہیں۔ اور سورۂ فلق کے آخر تک تمام سورتوں میں یہ ساتوں وجوہ اسی طرح آئیں گی پس وہاں خود نکال لینی چاہییں لیکن سورۃ الناس کے اخیر میں ان ساتؔ میں سے پانچؔ پڑھی جاتی ہیں۔ تیسری اور چوتھی وجہ وہاں نہیں ہوتی پس یہ ۲ کم ہو کر پانچؔ رہ جاتی ہیں۔ یہاں تک تو مبسملین کا بیان تھا کہ ان کے لیے تکبیر کی صورت میں ساتؔ وجوہ صحیح ہیں اور آٹھویں وجہ منع ہے۔ رہے سکتہ اور وصل والے (ورشؒ، بصریؒ، شامیؒ، فتیؒ) سو ان کے لیے تکبیر کی صورت میں چارؔ وجوہ ہیں ۱ سورت کے اخیر (فحدِّثْ) اور تکبیر کی را دونوں پر سکتہ ۲ سورت کے اخیر پر سکتہ اور اکبرُ کا وصل ۳ سورت کے اخیر کا وصل اور اکبرُ پر سکتہ ۴ وصلِ کل — حمزہؒ اور امام خلفؒ کے لیے صرف آخری وجہ ہے یعنی وصلِ کل — اور یہاں ان حضرات کے لیے جمعاً پڑھنے کی ترکیب یہ ہے:-

غیر مبسملین کے ۱ ورشؒ فحدِّثْ اور اکبرُ دونوں پر سکتہ سے کے ۲ بصریؒ تفخیم سے اور الذی میں قصر سے کے ۳ بصریؒ ذوالفی سے کے ۴ شامیؒ تین سے کے ۵ ورشؒ فحدِّث پر سکتہ سے اور اکبرُ کے وصل سے۔ پھر آگے اسی طرح بصریؒ سے شامیؒ تک کے تین نمبروں سے کے ۶ ورشؒ فحدِّثْ کے وصل سے اور اکبرُ کے سکتہ سے اور اب

بھی بصریؒ سے شامیؒ تک کے تین۳ نمبروں سے ہے فرشؒ وصل کل سے ۸
بصریؒ وزمرائؒ سے ۹ دوریؒ دوالفی سے ۱۰ شامیؒ تین۳ سے ۱۱ حمزہؒ
پانچ سے ۔ پس یاد رکھیں کہ ہر سورت کے اخیر میں ایک ترتیب بسملین کی وجوہ
کی ہوگی اور دوسری تارکین کی وجوہ کی ہوگی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی
یہاں پر ختم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ مقدار طلبہ کے فہم کے لیے کافی ہوگی۔
اور ان آیات کی ترتیب سمجھ لینے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ باقی تمام قرآن مجید
وہ خود ہی جمعاً پڑھ سکیں گے والتوفیق من اللہ تعالیٰ وھو المستعان۔

دربارِ الٰہی میں عرض و نیاز

میرے مالکِ حقیقی کا بے انتہا شکر ہے کہ یہ کتاب جس میں دسوں قرآت
کے تمام اصول و فرش اور جمع الجمع کے قواعد اور پورے ایک پارہ اور دیگر تمام
مشکل آیات کے جمعاً پڑھنے کی ترتیب درج ہے بحسن وخوبی پایۂ تکمیل تک پہونچ گئی
ہے۔ مجھے اپنی بے علمی اور بے بضاعتی اور جہالت کا دل سے پورا پورا اعتراف
ہے۔ اور اس کے باوجود بھی اس اہم کام کا سرانجام پاجانا محض حق سبحانہٗ
وتعالیٰ کی توفیقِ بے پایاں اور انہی کے نظرِ کرم کا نتیجہ ہے پس میں آخر میں پھر اپنے
حقیقی آقا کے دربارِ عالی میں نہایت لجاجت اور تضرع وزاری کے ساتھ
عرض رسا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جس طرح میری نااہلی کے باوجود
آپ نے اس عاجز کے ہاتھوں یہ اتنا بڑا کام سرانجام دلوادیا ہے اسی طرح
محض اپنے فضل وکرم سے بطفیلِ سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول بھی فرمالیجیے اور اس میں مجھ سے کسی بھی قسم کی کوئی

لغزش ہوگئی ہو تو اپنی رحمت سے اس کو معاف بھی کر دیجیے۔ اور اس کو مجھ عاجز دسراپا گنہ گار کے لیے اور تمام اکابر و شیوخ کرام بالخصوص حضرت الشیخ مدظلہ اور میرے والدین مرحومین اور تمام متعلقین کے لیے ذخیرۂ آخرت اور شائقین کے لیے نافع اور مقبولِ عام بھی بنا دیجیے۔ آمین ثم آمین یا رب العلمین۔

فَیَا خَیْرَ غَفَّارٍ وَّیَا خَیْرَ رَاحِمٍ ۔۔۔ وَیَا خَیْرَ مَأْمُوْلٍ جَدًا وَّتَفَضُّلَا

اَقِلْ عَثْرَتِیْ وَانْفَعْ بِهَا رَبِّ قَصْدَهَا ۔۔۔ حَنَانَیْكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَافِعَ الْعُلَا

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا بِتَوْفِیْقِ رَبِّنَا ۔۔۔ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَحْدَهٗ عَلَا

وَبَعْدُ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ ۔۔۔ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ الرِّضٰی مُتَنَخَّلَا

مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً ۔۔۔ صَلٰوةٌ تُبَارِی الرِّیْحَ مِسْكًا وَّمَنْدَلَا

وَتُبْدِیْ عَلٰی اَصْحَابِهٖ نَفَحَاتِهَا

بِغَیْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَّقَرَنْفُلَا

رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰه واصلح لی فی ذریتی۔ انی تبت الیك وانی من المسلمین رب هب لی حکما والحقنی بالصّٰلحین واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین واجعلنی من ورثة جنة النعیم۔ اللّٰهم وفقنا لما تحب وترضٰی من القول والعمل والهدی والحکم انك علی کل شئ قدیر

والسلام علی خیر ختام

احقر رحیم بخش پانی پتی، عفا اللہ عنہ

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ بروز سہ شنبہ

تقریظ

از شاطبیٔ وقت جزریٔ زماں قطبِ دوراں استاذنا شیخ القرا حضرت مولانا القاری فتح محمد صاحب مدظلہ پانی پتی، صدر درجۂ قرآت دار العلوم نانک واڑہ کراچی۔

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد! میرا دل فرحت و مسرت سے لبریز ہے کہ میرے پیارے عزیز اور قرآن مجید اور اس کی قرآتِ عشرہ کے ایک مخلص اور جاں نثار اور کامیاب خادم جناب قاری رحیم بخش صاحب کی کوشش و محنت کے نتیجہ میں "تکمیل الاجر فی القرآت العشر" اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طبع ہو رہی ہے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے خاص الخاص لطف و کرم سے اس تصنیف کو طلباء و شائقین کے لیے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور پیارے عزیز مؤلف کے اس شوق کو بدرجۂ اکمل پورا فرمائے کہ اس کے ذریعہ قرآتِ عشرہ خوب ہی شائع اور ذائع ہو جائیں۔ اور ہر شہر اور ہر بستی بلکہ ہر گھر میں پہونچ جائیں۔ نیز عزیز مؤلف کیلیے اور ان کے جملہ متعلقین و معاونین اور جملہ احباب کے لیے نیز میرے لیے اور تمام مسلمانوں کیلیے اس کو ذریعۂ آخرت بنائے آمین یا رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ (استاذنا حضرت قاری فتح محمد (صاحب مدظلہ) پانی پتی ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ بروز منگل

ضروری تنبیہ یا فائدۂ جلیلہ

یہ تو معلوم ہی ہے کہ علم قرآت اُس علم کا نام ہے جس میں وہ الفاظ اور مسائل بیان کیے جاتے ہیں جو نزول کی رو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی کئی طرح آئے ہیں اور فن کے محقق و متبحر اماموں نے صحیح اور غیر صحیح قرأۃ کے معلوم کرنے کے لیے ایک ضابطہ مقرر کر دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس قرأۃ میں تین رکن ہوں ۱۔ قرآن کے رسم الخط کے موافق ہو ۲۔ نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے مطابق ہو ۳۔ صحیح اور متصل سند کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ قرأۃ صحیح ہے جس کا قبول کرنا اور اس کو صحیح سمجھنا امت پر واجب اور فرض ہے۔ اور اصل رکن صرف تیسرا ہے۔ پہلے باقی دو سو وہ محض تائید

اور تقویت کے لیے ہیں۔ اور جو حضرات علمِ بیان سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مقصد کو کئی طرح کی عبارتوں سے بیان کرنا کلام کی خوبیوں میں سے ہے اور قراآت اور روایات کی شان بھی یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ الفاظ کی شکلیں متعدد ہو جاتی ہیں لیکن مفہوم اس پر بھی متحد ہی رہتا ہے بلکہ ہر ایک قراءۃ پر دوسری سے اعلیٰ ترین معنٰی نکلتے ہیں۔ اگر درازی کا خوف مانع نہ ہوتا تو یہاں چند مثالیں درج کر کے ان خوبیوں کا قدرے نمونہ پیش کیا جاتا۔ اگر اس لطف سے بہرہ اندوز ہونے کا شوق ہو تو اردو داں حضرات شرح شاطبی ج ۲/۳۱۲ کا اور علماء اور عربی جاننے والے حضرات اتحاف، فضلاء البشر اور ابراز المعانی اور جعبری کی شرح وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ نتیجہ میں اہلِ انصاف اس کا اعتراف فرمائیں گے کہ اگر علم ہے تو علمِ قراآت ہی ہے اور بے شک یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کے حاصل کرنے اور مہارت پیدا کرنے میں عمر کا زیادہ سے زیادہ حصہ صرف کیا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ علماء کی تفریح کا سامان جس قدر اس علم میں ہے دوسرے علوم میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ لیکن — ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نہ چشی۔ اور اردو کا شاعر کہتا ہے ؎

لذت اس مے کی نہ پہچانو گے جب تک نہ پیو
ہم قسم کھا کے خدا کی یہ کہے دیتے ہیں

اظہارِ تأسف

لیکن یہ بات نہایت حسرت اور افسوس اور غم کے ساتھ پڑھی اور سنی جائے گی کہ آج اس دورِ کفر و الحاد میں جس طرح مختلف فتنے یعنی فتنۂ انکارِ احادیث، فتنۂ خاکساریت اور قادیانیت و مودودیت وغیرہ پرورش پا رہے ہیں اسی طرح فتنۂ انکارِ قراآت بھی رونما ہو رہا ہے اور افسوس بالائے

افسوس یہ ہے کہ علماء کہلانے والے حضرات میں سے بھی بعض حضرات قرآءت کا انکار کرتے ہیں
اس کو جہالت اور زندیقیت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اگر یہ حضرات فن کی بے شمار
کتابوں میں سے صرف علامہ جزری کی کتاب النشر فی القرآءت العشر ہی کا مطالعہ فرما لیتے تو بشرط
انصاف ایک لمحہ کے لیے بھی اس جرم عظیم کے ارتکاب کی جرات ان کو نہ ہوتی۔ لیکن اللہ رے ناواقفیت
کہ جہاں اس کا رواج ہو وہاں توقع کے بالکل خلاف چیزوں کا رونما ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔
یہاں درازی کے خوف کے پیش نظر صرف ابو محمد مکی جو فن کے جلیل القدر امام ہیں ان کے ارشاد کے
نقل کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ عبرت کے لیے کافی اور وافی ہوگا۔ موصوف اپنی کتاب
کشف کے تکملہ میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں اول وہ جس
میں مذکورۂ بالا تینوں رکن موجود ہوں اس کو یقینی طور پر صحیح اور برحق ماننا پڑے گا اور یہ مقبول
بھی ہے اور اس کا پڑھنا بھی صحیح ہے کیونکہ یہ رسم کے بھی موافق ہے اور اجماع سے لی گئی ہے اور
اس کا منکر کافر ہے (جیسے مٰلِکِ - مَالِکِ - وَمَا یَخْدَعُوْنَ - وَمَا یُخٰدِعُوْنَ - وَوَصّٰی -
وَاَوْصٰی وغیرہ وہ تمام قراءتیں جو مشہور ہیں) پوری تفصیل کے لیے عنایات رحمانی جلد اول ص۲۳
کا مطالعہ فرمائیں۔ اور وہ دس قراءات اور بیس روایات جو علامہ جزری رحمہ اللہ کی النشر میں درج
ہیں بلا شبہ و بلا شک ایسی ہی ہیں جن میں تینوں رکن پائے جاتے ہیں جن کے منکر کو ابو محمد
مکی رحمہ اللہ کافر بتاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء سیدنا ونبینا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریتہ اجمعین ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم وانفع بہ الطالبین ایای ووالدی و
اعزائی واحبائی اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

کتبہ ۹۳

